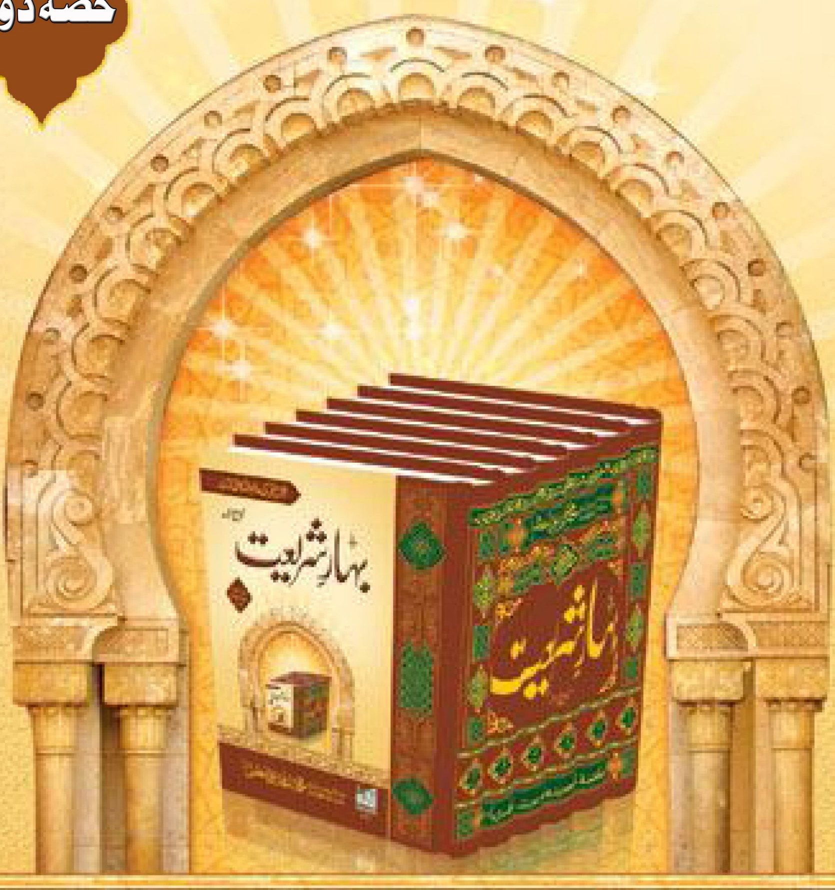
فقہِ حنفی کی عالِم بنانے والی کتاب

تخریج شدہ

بہارِ شریعت

حصہ دوم



المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

شعبۂ تخریج

صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی
محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی

بہارِ شریعت

حصّہ دوم

(......تسہیل وتخریج شدہ......)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی

پیشکش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوت اسلامی)

شعبہ تخریج

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

یاد داشت

(دورانِ مطالعہ ضرورتاً انڈر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرما لیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عزوجل علم میں ترقی ہوگی)

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ

تفصیلی فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ الواحد الاحد الصمد. المتفرد فی ذاته و صفاته فلا مثل له ولا ضد له ولم يكن له كفوا احد. والصلوة والسلام الاتمان الاكملان على رسوله و حبيبه سيد الانس و الجان. الذى انزل عليه القران. هدى للناس و بينات من الهدىٰ والفرقان وعلىٰ اله وصحبه ما تعاقب الملوان. وعلىٰ من تبعهم باحسان الىٰ يوم الدين. لاسيما الائمة المجتهدين خصوصا علىٰ افضلهم و اعلٰهم الامام الاعظم. والهمام الافخم. الذى سبق فى مضمار الاجتهاد كل فارس. وصدق عليه لو كان العلم عند الثريا لناله رجل من ابناء فارس. سيدنا ابى حنيفة النعمان بن ثابت. ثبتنا اللّٰه به بالقول الثابت. فى الحيوة الدنيا وفى الاخرة. واعطانا الحسنىٰ وزيادة فاخرة. وعلينا لهم و بهم يا ارحم الرٰحمين. والحمد للّٰه رب العلمين.

تمہید

ایک وہ زمانہ تھا کہ ہر مسلمان اتنا علم رکھتا جو اس کی ضروریات کو کافی ہو بفضلہٖ تعالیٰ علماء بکثرت موجود تھے جو نہ معلوم ہوتا ان سے بآسانی دریافت کر لیتے حتیٰ کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکم فرمادیا تھا کہ ہمارے بازار میں وہی خرید وفروخت کریں جو دین میں فقیہ ہوں۔ [1] رواه الترمذی عن العلاء بن عبدالرحمٰن بن يعقوب عن ابيه عن جده . پھر جس قدر عہدِ نبوت سے بُعد ہوتا گیا اسی قدر علم کی کمی ہوتی رہی اب وہ زمانہ آگیا کہ عوام تو عوام بہت وہ جو علما کہلاتے ہیں روزمرہ کے ضروری جزئیات حتّٰی کہ فرائض وواجبات سے ناواقف اور جتنا جانتے ہیں اس پر بھی عمل سے منحرف کہ ان کو دیکھ کر عوام کو سیکھنے اور عمل کرنے کا موقع ملتا اسی قلتِ علم و بے پروائی کا نتیجہ ہے کہ بہت ایسے مسائل کا جن سے واقف نہیں انکار کر بیٹھتے ہیں حالانکہ نہ خود علم رکھتے ہیں کہ جان سکیں نہ سیکھنے کا شوق کہ جاننے والوں سے دریافت کریں نہ علما کی خدمت میں حاضر رہتے کہ اُن کی صحبت باعثِ برکت بھی ہے اور مسائل جاننے کا ذریعہ بھی اور اُردو میں کوئی ایسی کتاب کہ سلیس، عام فہم، قابلِ اعتماد ہو اب تک شائع نہ ہوئی بعض میں بہت تھوڑے مسائل کہ روز مرّہ کی ضروری باتیں بھی ان میں کافی طور پر نہیں اور بعض میں اغلاط کی کثرت۔ لاجرم ایک ایسی کتاب کی بے حد ضرورت ہے کہ کم پڑھے اس سے فائدہ اٹھائیں۔ لہٰذا فقیر بہ نظرِ خیر خواہی مسلمانان بمقتضائے الدين النصح لكل مسلم. مَولیٰ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے اس امرِ اہم واعظم کی طرف متوجہ ہوا حالانکہ میں خوب

1 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الوتر، باب ماجاء في فضل الصلاة على النبي صلى اللّٰه عليه وسلم، الحديث: ٤٨٧، ج٢، ص٢٩.

جانتا ہوں کہ نہ میرا یہ منصب نہ میں اس کام کے لائق نہ اتنی فرصت کہ پورا وقت صرف کرکے اس کام کو انجام دوں۔

وحسبنا اللّٰہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم.

(۱) اس کتاب میں حتّی الوسع یہ کوشش ہوگی کہ عبارت بہت آسان ہو کہ سمجھنے میں دقت نہ ہو اور کم علم اور عورتیں اور بچے بھی اس سے فائدہ حاصل کرسکیں۔ پھر بھی علم بہت مشکل چیز ہے یہ ممکن نہیں کہ علمی دشواریاں بالکل جاتی رہیں ضرور بہت مواقع ایسے بھی رہیں گے کہ اہلِ علم سے سمجھنے کی حاجت ہوگی کم از کم اتنا نفع ضرور ہوگا کہ اس کا بیان انھیں متنبہ کرے گا اور نہ سمجھنا سمجھ والوں کی طرف رجوع کی توجہ دلائے گا۔

(۲) اس کتاب میں مسائل کی دلیلیں نہ لکھی جائیں گی کہ اوّل تو دلیلوں کا سمجھنا ہر شخص کا کام نہیں، دوسرے دلیلوں کی وجہ سے اکثر ایسی الجھن پڑ جاتی ہے کہ نفسِ مسئلہ سمجھنا دشوار ہو جاتا ہے لہٰذا ہر مسئلے میں خالص منقح حُکم بیان کردیا جائے گا اور اگر کسی صاحب کو دلائل کا شوق ہو تو فتاویٰ رضویہ شریف کا مطالعہ کریں کہ اُس میں ہر مسئلہ کی ایسی تحقیق کی گئی ہے جس کی نظیر آج دنیا میں موجود نہیں اور اس میں ہزارہا ایسے مسائل ملیں گے جن سے علما کے کان بھی آشنا نہیں۔

(۳) اس کتاب میں حتّی الوسع اختلافات کا بیان نہ ہوگا کہ عوام کے سامنے جب دو مختلف باتیں پیش ہوں تو ذہن متحیر ہوگا کہ عمل کس پر کریں اور بہت سے خواہش کے بندے ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جس میں اپنا فائدہ دیکھتے ہیں اُسے اختیار کرلیتے ہیں، یہ سمجھ کر نہیں کہ یہی حق ہے بلکہ یہ خیال کرکے کہ اس میں اپنا مطلب حاصل ہوتا ہے پھر جب کبھی دوسرے میں اپنا فائدہ دیکھا تو اُسے اختیار کرلیا اور یہ ناجائز ہے کہ اتباعِ شریعت نہیں بلکہ اتباعِ نفس ہے لہٰذا ہر مسئلہ میں مفتٰی بہ صحیح اَصح راجح قول بیان کیا جائے گا کہ بلادِقت ہر شخص عمل کرسکے۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے اور مسلمانوں کو اس سے فائدہ پہنچائے اور اس بے بضاعت کی کوشش قبول فرمائے۔

وما توفیقی الا باللّٰہ علیہ توکلت والیہ انیب و صلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ المختار. والہ الاطہار. وصحبہ المہاجرین والانصار. وخلفائہ الاختان منہم والاصہار. والحمد للّٰہ العزیز الغفار. وھا انا اشرع فی المقصود بتوفیق الملک المعبود.

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ﴾ [1]

جن اور آدمی میں نے اسی لیے پیدا کیے کہ وہ میری عبادت کریں۔

---

[1] ...... پ۲۷، الذّٰریٰت: ۵۶.

ہر تھوڑی سی عقل والا بھی جانتا ہے کہ جو چیز جس کام کے لیے بنائی جائے اگر اُس کام میں نہ آئے تو بے کار ہے، تو جو انسان اپنے خالق و مالک کو نہ پہچانے، اُس کی بندگی وعبادت نہ کرے وہ نام کا آدمی ہے حقیقۃً آدمی نہیں بلکہ ایک بے کار چیز ہے تو معلوم ہوا کہ عبادت ہی سے آدمی، آدمی ہے اور اسی سے فلاحِ دنیوی ونجاتِ اخروی ہے لہٰذا ہر انسان کے لیے عبادت کے اقسام و ارکان وشرائط واحکام کا جاننا ضروری ہے کہ بے علم عمل ناممکن، اسی وجہ سے علم سیکھنا فرض ہے۔ عبادت کی اصل ایمان ہے بغیر ایمان عبادت بے کار، کہ جڑ ہی نہ رہی تو نتائج کہاں سے مترتب ہوں۔ درخت اسی وقت پھول پھل لاتا ہے کہ اس کی جڑ قائم ہو جڑ جدا ہونے کے بعد آگ کی خوراک ہو جاتا ہے۔ اسی طرح کافر لاکھ عبادت کرے اس کا سارا کیا دھرا برباد اور وہ جہنم کا ایندھن۔

قال اللہ تعالٰی:

﴿ وَقَدِمْنَاۤ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ﴾ [1]

کافروں نے جو کچھ کیا ہم اس کے ساتھ یوں پیش آئے کہ اسے بکھرے ہوئے ذرّے کی طرح کر دیا۔

جب آدمی مسلمان ہو لیا تو اس کے ذمہ دو قسم کی عبادتیں فرض ہوئیں ایک وہ کہ جوارح سے متعلق ہے دوسری جس کا تعلق قلب سے ہے۔ قسمِ دوم کے احکام واصناف علمِ سلوک میں بیان ہوتے ہیں اور قسمِ اوّل سے فقہ بحث کرتا ہے اور میں اس کتاب میں بالفعل قسمِ اوّل ہی کو بیان کرنا چاہتا ہوں پھر جس عبادت کو جوارح یعنی ظاہرِ بدن سے تعلق ہے، دو قسم ہے یا وہ معاملہ کہ بندے اور خاص اُس کے رب کے درمیان ہے۔ بندوں کے باہمی کسی کام کا بناؤ بگاڑ نہیں عام اَزیں کہ ہر شخص اس کی ادا میں مستقل ہو جیسے نماز پنجگانہ وروزہ کہ ہر ایک بلاشرکتِ غیرے انھیں ادا کرسکتا ہے خواہ دوسروں کی شرکت کی ضرورت ہو، جیسے نماز جماعت و جُمُعَہ و عیدین میں کہ بے جماعت ناممکن ہیں مگر اس سے سب کا مقصود محض عبادتِ معبود ہے نہ کہ آپس کے کسی کام کا بنانا۔

دوسری قسم وہ کہ بندوں کے باہمی تعلقات ہی کی اِصلاح اس میں مدّ نظر ہے جیسے نکاح یا خرید و فروخت وغیرہا۔ پہلی قسم کو عبادات، دوسری کو معاملات کہتے ہیں۔ پہلی قسم میں اگرچہ کوئی دنیوی نفع بظاہر مترتب نہ ہو اور معاملات میں ضرور دنیوی فائدے ظاہر موجود ہیں بلکہ یہی پہلو غالب ہے مگر عبادت دونوں ہیں کہ معاملات بھی اگر خدا و رسول کے حُکم کے موافق کیے جائیں تو استحقاقِ ثواب ہے ورنہ گناہ اور سببِ عذاب۔

قسم اول یعنی عبادات چار ہیں۔ نماز، روزہ، حج، زکوۃ، ان سب میں اہم واعظم نماز ہے اور یہ عبادت اللہ عزوجل کو بہت محبوب ہے لہٰذا ہم کو چاہیے کہ سب سے پہلے اسی کو بیان کریں مگر نماز پڑھنے سے پہلے نمازی کا طاہر اور پاک ہو لینا ضرور ہے کہ طہارت نماز کی کنجی ہے لہٰذا پہلے طہارت کے مسائل بیان کیے جائیں اس کے بعد نماز کے مسائل بیان ہوں گے۔

---

[1] ...... پ ۱۹، الفرقان: ۲۳.

کتاب الطھارۃ

نماز کے لیے طہارت ایسی ضروری چیز ہے کہ بے اس کے نماز ہوتی ہی نہیں بلکہ جان بوجھ کر بے طہارت نماز ادا کرنے کو علما کفر لکھتے ہیں اور کیوں نہ ہو کہ اس بے وُضو یا بے غسل نماز پڑھنے والے نے عبادت کی بے ادبی اور توہین کی۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی طہارت [1]۔ اس حدیث کو امام احمد نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا: ''ایک روز نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کی نماز میں سورۂ رُوم پڑھتے تھے اور متشابہ لگا۔ بعد نماز ارشاد فرمایا کیا حال ہے ان لوگوں کا جو ہمارے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور اچھی طرح طہارت نہیں کرتے انھیں کی وجہ سے امام کو قراءت میں شبہہ پڑتا ہے''۔[2] اس حدیث کو نَسائی نے شبیب بن ابی روح سے، انہوں نے ایک صحابی سے روایت کیا۔ جب بغیر کامل طہارت نماز پڑھنے کا یہ وبال ہے تو بے طہارت نماز پڑھنے کی نحوست کا کیا پوچھنا۔ ایک حدیث میں فرمایا: ''طہارت نصف ایمان ہے''۔[3] اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہے۔ طہارت کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) صُغریٰ

(۲) کُبریٰ

طہارتِ صُغریٰ وُضو ہے اور کُبریٰ غسل۔ جن چیزوں سے صرف وُضو لازم ہوتا ہے ان کو حدثِ اَصغر کہتے ہیں اور جن سے غسل فرض ہو ان کو حدثِ اَکبر۔ ان سب کا اور ان کے متعلقات کا تفصیلاً ذکر کیا جائے گا۔

تنبیہ: چند ضروری اصطلاحات قابلِ ذکر ہیں کہ ان سے ہر جگہ کام پڑتا ہے۔

فرضِ اعتقادی: جو دلیلِ قطعی سے ثابت ہو (یعنی ایسی دلیل سے جس میں کوئی شبہہ نہ ہو) اس کا انکار کرنے والا آئمہ حنفیہ کے نزدیک مطلقاً کافر ہے اور اگر اسکی فرضیت دینِ اسلام کا عام خاص پر روشن واضح مسئلہ ہو جب تو اس کے منکر کے کفر پر اِجماعِ قطعی ہے ایسا کہ جو اس منکر کے کفر میں شک کرے خود کافر ہے اور بہر حال جو کسی فرضِ اعتقادی کو بلا عذرِ صحیح شَرْعی قَصْداً ایک بار بھی چھوڑے فاسق و مرتکبِ کبیرہ و مستحقِ عذابِ نار ہے جیسے نماز، رکوع، سجود۔

فرضِ عملی: وہ جس کا ثبوت تو ایسا قطعی نہ ہو مگر نظرِ مجتہد میں بحکمِ دلائلِ شَرْعیہ جزم ہے کہ بے اس کے کیے آدمی بری الذمہ نہ ہوگا یہاں تک کہ اگر وہ کسی عبادت کے اندر فرض ہے تو وہ عبادت بے اس کے باطل و کالعدم ہوگی۔ اس کا بے وجہ انکار

---

1 ...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند جابر بن عبد الله، الحديث: ١٤٦٦٨، ج٥، ص١٠٣.

2 ...... "سنن النسائي"، كتاب الافتتاح، باب القراءة في الصبح بالروم، الحديث: ٩٤٤، ص١٦٥.

3 ...... "جامع الترمذي"، كتاب الدعوات، ٨٥۔ باب، الحديث: ٣٥٢٨، ج٥، ص٣٠٧.

فسق و گمراہی ہے، ہاں اگر کوئی شخص کہ دلائلِ شَرْعیہ میں نظر کا اہل ہے دلیلِ شَرْعی سے اس کا انکار کرے تو کر سکتا ہے۔ جیسے آئمۂ مجتہدین کے اختلافات کہ ایک امام کسی چیز کو فرض کہتے ہیں اور دوسرے نہیں مثلاً حنفیہ کے نزدیک چوتھائی سر کا مسح وُضو میں فرض ہے اور شافعیہ کے نزدیک ایک بال کا اور مالکیہ کے نزدیک پورے سر کا، حنفیہ کے نزدیک وُضو میں بسم اللّٰہ کہنا اور نیّت سنت ہے اور حنبلیہ و شافعیہ کے نزدیک فرض اور ان کے سوا اور بہت سی مثالیں ہیں۔ اس فرضِ عملی میں ہر شخص اُسی کی پیروی کرے جس کا مقلّد ہے اپنے امام کے خلاف بلا ضرورتِ شَرْعی دوسرے کی پیروی جائز نہیں۔

واجبِ اعتقادی: وہ کہ دلیلِ ظنّی سے اس کی ضرورت ثابت ہو۔ فرضِ عملی و واجبِ عملی اسی کی دو قسمیں ہیں اور وہ انھیں دو میں منحصر۔

واجبِ عملی: وہ واجبِ اعتقادی کہ بے اس کے کیے بھی بری الذمہ ہونے کا احتمال ہو مگر غالب ظن اس کی ضرورت پر ہے اور اگر کسی عبادت میں اس کا بجالانا درکار ہو تو عبادت بے اس کے ناقص رہے مگر ادا ہو جائے۔ مجتہد دلیلِ شَرْعی سے واجب کا انکار کر سکتا ہے اور کسی واجب کا ایک بار بھی قَصْداً چھوڑنا گناہِ صغیرہ ہے اور چند بار ترک کرنا کبیرہ۔

سنّتِ مؤکّدہ: وہ جس کو حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیشہ کیا ہو، البتہ بیانِ جواز کے واسطے کبھی ترک بھی فرمایا ہو یا وہ کہ اس کے کرنے کی تاکید فرمائی ہو مگر جانبِ ترک بالکل مسدود نہ فرمادی ہو، اس کا ترک اساءت اور کرنا ثواب اور نادراً ترک پر عتاب اور اس کی عادت پر استحقاقِ عذاب۔

سنّتِ غیر مؤکّدہ: وہ کہ نظرِ شرع میں ایسی مطلوب ہو کہ اس کے ترک کو ناپسند رکھے مگر نہ اس حد تک کہ اس پر وعیدِ عذاب فرمائے عام ازیں کہ حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پر مداومت فرمائی یا نہیں، اس کا کرنا ثواب اور نہ کرنا اگرچہ عادۃً ہو موجبِ عتاب نہیں۔

مُستحَب: وہ کہ نظرِ شرع میں پسند ہو مگر ترک پر کچھ ناپسندی نہ ہو، خواہ خود حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے کیا یا اس کی ترغیب دی یا علمائے کرام نے پسند فرمایا اگرچہ احادیث میں اس کا ذکر نہ آیا۔ اس کا کرنا ثواب اور نہ کرنے پر مطلقاً کچھ نہیں۔

مُباح: وہ جس کا کرنا اور نہ کرنا یکساں ہو۔

حَرامِ قطعی: یہ فرض کا مُقابل ہے، اس کا ایک بار بھی قَصْداً کرنا گناہِ کبیرہ و فسق ہے اور بچنا فرض و ثواب۔

مَکروہِ تَحریمی: یہ واجب کا مقابل ہے اس کے کرنے سے عبادت ناقص ہو جاتی ہے اور کرنے والا گنہگار ہوتا ہے اگرچہ اس کا گناہ حرام سے کم ہے اور چند بار اس کا ارتکاب کبیرہ ہے۔

اِساءت: جس کا کرنا بُرا ہو اور نادراً کرنے والا مستحقِ عِتاب اور اِلتزامِ فعل پر استحقاقِ عذاب۔ یہ سنّتِ مؤکدہ کے مقابل ہے۔

مکروہِ تنزیہی: جس کا کرنا شرع کو پسند نہیں مگر نہ اس حد تک کہ اس پر وعیدِ عذاب فرمائے۔ یہ سنّتِ غیر مؤکدہ کے مقابل ہے۔

خلافِ اَولیٰ: وہ کہ نہ کرنا بہتر تھا، کیا تو کچھ مضایقہ وعتاب نہیں، یہ مستحب کا مقابل ہے۔ ان کے بیان میں عبارتیں مختلف ملیں گی مگر یہی عطرِ تحقیق ہے۔

وللّٰه الحمد حمدًا كثيرًا مباركًا فيه مباركًا عليه كما يحب ربنا و يرضٰى.

وُضو کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَ امْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ﴾ (1)

یعنی اے ایمان والو جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو (اور وضو نہ ہو) تو اپنے مونھ اور کہنیوں تک ہاتھوں کو دھوؤ اور سروں کا مسح کرو اور ٹخنوں تک پاؤں دھوؤ۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ فضائلِ وُضو میں چند اَحادیث ذِکر کی جائیں پھر اُس کے متعلق اَحکامِ فقہی کا بیان ہو۔

حدیث ۱: امام بُخاری و امام مسلِم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ''قیامت کے دن میری امت اس حالت میں بلائی جائے گی کہ مونھ اور ہاتھ پاؤں آثارِ وُضو سے چمکتے ہوں گے تو جس سے ہو سکے چمک زیادہ کرے۔'' (2)

حدیث ۲: صحیح مسلِم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام سے ارشاد فرمایا: ''کیا میں تمھیں ایسی چیز نہ بتادوں جس کے سبب اللہ تعالیٰ خطائیں محو فرمادے اور درجات بلند کرے۔ عرض کی ہاں یا رسول اللہ! فرمایا: جس وقت وُضو ناگوار ہوتا ہے اس وقت وضوئے کامل کرنا اور مسجدوں کی طرف قدموں کی کثرت اور ایک نماز

---

(1) ...... پ٦، المآئدة: ٦.

(2) ...... "صحيح البخاري"، كتاب الوضوء، باب فضل الوضوء... إلخ، الحديث: ١٣٦، ج١، ص٧١.

کے بعد دوسری نماز کا انتظار اس کا ثواب ایسا ہے جیسا کفار کی سرحد پر حمایت بلادِ اسلام کے لیے گھوڑا باندھنے کا۔'' (1)

حدیث ۳ امام مالک و نسائی عبداللہ صنابحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ: ''مسلمان بندہ جب وُضو کرتا ہے تو کُلّی کرنے سے مونھ کے گناہ گر جاتے ہیں اور جب ناک میں پانی ڈال کر صاف کیا تو ناک کے گناہ نکل گئے اور جب مونھ دھویا تو اس کے چہرہ کے گناہ نکلے یہاں تک کہ پلکوں کے نکلے اور جب ہاتھ دھوئے تو ہاتھوں کے گناہ نکلے یہاں تک کہ ہاتھوں کے ناخنوں سے نکلے اور جب سر کا مسح کیا تو سر کے گناہ نکلے یہاں تک کہ کانوں سے نکلے اور جب پاؤں دھوئے تو پاؤں کی خطائیں نکلیں یہاں تک کہ ناخنوں سے پھر اس کا مسجد کو جانا اور نماز مزید براں۔ (2)

حدیث ۴ بزّار نے باسنادِ حسن روایت کی کہ ''حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے غلام حمران سے وُضو کے لیے پانی مانگا اور سردی کی رات میں باہر جانا چاہتے تھے حمران کہتے ہیں: میں پانی لایا، انہوں نے مونھ ہاتھ دھوئے تو میں نے کہا اللہ آپ کو کفایت کرے رات تو بہت ٹھنڈی ہے اس پر فرمایا کہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو بندہ وضوئے کامل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیتا ہے۔'' (3)

حدیث ۵ طَبَرانی نے اوسط میں حضرت امیر المومنین مولیٰ علی کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو سخت سردی میں کامل وُضو کرے اس کے لیے دونا ثواب ہے۔'' (4)

حدیث ۶ امام احمد بن حنبل نے اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو ایک ایک بار وُضو کرے تو یہ ضروری بات ہے اور جو دو دو بار کرے اس کو دونا ثواب اور جو تین تین بار دھوئے تو یہ میرا اور اگلے نبیوں کا وُضو ہے۔'' (5)

حدیث ۷ صحیح مسلم میں عُقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جو مسلمان وُضو کرے اور اچھا وُضو کرے پھر کھڑا ہو اور باطن و ظاہر سے متوجہ ہو کر دو رکعت نماز پڑھے اس کے لیے جنت واجب ہوتی ہے۔'' (6)

---

1 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الطهارة، باب فضل إسباغ الوضوء على المكاره، الحديث: ٢٥١، ص ١٥١.

2 ...... "سنن النسائي"، كتاب الطهارة، باب مسح الاذنين مع الرأس... إلخ، الحديث: ١٠٣، ص ٢٥.

3 ...... "البحر الزخار المعروف بمسند البزار"، مسند عثمان بن عفان، الحديث: ٤٢٢، ج ٢، ص ٧٥.

4 ...... " المعجم الأوسط " للطبراني، باب الميم، الحديث: ٥٣٦٦، ج ٤، ص ١٠٦.

5 ...... " المسند " للإمام أحمد بن حنبل، مسند عبدالله بن عمر بن الخطاب، الحديث: ٥٧٣٩، ج ٢، ص ٤١٧.

6 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الطهارة، باب الذكر المستحب عقب الوضوء، الحديث: ٢٣٤، ص ١٤٤.

حدیث ۸ مسلم میں حضرتِ امیر المومنین فاروقِ اعظم عمر بن خطّاب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے جو کوئی وضو کرے اور کامل وضو کرے پھر پڑھے۔ **اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ** اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔'' (1)

حدیث ۹ ترمذی نے حضرتِ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص وضو پر وضو کرے اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔'' (2)

حدیث ۱۰ ابنِ خُزیمہ اپنی صحیح میں راوی کہ عبداللہ بن بُریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: ''ایک دن صبح کو حضورِ اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے حضرتِ بلال کو بلایا اور فرمایا: ''اے بلال کس عمل کے سبب جنت میں تو مجھ سے آگے آگے جارہا تھا میں رات جنت میں گیا تو تیرے پاؤں کی آہٹ اپنے آگے پائی۔'' بلال رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کی: ''یارسول اللہ! میں جب اذان کہتا اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھ لیتا اور میرا جب کبھی وضو ٹوٹتا وضو کرلیا کرتا۔ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا اسی سبب سے۔'' (3)

حدیث ۱۱ ترمذی و ابنِ ماجہ سعید بن زید رضی اللہ تعالی عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے **بسم اللہ** نہ پڑھی اس کا وضو نہیں یعنی وضوئے کامل نہیں اس کے معنے وہ ہیں جو دوسری حدیث میں ارشاد فرمایا۔ (4)

حدیث ۱۲ دارقُطنی اور بَیہقی اپنی سُنَن میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی، کہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ''جس نے **بسم اللہ** کہہ کر وضو کیا سر سے پاؤں تک اس کا سارا بدن پاک ہوگیا اور جس نے بغیر **بسم اللہ** وضو کیا اس کا اتنا ہی بدن پاک ہوگا جتنے پر پانی گزرا۔'' (5)

حدیث ۱۳ امام بُخاری و مسلم ابوہُریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جب کوئی خواب سے بیدار ہو تو وضو کرے اور تین بار ناک صاف کرے کہ شیطان اس کے نتھنے پر رات گزارتا ہے۔'' (6)

---

1 ...... "صحیح مسلم"، کتاب الطھارۃ باب الذکر المستحب عقب الوضوء، الحدیث: ۲۳۴، ص۱۴۴.

2 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الطھارۃ، باب ماجاء أنہ یصلي الصلوات بو ضوء واحد، الحدیث:۶۱، ج۱، ص ۱۲۴.

3 ...... صحیح ابن خزیمۃ، باب استحباب الصلاۃ عند الذنب... إلخ، الحدیث: ۱۲۰۹، ج۲، ص۲۱۳.

4 ...... "سنن ابن ماجہ"، أبواب الطھارۃ، باب ماجاء في التسمیۃ في الوضوء، الحدیث: ۳۹۸، ج۱، ص۲۴۲.

5 ...... "سنن الدار قطني"، کتاب الطھارۃ، باب التسمیۃ علی الوضوء، الحدیث: ۲۲۸، ج۱، ص۱۰۸.

6 ...... "صحیح البخاري"، کتاب بدء الخلق، باب صفۃ ابلیس و جنودہ، الحدیث: ۳۲۹۵، ج۲، ص۴۰۳.

حدیث ۱۴: طَبَرانی باسنادِ حسن حضرتِ علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، حضورِ اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میری اُمّت پر شاق ہوگا تو میں ان کو ہر وضو کے ساتھ مِسواک کرنے کا امر فرما دیتا۔'' (1) (یعنی فرض کر دیتا اور بعض روایتوں میں لفظ فرض بھی آیا ہے)۔ (2)

حدیث ۱۵: اسی طَبَرانی کی ایک روایت میں ہے کہ ''سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کسی نماز کے لیے تشریف نہ لے جاتے تاوقتیکہ مِسواک نہ فرما لیتے۔'' (3)

حدیث ۱۶: صحیح مسلم میں عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مروی، کہ ''حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم باہر سے جب گھر میں تشریف لاتے تو سب سے پہلا کام مِسواک کرنا ہوتا۔'' (4)

حدیث ۱۷: امام احمد ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''مِسواک کا التزام رکھو کہ وہ سبب ہے مونھ کی صفائی اور رب تبارک وتعالٰی کی رضا کا۔'' (5)

حدیث ۱۸: ابو نُعَیم جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''دو رکعتیں جو مِسواک کر کے پڑھی جائیں افضل ہیں بے مِسواک کی ستّر رکعتوں سے۔'' (6)

حدیث ۱۹: اور ایک روایت میں ہے کہ: ''جو نماز مِسواک کر کے پڑھی جائے وہ اس نماز سے کہ بے مِسواک کیے پڑھی گئی ستّر حصے افضل ہے۔'' (7)

حدیث ۲۰: مِشکوٰۃ میں عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مروی کہ: ''دس چیزیں فطرت سے ہیں (یعنی ان کا حُکم ہر شریعت میں تھا) مونچھیں کترنا، داڑھی بڑھانا، مِسواک کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، ناخن تراشنا، اُنگلیوں کی چُنٹیں دھونا، بغل کے بال دور کرنا، موئے زیرِ ناف مونڈنا، استنجا کرنا، کُلّی کرنا۔ (8)

حدیث ۲۱: حضرتِ علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''بندہ جب مِسواک

1. "المعجم الأوسط" للطبراني، الحديث: ١٢٣٨، ج١، ص٣٤١.
2. "المستدرك" للحاكم، كتاب الطهارة، باب لو لا ان أشق... إلخ، الحديث: ٥٣١، ج١، ص٣٦٤.
3. "المعجم الكبير" للطبراني، الحديث: ٤٤-(٢٥٣)، ج٥، ص١٥٢.
4. "صحيح مسلم"، كتاب الطهارة، باب السواك، الحديث: ٤٤-(٢٥٣)، ص١٥٢.
5. "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند عبد الله بن عمر رضى الله عنهما، الحديث: ٥٨٦٩، ج٢، ص٤٣٨.
6. "الترغيب والترهيب" للمنذري، كتاب الطهارة، الترغيب في السواك، الحديث: ١٨، ج١، ص١٠٢.
7. "شعب الإيمان"، باب في الطهارات، الحديث: ٢٧٧٤، ج٣، ص٢٦.
8. "صحيح مسلم"، كتاب الطهارة، باب خصال الفطرة، الحديث: ٢٦١، ص١٥٤.

کر لیتا ہے پھر نماز کو کھڑا ہوتا ہے تو فرشتہ اس کے پیچھے کھڑا ہو کر قراءت سنتا ہے پھر اس سے قریب ہوتا ہے یہاں تک کہ اپنا مونھ اس کے مونھ پر رکھ دیتا ہے۔" [1]

مشائخ کرام فرماتے ہیں کہ: "جو شخص مِسواک کا عادی ہو مرتے وقت اسے کلمہ پڑھنا نصیب ہوگا۔ اور جو افیون کھاتا ہو مرتے وقت اسے کلمہ نصیب نہ ہوگا۔"

اَحکامِ فقہی: وہ آیۂ کریمہ جو اوپر لکھی گئی اس سے یہ ثابت کہ وُضو میں چار فرض ہیں:

(۱) مونھ دھونا

(۲) کُہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کا دھونا

(۳) سر کا مسح کرنا

(۴) ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں کا دھونا

فائدہ: کسی عُضْو کے دھونے کے یہ معنی ہیں کہ اس عُضْو کے ہر حصہ پر کم سے کم دو بوند پانی بہ جائے۔ بھیگ جانے یا تیل کی طرح پانی چُپڑ لینے یا ایک آدھ بوند بہ جانے کو دھونا نہیں کہیں گے نہ اس سے وُضو یا غسل ادا ہو [2]، اس امر کا لحاظ بہت ضروری ہے لوگ اس کی طرف توجہ نہیں کرتے اور نمازیں اکارت جاتی ہیں۔ بدن میں بعض جگہیں ایسی ہیں کہ جب تک ان کا خاص خیال نہ کیا جائے ان پر پانی نہ بہے گا جس کی تشریح ہر عُضْو میں بیان کی جائے گی۔ کسی جگہ مَوضَعِ حَدَث پر تری پہنچنے کو مسح کہتے ہیں۔

ا۔ مونھ دھونا: شروع پیشانی سے (یعنی جہاں سے بال جمنے کی انتہا ہو) ٹھوڑی [3] تک طول میں اور عرض میں ایک کان سے دوسرے کان تک مونھ ہے اس حد کے اندر جِلد کے ہر حصہ پر ایک مرتبہ پانی بہانا فرض ہے۔ [4]

مسئلہ ۱: جس کے سر کے اگلے حصہ کے بال گر گئے یا جمے نہیں اس پر وہیں تک مونھ دھونا فرض ہے جہاں تک عادۃً بال ہوتے ہیں اور اگر عادۃً جہاں تک بال ہوتے ہیں اس سے نیچے تک کسی کے بال جمے تو ان زائد بالوں کا جڑ تک دھونا فرض ہے۔ [5]

---

1. ...... "البحر الزخار المعروف بمسند البزار"، مسند علي بن أبي طالب، الحديث: ۶۰۳، ج۲، ص۲۱۴.
2. ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، مطلب في الفرض القطعي والظني، ج۱، ص۲۱۷.
و "الفتاوی الرضوية"، کتاب الطهارة، باب الوضوء، ج۱، ص۲۱۸.
3. ...... یعنی نیچے کے دانت جمنے کی جگہ۔
4. ...... "الدرالمختار" معه "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، ج۱، ص۲۱۶ - ۲۱۹.
5. ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الأول، ج۱، ص۴.

مسئلہ ۲: مونچھوں یا بھووں یا بچی[1] کے بال گھنے ہوں کہ کھال بالکل نہ دکھائی دے تو جلد کا دھونا فرض نہیں بالوں کا دھونا فرض ہے اور اگر ان جگہوں کے بال گھنے نہ ہوں تو جلد کا دھونا بھی فرض ہے۔[2]

مسئلہ ۳: اگر مونچھیں بڑھ کر لبوں کو چھپالیں تو اگرچہ گھنی ہوں، مونچھیں ہٹا کر لب کا دھونا فرض ہے۔[3]

مسئلہ ۴: داڑھی کے بال اگر گھنے نہ ہوں تو جلد کا دھونا فرض ہے اور اگر گھنے ہوں تو گلے کی طرف دبانے سے جس قدر چہرے کے گردے میں آئیں ان کا دھونا فرض ہے اور جڑوں کا دھونا فرض نہیں اور جو حلقے سے نیچے ہوں ان کا دھونا ضرور نہیں اور اگر کچھ حصہ میں گھنے ہوں اور کچھ چھدرے، تو جہاں گھنے ہوں وہاں بال اور جہاں چھدرے ہیں اس جگہ جلد کا دھونا فرض ہے۔[4]

مسئلہ ۵: لبوں کا وہ حصہ جو عادۃً لب بند کرنے کے بعد ظاہر رہتا ہے، اس کا دھونا فرض ہے تو اگر کوئی خوب زور سے لب بند کرلے کہ اس میں کا کچھ حصہ چھپ گیا کہ اس پر پانی نہ پہنچا، نہ کُلّی کی کہ دُھل جاتا تو وُضو نہ ہوا، ہاں وہ حصہ جو عادۃً مونھ بند کرنے میں ظاہر نہیں ہوتا اس کا دھونا فرض نہیں۔[5]

مسئلہ ۶: رُخسار اور کان کے بیچ میں جو جگہ ہے جسے کنپٹی کہتے ہیں اس کا دھونا فرض ہے ہاں اس حصہ میں جتنی جگہ داڑھی کے گھنے بال ہوں وہاں بالوں کا اور جہاں بال نہ ہوں یا گھنے نہ ہوں تو جلد کا دھونا فرض ہے۔[6]

مسئلہ ۷: نتھ کا سوراخ اگر بند نہ ہو تو اس میں پانی بہانا فرض ہے اگر تنگ ہو تو پانی ڈالنے میں نتھ کو حرکت دے ورنہ ضروری نہیں۔[7]

---

1 ...... یعنی وہ چند بال جو نیچے کے ہونٹ اور ٹھوڑی کے بیچ میں ہوتے ہیں۔

2 ...... "الفتاوی الرضویة"، ج١، ص٢١٤.

و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، مطلب في معنى الاشتقاق... إلخ، ج١، ص٢٢٠.

3 ...... "الفتاوی الرضویة"، ج١، ص٤٤٦.

4 ...... "الفتاوی الرضویة"، ج١، ص٢١٤، ٤٤٦.

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، مطلب في معنى الاشتقاق... إلخ، ج١، ص٢١٩.

و "الفتاوی الرضویة"، ج١، ص٢١٤.

6 ...... "الفتاوی الرضویة"، ج١، ص٢١٦.

و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، مطلب في معنى الاشتقاق... إلخ، ج١، ص٢٢٠.

7 ...... "الفتاوی الرضویة"، ج١، ص٤٤٥.

مسئلہ ۸ آنکھوں کے ڈھیلے اور پپوٹوں کی اندرونی سطح کا دھونا کچھ درکار نہیں بلکہ نہ چاہیے کہ مضر ہے۔[1]

مسئلہ ۹ مونھ دھوتے وقت آنکھیں زور سے میچ لیں کہ پلک کے متصل ایک خفیف سی تحریر بند ہوگئی اور اس پر پانی نہ بہا اور وہ عادۃً بند کرنے سے ظاہر رہتی ہو تو وضو ہو جائیگا مگر ایسا کرنا نہیں چاہیے اور اگر کچھ زیادہ دُھلنے سے رہ گیا تو وضو نہ ہوگا۔[2]

مسئلہ ۱۰ آنکھ کے کوئے[3] پر پانی بہانا فرض ہے مگر سرمہ کا جرم کوئے یا پلک میں رہ گیا اور وضو کر لیا اور اطلاع نہ ہوئی اور نماز پڑھ لی تو حرج نہیں نماز ہوگئی، وضو بھی ہوگیا اور اگر معلوم ہے تو اسے چھڑا کر پانی بہانا ضرور ہے۔

مسئلہ ۱۱ پلک کا ہر بال پورا دھونا فرض ہے اگر اس میں کیچڑ وغیرہ کوئی سخت چیز جم گئی ہو تو چھڑانا فرض ہے۔[4]

۲۔ ہاتھ دھونا: اس حکم میں کہنیاں بھی داخل ہیں۔[5]

مسئلہ ۱۲ اگر کہنیوں سے ناخن تک کوئی جگہ ذرّہ بھر بھی دھلنے سے رہ جائے گی وضو نہ ہوگا۔[6]

مسئلہ ۱۳ ہر قسم کے جائز، ناجائز گہنے، چھلّے، انگوٹھیاں، پہنچیاں[7]، کنگن، کانچ، لاکھ وغیرہ کی چوڑیاں، ریشم کے لچھے وغیرہ اگر اتنے تنگ ہوں کہ نیچے پانی نہ بہے تو اُتار کر دھونا فرض ہے اور اگر صرف ہلا کر دھونے سے پانی بہ جاتا ہو تو حرکت دینا ضروری ہے اور اگر ڈھیلے ہوں کہ بے ہلائے بھی نیچے پانی بہ جائے گا تو کچھ ضروری نہیں۔[8]

مسئلہ ۱۴ ہاتھوں کی آٹھوں گھائیاں[9]، انگلیوں کی کروٹیں، ناخنوں کے اندر جو جگہ خالی ہے، کلائی کا ہر بال جڑ سے نوک تک ان سب پر پانی بہ جانا ضروری ہے اگر کچھ بھی رہ گیا یا بالوں کی جڑوں پر پانی بہ گیا کسی ایک بال کی نوک پر نہ بہا وضو نہ ہوا مگر ناخنوں کے اندر کا میل معاف ہے۔[10]

مسئلہ ۱۵ بجائے پانچ کے چھ انگلیاں ہیں تو سب کا دھونا فرض ہے اور اگر ایک مونڈھے پر دو ہاتھ نکلے تو جو پورا ہے

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب في معنى الاشتقاق... إلخ، ج١، ص٢٢٠.

2 ...... "الفتاوى الرضوية"، ج١، ص٢٠٠.

3 ...... یعنی ناک کی طرف آنکھ کا کونہ۔

4 ...... "الفتاوى الرضوية"، ج١، ص٤٤٤.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الأول، ج١، ص٤.

6 ...... المرجع السابق.

7 ...... پہنچی کی جمع، ایک زیور جو کلائی میں پہنا جاتا ہے۔

8 ...... "الفتاوى الرضوية"، ج١، ص٢١٦.

و "الدرالمختار"، كتاب الطهارة، ج١، ص٣١٧.

9 ...... یعنی انگلیوں کے درمیان کی جگہ۔

10 ...... "الفتاوى الرضوية"، ج١، ص٤٤٥.

اس کا دھونا فرض ہے اور اس دوسرے کا دھونا فرض نہیں مستحب ہے مگر اس کا وہ حصہ کہ اس ہاتھ کے موضع فرض سے متصل ہے اتنے کا دھونا فرض ہے۔[1]

۳۔ سر کا مسح کرنا:

چوتھائی سر کا مسح فرض ہے۔[2]

مسئلہ ۱۶: مسح کرنے کے لیے ہاتھ تر ہونا چاہیے، خواہ ہاتھ میں تری اعضا کے دھونے کے بعد رہ گئی ہو یا نئے پانی سے ہاتھ تر کر لیا ہو۔[3]

مسئلہ ۱۷: کسی عُضو کے مسح کے بعد جو ہاتھ میں تری باقی رہ جائے گی وہ دوسرے عُضْو کے مسح کے لیے کافی نہ ہوگی۔[4]

مسئلہ ۱۸: سر پر بال نہ ہوں تو جلد کی چوتھائی اور جو بال ہوں تو خاص سر کے بالوں کی چوتھائی کا مسح فرض ہے اور سر کا مسح اسی کو کہتے ہیں۔[5]

مسئلہ ۱۹: عمامے، ٹوپی، دُوپٹے پر مسح کافی نہیں۔ ہاں اگر ٹوپی، دُوپٹا اتنا باریک ہو کہ تری پھُوٹ کر چوتھائی سر کو تر کردے تو مسح ہو جائے گا۔[6]

مسئلہ ۲۰: سر سے جو بال لٹک رہے ہوں ان پر مسح کرنے سے مسح نہ ہوگا۔[7]

۴۔ پاؤں کو گٹوں[8] سمیت ایک دفعہ دھونا:[9]

مسئلہ ۲۱: چھلّے اور پاؤں کے گہنوں کا وہی حُکم ہے جو اوپر بیان کیا گیا۔[10]

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الأول، ج۱، ص٤.

2 ...... المرجع السابق، ص٥.

3 ...... المرجع السابق، ص٦.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... "الفتاوی الرضوية"، ج۱، ص۲۱٦.

6 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الأول، ج۱، ص٦.

7 ...... المرجع السابق، ص٥.

8 ...... یعنی ٹخنوں۔

9 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الأول، ج۱، ص٥.

10 ...... "الفتاوی الرضوية"، ج۱، ص۲۱۸.

مسئلہ ۲۲: بعض لوگ کسی بیماری کی وجہ سے پاؤں کے اَنگوٹھوں میں اس قدر کھینچ کرتا گا باندھ دیتے ہیں کہ پانی کا بہنا درکنار تاگے کے نیچے تر بھی نہیں ہوتا ان کو اس سے بچنا لازم ہے کہ اس صورت میں وُضو نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۲۳: گھائیاں اور اُنگلیوں کی کروٹیں، تلوے، ایڑیاں، کونچیں (1)، سب کا دھونا فرض ہے۔ (2)

مسئلہ ۲۴: جن اَعضا کا دھونا فرض ہے ان پر پانی بہ جانا شرط ہے یہ ضرور نہیں کہ قصداً پانی بہائے اگر بلا قصد و اختیار بھی ان پر پانی بہ جائے (مثلاً مینھ برسا اور اَعضائے وُضو کے ہر حصہ سے دو دو قطرے مینھ کے بہ گئے وہ اعضا دُھل گئے اور سر کا چوتھائی حصہ نم ہوگیا یا کسی تالاب میں گر پڑا اور اعضائے وُضو پر پانی گزر گیا وُضو ہوگیا)۔

مسئلہ ۲۵: جس چیز کی آدمی کو عموماً یا خصوصاً ضرورت پڑتی رہتی ہے اور اس کی نگہداشت و اِحتیاط میں حَرج ہو، ناخنوں کے اندر یا اُوپر یا اور کسی دھونے کی جگہ پر اس کے لگے رہ جانے سے اگرچہ جرم دار ہو، اگرچہ اس کے نیچے پانی نہ پہنچے، اگرچہ سخت چیز ہو وُضو ہو جائے گا، جیسے پکانے، گوندھنے والوں کے لیے آٹا، رنگریز کے لیے رنگ کا جرم، عورتوں کے لیے مہندی کا جرم، لکھنے والوں کے لیے روشنائی کا جرم، مزدور کے لیے گارا مٹی، عام لوگوں کے لیے کوئے یا پلک میں سُرمہ کا جرم، اسی طرح بدن کا میل، مٹی، غبار، مکھی، مچھر کی بیٹ وغیرہا۔ (3)

مسئلہ ۲۶: کسی جگہ چھالا تھا اور وہ سوکھ گیا مگر اس کی کھال جدا نہ ہوئی تو کھال جدا کرکے پانی بہانا ضروری نہیں بلکہ اسی چھالے کی کھال پر پانی بہالینا کافی ہے۔ پھر اس کو جدا کر دیا تو اب بھی اس پر پانی بہانا ضروری نہیں۔ (4)

مسئلہ ۲۷: مچھلی کا سِنا اعضائے وُضو پر چپکا رہ گیا وُضو نہ ہوگا کہ پانی اس کے نیچے نہ بہے گا۔ (5)

وُضو کی سنتیں

مسئلہ ۲۸: وضو پر ثواب پانے کے لیے حکمِ الٰہی بجالانے کی نیت سے وُضو کرنا ضرور ہے ورنہ وُضو ہو جائے گا ثواب نہ پائے گا۔ (6)

---

1. ...... یعنی ایڑیوں کے اوپر موٹے پٹھے۔
2. ...... "الفتاوی الرضویة"، ج۱، ص٤٤٥.
3. ...... "الفتاوی الرضویة"، ج۱، ص۲۰۳.
4. ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الأول، ج۱، ص۵.
5. ...... "الفتاوی الرضویة"، ج۱، ص۲۲۰.
6. ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطهارة، مطلب: الفرق بین النیة والقصد والعزم، ج۱، ص۲۳۵-۲۳۸.

مسئلہ ۲۹: بسم اللہ سے شروع کرے اور اگر وضو سے پہلے اِستنجا کرے تو قبل استنجے کے بھی بسم اللہ کہے مگر پاخانہ میں جانے یا بدن کھولنے سے پہلے کہے کہ نجاست کی جگہ اور بعد ستر کھولنے کے زبان سے ذکرِ الٰہی منع ہے۔ (1)

مسئلہ ۳۰: اور شروع یوں کرے کہ پہلے ہاتھوں کو گٹوں تک تین تین بار دھوئے۔ (2)

مسئلہ ۳۱: اگر پانی بڑے برتن میں ہو اور کوئی چھوٹا برتن بھی نہیں کہ اس میں پانی اونڈیل کر ہاتھ دھوئے، تو اسے چاہیئے کہ بائیں ہاتھ کی انگلیاں ملا کر صرف وہ انگلیاں پانی میں ڈالے، ہتھیلی کا کوئی حصہ پانی میں نہ پڑے اور پانی نکال کر دہنا ہاتھ گٹے تک تین بار دھوئے پھر دہنے ہاتھ کو جہاں تک دھویا ہے بلا تکلف پانی میں ڈال سکتا ہے اور اس سے پانی نکال کر بایاں ہاتھ دھوئے۔ (3)

مسئلہ ۳۲: یہ اس صورت میں ہے کہ ہاتھ میں کوئی نجاست نہ لگی ہو ورنہ کسی طرح ہاتھ ڈالنا جائز نہیں، ہاتھ ڈالے گا تو پانی ناپاک ہو جائے گا۔ (4)

مسئلہ ۳۳: اگر چھوٹے برتن میں پانی ہے یا پانی تو بڑے برتن میں ہے مگر وہاں کوئی چھوٹا برتن بھی موجود ہے اور اس نے بے دھویا ہاتھ پانی میں ڈال دیا بلکہ اُنگلی کا پورا یا ناخن ڈالا تو وہ سارا پانی وضو کے قابل نہ رہا مائے مُستعمل ہو گیا۔ (5)

مسئلہ ۳۴: یہ اس وقت ہے کہ جتنا ہاتھ پانی میں پہنچا اس کا کوئی حصہ بے دُھلا ہو ورنہ اگر پہلے ہاتھ دھو چکا اور اس کے بعد حَدَث نہ ہوا تو جس قدر حصہ دُھلا ہوا ہو، اتنا پانی میں ڈالنے سے مُستعمل نہ ہوگا اگرچہ کُہنی تک ہو بلکہ غیر جُنب نے اگر کُہنی تک ہاتھ دھو لیا تو اس کے بعد بغل تک ڈال سکتا ہے کہ اب اس کے ہاتھ پر کوئی حدث باقی نہیں، ہاں جُنب کُہنی سے اوپر

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، مطلب: سائر بمعنی باقي... إلخ، ج١، ص٢٤١.

2 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الثاني، ج١، ص٦.

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، مطلب في دلالة المفهوم، ج١، ص٢٤٦.

4 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الثاني، ج١، ص٦.

و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، مطلب في دلالة المفهوم، ج١، ص٢٤٧.

5 ...... "الفتاوی الرضوية"، ج٢، ص١١٣.

یہ مسئلہ معرکۃ الآرا ہے اور صحیح یہی ہے جو یہاں مذکور ہوا جیسا کہ ہدایہ و فتح القدیر و تبیین و فتاوٰے قاضی خاں و کافی و خلاصہ و غنیہ و حلیہ و کتاب الحسن عن ابی حنیفہ و کتب امام محمد رحمہم اللہ تعالیٰ و دیگر کتب فقہ میں مصرح ہے اور اس کی کامل تحقیق منظور ہو تو رسالۂ مبارکہ "النميقة الانقى فی الفرق بين الملاقی و الملقی" کا مطالعہ کیا جائے۔ ۱۲ منہ

اتنا ہی حصہ ڈال سکتا ہے جتنا دھو چکا ہے کہ اس کے سارے بدن پر حَدَث ہے۔

مسئلہ ۳۵ جب سو کر اُٹھے تو پہلے ہاتھ دھوئے، اِستنجے کے قبل بھی اور بعد بھی۔ [1]

مسئلہ ۳۶ کم سے کم تین تین مرتبہ داہنے بائیں، اوپر نیچے کے دانتوں میں مِسواک کرے اور ہر مرتبہ مِسواک کو دھولے اور مِسواک نہ بہت نرم ہو نہ سخت اور پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو۔ میوے یا خوشبودار پھول کے درخت کی نہ ہو۔ چھنگلیا کے برابر موٹی اور زیادہ سے زیادہ ایک بالشت لمبی ہو اور اتنی چھوٹی بھی نہ ہو کہ مِسواک کرنا دشوار ہو۔ جو مِسواک ایک بالشت سے زیادہ ہو اس پر شیطان بیٹھتا ہے۔ [2] مِسواک جب قابلِ استعمال نہ رہے تو اسے دفن کر دیں یا کسی جگہ احتیاط سے رکھ دیں کہ کسی ناپاک جگہ نہ گرے کہ ایک تو وہ آلۂ ادائے سنت ہے اس کی تعظیم چاہیئے، دوسرے آبِ دہنِ مسلم ناپاک جگہ ڈالنے سے خود محفوظ رکھنا چاہیئے، اسی لیے پاخانہ میں تھوکنے کو علما نے نامناسب لکھا ہے۔

مسئلہ ۳۷ : مِسواک داہنے ہاتھ سے کرے اور اس طرح ہاتھ میں لے کہ چھنگلیا مِسواک کے نیچے اور بیچ کی تین انگلیاں اوپر اور انگوٹھا سرے پر نیچے ہو اور مٹھی نہ باندھے۔ [3]

مسئلہ ۳۸ دانتوں کی چوڑائی میں مِسواک کرے لنبائی میں نہیں، چت لیٹ کر مِسواک نہ کرے۔ [4]

مسئلہ ۳۹ پہلے داہنی جانب کے اوپر کے دانت مانجھے، پھر بائیں جانب کے اوپر کے دانت، پھر داہنی جانب کے نیچے کے، پھر بائیں جانب کے نیچے کے۔ [5]

مسئلہ ۴۰ جب مِسواک کرنا ہو تو اسے دھولے۔ یوہیں فارغ ہونے کے بعد دھوڈالے اور زمین پر پڑی نہ چھوڑ دے بلکہ کھڑی رکھے [6] اور ریشہ کی جانب اوپر ہو۔ [7]

مسئلہ ۴۱ اگر مِسواک نہ ہو تو اُنگلی یا سنگین کپڑے سے دانت مانجھ لے۔ یوہیں اگر دانت نہ ہوں تو اُنگلی یا کپڑا مسوڑوں پر پھیر لے۔ [8]

---

1. "الدرالمختار"، کتاب الطھارة، ارکان الوضوء أربعة، ج۱، ص۲۴۳.
2. "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطھارة، مطلب في دلالة المفھوم، ج۱، ص۲۵۰.
3. "الفتاوی الھندیة"، کتاب الطھارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الثاني، ج۱، ص۷.
و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطھارة، مطلب في دلالة المفھوم، ج۱، ص۲۵۰.
4. "الدرالمختار" کتاب الطھارة، ج۱، ص۲۵۱. 5. المرجع السابق، ص۲۵۰.
6. لیکن بلند جگہ پر لٹا کر رکھنے میں حرج نہیں جیسا کہ امام اہلسنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: یعنی زمین پر لٹا کر نہ رکھے کہ گندگی سے آلودہ ہوگی ہاں اگر کسی بلند جگہ پر رکھے تو لٹا کر رکھنے میں حرج نہیں۔ (ماخوذ از "جد الممتار"، کتاب الطھارة، مطلب من النصوص... الخ، ج۱، ص۱۵۲)۔ ...**علمیہ**
7. "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، مطلب في دلالة المفھوم، ج۱، ص۲۵۱.
8. "الجوھرة النیرة"، کتاب الطھارة، ص۶، و "الدرالمختار"، کتاب الطھارة، ارکان الوضوء أربعة، ج۱، ص۲۵۳.

مسئلہ ۴۲: مِسواک نماز کے لیے سنت نہیں بلکہ وُضو کے لیے، تو جو ایک وُضو سے چند نمازیں پڑھے، اس سے ہر نماز کے لیے مِسواک کا مطالبہ نہیں، جب تک تغیرِ رائحہ (1) نہ ہو گیا ہو، ورنہ اس کے دفع کے لیے مستقل سنت ہے البتہ اگر وُضو میں مِسواک نہ کی تھی تو اب نماز کے وقت کرلے (2)۔

مسئلہ ۴۳: پھر تین چلّو پانی سے تین کُلّیاں کرے کہ ہر بار مونھ کے ہر پُرزے پر پانی بہ جائے اور روزہ دار نہ ہو تو غرغرہ کرے۔ (3)

مسئلہ ۴۴: پھر تین چلّو سے تین بار ناک میں پانی چڑھائے کہ جہاں تک نرم گوشت ہوتا ہے ہر بار اس پر پانی بہ جائے اور روزہ دار نہ ہو تو ناک کی جڑ تک پانی پہنچائے اور یہ دونوں کام داہنے ہاتھ سے کرے، پھر بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرے۔ (4)

مسئلہ ۴۵: مونھ دھوتے وقت داڑھی کا خِلال کرے بشرطیکہ اِحرام نہ باندھے ہو، یوں کہ اُنگلیوں کو گردن کی طرف سے داخل کرے اور سامنے نکالے۔ (5)

مسئلہ ۴۶: ہاتھ پاؤں کی اُنگلیوں کا خِلال کرے، پاؤں کی اُنگلیوں کا خلال بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے کرے اس طرح کہ داہنے پاؤں میں چھنگلیا سے شروع کرے اور انگوٹھے پر ختم کرے اور بائیں پاؤں میں انگوٹھے سے شروع کرکے چھنگلیا پر ختم کرے اور اگر بے خِلال کیے پانی اُنگلیوں کے اندر سے نہ بہتا ہو تو خلال فرض ہے یعنی پانی پہنچانا اگرچہ بے خِلال ہو مثلاً گھائیاں کھول کر اوپر سے پانی ڈال دیا یا پاؤں حوض میں ڈال دیا۔ (6)

مسئلہ ۴۷: جو اعضا دھونے کے ہیں ان کو تین تین بار دھوئے ہر مرتبہ اس طرح دھوئے کہ کوئی حصہ رہ نہ جائے ورنہ سنت ادا نہ ہوگی۔ (7)

---

(1)...... یعنی سانس بدبودار۔

(2)...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطھارۃ، مطلب في دلالۃ المفھوم، ج۱، ص۲۴۸.
مسواک وضو کی سنّتِ قبلیہ ہے البتہ سنّتِ مؤکدہ اس وقت ہے جبکہ منہ میں بدبو ہو۔ ("فتاوی رضویہ"، ج۱، ص۶۲۳)

(3)...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطھارۃ، مطلب في منافع السواك، ج۱، ص۲۵۳.

(4)...... المرجع السابق. (5)...... المرجع السابق، ص۲۵۵.

(6)...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطھارۃ، مطلب في منافع السواك، ج۱، ص۲۵۶.

(7)...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطھارۃ، مطلب في منافع السواك، ج۱، ص۲۵۷.
و "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطھارۃ، الباب الأول في الوضوء، الفصل الثاني، ج۱، ص۷.

مسئلہ ۴۸: اگر یوں کیا کہ پہلی مرتبہ کچھ دُھل گیا اور دوسری بار کچھ اور تیسری دفعہ کچھ کہ تینوں بار میں پورا عُضْو دُھل گیا تو یہ ایک ہی بار دھونا ہوگا اور وُضو ہو جائے گا مگر خلاف سنت، اس میں چلّوؤں کی گنتی نہیں بلکہ پورا عُضْو دھونے کی گنتی ہے کہ وہ تین مرتبہ ہو اگرچہ کتنے ہی چلّوؤں سے۔ [1]

مسئلہ ۴۹: پُورے سر کا ایک بار مسح کرنا اور کانوں کا مسح کرنا اور ترتیب کہ پہلے مونھ، پھر ہاتھ دھوئیں، پھر سر کا مسح کریں، پھر پاؤں دھوئیں اگر خلافِ ترتیب وُضو کیا یا کوئی اور سنت چھوڑ گیا تو وُضو ہو جائے گا مگر ایک آدھ دفعہ ایسا کرنا بُرا ہے اور ترکِ سنتِ مؤکدہ کی عادت ڈالی تو گنہگار ہے اور داڑھی کے جو بال مونھ کے دائرے سے نیچے ہیں ان کا مسح سنت ہے اور دھونا مستحب ہے اور اعضا کو اس طرح دھونا کہ پہلے والا عُضْو سوکھنے نہ پائے۔ [2]

وُضو کے مستحبات

بہت سے مستحبات ضمناً اوپر ذکر ہو چکے، بعض باقی رہ گئے وہ لکھے جاتے ہیں۔

مسئلہ ۵۰: (۱) داہنی جانب سے ابتدا کریں مگر

(۲) دونوں رخسارے کہ ان دونوں کو ساتھ ہی ساتھ دھوئیں گے ایسے ہی

(۳) دونوں کانوں کا مسح ساتھ ہی ساتھ ہوگا۔

(۴) ہاں اگر کسی کے ایک ہی ہاتھ ہو تو مونھ دھونے اور

(۵) مسح کرنے میں بھی دہنے کو مقدم کرے

(۶) اُنگلیوں کی پُشت سے

(۷) گردن کا مسح کرنا

(۸) وُضو کرتے وقت کعبہ رو

(۹) اونچی جگہ

(۱۰) بیٹھنا۔

(۱۱) وُضو کا پانی پاک جگہ گرانا اور

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب في منافع السواك، ج۱، ص۲۵۷.

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، ج۱، ص۲٦۲۔۲٦٤. و "الفتاوى الرضوية"، ج۱، ص۲۱٤.

(۱۲) پانی بہاتے وقت اعضا پر ہاتھ پھیرنا خاص کر جاڑے میں۔

(۱۳) پہلے تیل کی طرح پانی چپُڑ لینا خُصوصاً جاڑے میں۔

(۱۴) اپنے ہاتھ سے پانی بھرنا۔

(۱۵) دوسرے وقت کے لیے پانی بھر کر رکھ چھوڑنا۔

(۱۶) وُضو کرنے میں بغیر ضرورت دوسرے سے مدد نہ لینا۔

(۱۷) انگوٹھی کو حرکت دینا جب کہ ڈھیلی ہو کہ اس کے نیچے پانی بہ جانا معلوم ہو ورنہ فرض ہوگا۔

(۱۸) صاحبِ عُذر نہ ہو تو وقت سے پہلے وُضو کر لینا۔

(۱۹) اطمینان سے وُضو کرنا۔ عوام میں جو مشہور ہے کہ وُضو جوان کا سا، نماز بوڑھوں کی سی یعنی وُضو جلد کریں ایسی جلدی نہ چاہیے جس سے کوئی سنت یا مستحب ترک ہو۔

(۲۰) کپڑوں کو ٹپکتے قطروں سے محفوظ رکھنا۔

(۲۱) کانوں کا مسح کرتے وقت بھیگی چھنگلیا کانوں کے سوراخ میں داخل کرنا

(۲۲) جو وُضو کامل طور پر کرتا ہو کہ کوئی جگہ باقی نہ رہ جاتی ہو، اسے کوؤں، ٹخنوں، ایڑیوں، تلووں، کونچوں، گھائیوں، کُہنیوں کا بالتخصیص خیال رکھنا مستحب ہے اور بے خیالی کرنے والوں کو تو فرض ہے کہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ یہ مواضع خشک رہ جاتے ہیں یہ نتیجہ ان کی بے خیالی کا ہے۔ ایسی بے خیالی حرام ہے اور خیال رکھنا فرض۔

(۲۳) وُضو کا برتن مٹی کا ہو، تانبے وغیرہ کا ہو تو بھی حرج نہیں مگر

(۲۴) قلعی کیا ہوا۔

(۲۵) اگر وُضو کا برتن لوٹے کی قسم سے ہو تو بائیں جانب رکھے اور

(۲۶) طشت کی قسم سے ہو تو دہنی طرف

(۲۷) آفتابہ میں دستہ لگا ہو تو دستہ کو تین بار دھولیں

(۲۸) اور ہاتھ اس کے دستہ پر رکھیں اس کے مونھ پر نہ رکھیں

(۲۹) دہنے ہاتھ سے کُلّی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا

(۳۰) بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا

(۳۱) بائیں ہاتھ کی چھنگلیا ناک میں ڈالنا

(۳۲) پاؤں کو بائیں ہاتھ سے دھونا

(۳۳) مونھ دھونے میں ماتھے کے سرے پر ایسا پھیلا کر پانی ڈالنا کہ اوپر کا بھی کچھ حصہ دھل جائے۔

تنبیہ: بہت سے لوگ یوں کیا کرتے ہیں کہ ناک یا آنکھ یا بھووں پر چلّو ڈال کر سارے مونھ پر ہاتھ پھیر لیتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ مونھ دُھل گیا حالانکہ پانی کا اوپر چڑھنا کوئی معنی نہیں رکھتا اس طرح دھونے میں مونھ نہیں دُھلتا اور وُضو نہیں ہوتا۔

(۳۴) دونوں ہاتھ سے مونھ دھونا

(۳۵) ہاتھ پاؤں دھونے میں اُنگلیوں سے شروع کرنا

(۳۶) چہرے اور

(۳۷) ہاتھ پاؤں کی روشنی وسیع کرنا یعنی جتنی جگہ پر پانی بہانا فرض ہے اس کے اَطراف میں کچھ بڑھانا مثلاً نصف بازو و نصف پنڈلی تک دھونا

(۳۸) مسح سر میں مستحب طریقہ یہ ہے کہ انگوٹھے اور کلمے کی اُنگلی کے سوا ایک ہاتھ کی باقی تین اُنگلیوں کا سرا، دوسرے ہاتھ کی تینوں اُنگلیوں کے سرے سے ملائے اور پیشانی کے بال یا کھال پر رکھ کر گُدّی تک اس طرح لے جائے کہ ہتھیلیاں سر سے جدا رہیں وہاں سے ہتھیلیوں سے مسح کرتا واپس لائے اور

(۳۹) کلمہ کی اُنگلی کے پیٹ سے کان کے اندرونی حصہ کا مسح کرے اور

(۴۰) انگوٹھے کے پیٹ سے کان کی بیرونی سَطح کا اور اُنگلیوں کی پُشت سے گردن کا مسح۔

(۴۱) ہر عُضْو دھو کر اس پر ہاتھ پھیر دینا چاہیئے کہ بُوندیں بدن یا کپڑے پر نہ ٹپکیں، خُصُوصاً جب مسجد میں جانا ہو کہ قطروں کا مسجد میں ٹپکنا مکروہِ تحریمی ہے۔

(۴۲) بہت بھاری برتن سے وُضو نہ کرے خُصُوصاً کمزور کہ پانی بے اِحْتِیاطی سے گرے گا

(۴۳) زَبان سے کہہ لینا کہ وُضو کرتا ہوں

(۴۴) ہر عُضْو کے دھوتے یا مسح کرتے وقت نیّتِ وُضو حاضر رہنا اور

(۴۵) بسم اللّٰہ کہنا اور

(۴۶) درود اور

(۴۷) اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ [1]

---

1 ...... میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔۱۲

(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم) اور

(۴۸) کُلّی کے وقت اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی تِلَاوَۃِ الْقُرْاٰنِ وَذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ [1] اور

(۴۹) ناک میں پانی ڈالتے وقت اَللّٰھُمَّ اَرِحْنِیْ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ وَلَا تُرِحْنِیْ رَائِحَۃَ النَّارِ [2] اور

(۵۰) مونھ دھوتے وقت اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَ تَسْوَدُّ وُجُوْہٌ [3] اور

(۵۱) داہنا ہاتھ دھوتے وقت اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا [4] اور

(۵۲) بایاں ہاتھ دھوتے وقت اَللّٰھُمَّ لَا تُعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا مِنْ وَّرَآءِ ظَھْرِیْ [5] اور

(۵۳) سر کا مسح کرتے وقت اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِکَ [6] اور

(۵۴) کانوں کا مسح کرتے وقت اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَہٗ [7] اور

(۵۵) گردن کا مسح کرتے وقت اَللّٰھُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ [8] اور

(۵۶) داہنا پاؤں دھوتے وقت اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِیْ عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ [9] اور

(۵۷) بایاں پاؤں دھوتے وقت اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا وَسَعْیِیْ مَشْکُوْرًا وَ تِجَارَتِیْ لَنْ تَبُوْرَ [10]

پڑھے یا سب جگہ دُرود شریف ہی پڑھے اور یہی افضل ہے۔ اور

(۵۸) وُضو سے فارغ ہوتے ہی یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ [11] اور

(۵۹) بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر تھوڑا پی لے کہ شفائے امراض ہے اور

---

1 ...... اے اللہ (عزوجل) تو میری مدد کر کہ قرآن کی تلاوت اور تیرا ذکر و شکر کروں اور تیری اچھی عبادت کروں۔۱۲

2 ...... اے اللہ (عزوجل) تو مجھ کو جنت کی خوشبو سونگھا اور جہنم کی بُو سے بچا۔۱۲

3 ...... اے اللہ (عزوجل) تو میرے چہرے کو اجالا کر جس دن کہ کچھ مونھ سفید ہوں گے اور کچھ سیاہ۔۱۲

4 ...... اے اللہ (عزوجل) میرا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دے اور مجھ سے آسان حساب کرنا۔۱۲

5 ...... اے اللہ (عزوجل) میرا نامۂ اعمال نہ بائیں ہاتھ میں دے اور نہ پیٹھ کے پیچھے سے۔۱۲

6 ...... اے اللہ (عزوجل) تو مجھے اپنے عرش کے سایہ میں رکھ جس دن تیرے عرش کے سایہ کے سوا کہیں سایہ نہ ہوگا۔۱۲

7 ...... اے اللہ (عزوجل) مجھے ان میں کردے جو بات سنتے ہیں اور اچھی بات پر عمل کرتے ہیں۔۱۲

8 ...... اے اللہ (عزوجل) میری گردن آگ سے آزاد کردے۔۱۲

9 ...... اے اللہ (عزوجل) میرا قدم پل صراط پر ثابت قدم رکھ جس دن کہ اس پر قدم لغزش کریں گے۔۱۲

10 ...... اے اللہ (عزوجل) میرے گناہ بخش دے اور میری کوشش بارآور کردے اور میری تجارت ہلاک نہ ہو۔۱۲

11 ...... الٰہی تو مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک لوگوں میں کردے۔۱۲

(۶۰) آسمان کی طرف مونھ کر کے سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْکَ[1] اور کلمہ شہادت اور سورۂ اِنَّآ اَنْزَلْنٰا پڑھے۔

(۶۱) اعضائے وُضو بغیر ضرورت نہ پُونچھے اور پُونچھے تو بے ضرورت خشک نہ کرلے۔

(۶۲) قدرے نم باقی رہنے دے کہ روزِ قیامت پلہ حَسنات میں رکھی جائے گی۔ اور

(۶۳) ہاتھ نہ جھٹکے کہ شیطان کا پنکھا ہے۔

(۶۴) بعدِ وُضو میانی[2] پر پانی چھڑک لے۔[3] اور

(۶۵) مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نماز نفل پڑھے اس کو تحیۃ الوضو کہتے ہیں۔[4]

وُضو میں مکروھات

(۱) عورت کے غسل یا وُضو کے بچے ہوئے پانی سے وُضو کرنا۔

(۲) وُضو کے لیے نجس جگہ بیٹھنا۔

(۳) نجس جگہ وُضو کا پانی گرانا۔

(۴) مسجد کے اندر وُضو کرنا۔

(۵) اعضائے وُضو سے لوٹے وغیرہ میں قطرہ ٹپکانا۔

(۶) پانی میں رینٹھ یا کھنکار ڈالنا۔

(۷) قبلہ کی طرف تھوک یا کھنکار ڈالنا یا کُلی کرنا۔

---

1 ...... تو پاک ہے اے اللہ (عزوجل) اور میں تیری حمد کرتا ہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔۱۲

2 ...... پاجامہ کا وہ حصہ جو پیشاب گاہ کے قریب ہوتا ہے۔

3 ...... شیخ طریقت، عاشقِ اعلیٰ حضرت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ ''نماز کے اَحکام'' صفحہ 19 پر فرماتے ہیں کہ: ''پانی چھڑکتے وقت میانی کو کُرتے کے دامن میں چھپائے رکھنا مناسب ہے، نیز وُضو کرتے وقت بھی بلکہ ہر وقت میانی کو کُرتے کے دامن یا چادر وغیرہ کے ذریعہ چھپائے رکھنا حیا کے قریب ہے۔

4 ...... "غنية المتملي شرح منية المصلي"، آداب الوضوء، ص۲۸ ـ ۳۷.
و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، ج۱، ص۲٦٦ ـ ۲۸۰.
و "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الثالث، ج۱، ص۸.

(۸) بے ضرورت دنیا کی بات کرنا۔

(۹) زیادہ پانی خرچ کرنا۔

(۱۰) اتنا کم خرچ کرنا کہ سنت ادا نہ ہو۔

(۱۱) مونھ پر پانی مارنا۔ یا

(۱۲) مونھ پر پانی ڈالتے وقت پھونکنا۔

(۱۳) ایک ہاتھ سے مونھ دھونا کہ رِفاض و ہنود کا شعار ہے۔

(۱۴) گلے کا مسح کرنا۔

(۱۵) بائیں ہاتھ سے کُلّی کرنا یا ناک میں پانی ڈالنا۔

(۱۶) داہنے ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔

(۱۷) اپنے لیے کوئی لوٹا وغیرہ خاص کر لینا۔

(۱۸) تین جدید پانیوں سے تین بار سر کا مسح کرنا۔

(۱۹) جس کپڑے سے استنجے کا پانی خشک کیا ہو اس سے اعضائے وُضو پونچھنا۔

(۲۰) دھوپ کے گرم پانی سے وُضو کرنا۔[1]

(۲۱) ہونٹ یا آنکھیں زور سے بند کرنا اور اگر کچھ سوکھا رہ جائے تو وُضو ہی نہ ہوگا۔

ہر سنت کا ترک مکروہ ہے۔ یوہیں ہر مکروہ کا ترک سنت۔[2]

وُضو کے متفرق مسائل

مسئلہ ۵۱: اگر وُضو نہ ہو تو نماز اور سجدۂ تلاوت اور نمازِ جنازہ اور قرآنِ عظیم چُھونے کے لیے وُضو کرنا فرض ہے۔[3]

---

1 ...... جو پانی دھوپ سے گرم ہو گیا اس سے وُضو کرنا مطلقاً مکروہ نہیں بلکہ اس میں چند قیود ہیں، جن کا ذکر پانی کے باب میں آئیگا اور اس سے وُضو کی کراہت تنزیہی ہے تحریمی نہیں۔ ۱۲ منہ حفظہ ربہ

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، مطلب في تعريف المكروه... إلخ، ج۱، ص۲۶۹، ۲۸۰ ـ ۲۸۳.

و"الفتاوى الهندية"، الباب الأول في الوضوء، الفصل الرابع، ج۱، ص۹، ۱۰وغيرهما.

3 ...... "نور الإيضاح"، كتاب الطهارة، فصل: الوضوء على ثلاثة أقسام، ص۱۸.

مسئلہ ۵۲: طواف کے لیے وُضو واجب ہے۔ (1)

مسئلہ ۵۳: غسلِ جَنابت سے پہلے اور جُنب کو کھانے، پینے، سونے اور اذان و اقامت اور خطبۂ جُمعہ و عیدَین اور روضۂ مبارکۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت اور وُقوفِ عرفہ اور صَفا و مَروہ کے درمیان سَعی کے لیے وُضو کر لینا سنّت ہے۔

مسئلہ ۵۴: سونے کے لیے اور سونے کے بعد اور میت کے نہلانے یا اٹھانے کے بعد اور جماع سے پہلے اور جب غصہ آجائے اس وقت اور زبانی قرآنِ عظیم پڑھنے کے لیے اور حدیث اور علمِ دین پڑھنے پڑھانے اور علاوہ جُمعہ و عیدین باقی خطبوں کے لیے اور کتبِ دِینیہ چھونے کے لیے اور بعد ستر غلیظ چھونے اور جھوٹ بولنے، گالی دینے، فُحش لفظ نکالنے، کافر سے بدن چھو جانے، صلیب یا بُت چھونے، کوڑھی یا سپید داغ والے سے مس کرنے، بغل کھجانے سے جب کہ اس میں بدبو ہو، غیبت کرنے، قہقہہ لگانے، لغو اشعار پڑھنے اور اونٹ کا گوشت کھانے، کسی عورت کے بدن سے اپنا بدن بے حائل مس ہو جانے سے اور باوضو شخص کے نماز پڑھنے کے لیے ان سب صورتوں میں وُضو مستحب ہے۔ (2)

مسئلہ ۵۵: جب وُضو جاتا رہے وُضو کر لینا مستحب ہے۔ (3)

مسئلہ ۵۶: نابالغ پر وُضو فرض نہیں (4) مگر ان سے وُضو کرانا چاہیے تاکہ عادت ہو اور وُضو کرنا آجائے اور مسائلِ وُضو سے آگاہ ہو جائیں۔

مسئلہ ۵۷: لوٹے کی ٹُونٹی نہ ایسی تنگ ہو کہ پانی بدقّت گرے، نہ اتنی فراخ کہ حاجت سے زیادہ گرے بلکہ متوسط ہو۔ (5)

مسئلہ ۵۸: چُلّو میں پانی لیتے وقت خیال رکھیں کہ پانی نہ گرے کہ اِسراف ہوگا۔ ایسا ہی جس کام کے لیے چُلّو میں پانی لیں اُس کا اندازہ رکھیں ضرورت سے زیادہ نہ لیں مثلاً ناک میں پانی ڈالنے کے لیے آدھا چُلّو کافی ہے تو پورا چُلّو نہ لے کہ

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، ج١، ص٢٠٥.
و "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الثالث، ج١، ص٩.

2 ...... "نورالإيضاح"، كتاب الطهارة، فصل: الوضوء على ثلاثة أقسام، ص١٩. و"الفتاوى الرضوية"، ج١، ص٧١٥-٧٢٤.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الثالث، ج١، ص٩.

4 ...... "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب في اعتبارات المركب التام، ج١، ص٢٠٢.

5 ...... "الفتاوى الرضوية"، ج١، ص٧٦٥.

اِسراف ہوگا۔ (1)

مسئلہ ۵۹ ہاتھ، پاؤں، سینہ، پُشت پر بال ہوں تو ہرتال وغیرہ سے صاف کرڈالے یا ترشوالے، نہیں تو پانی زیادہ خرچ ہوگا۔ (2)

فائدہ: ولہان ایک شیطان کا نام ہے جو وُضو میں وسوسہ ڈالتا ہے اس کے وسوسہ سے بچنے کی بہترین تدابیر یہ ہیں:

(۱) رجوع الی اللّٰہ و

(۲) اَعُوْذُ بِاللّٰہِ

(۳) وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ و

(۴) سورۂ ناس، اور

(۵) اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ، اور

(۶) هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ، اور

(۷) سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْخَلَّاقِ اِنْ یَّشَا یُذْهِبْكُمْ وَیَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ ۙ وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ ؕ

پڑھنا کہ وسوسہ جڑ سے کٹ جائے گا اور

(۸) وسوسہ کا بالکل خیال نہ کرنا بلکہ اس کے خلاف کرنا بھی دافعِ وسوسہ ہے۔ (3)

وُضو توڑنے والی چیزوں کا بیان

مسئلہ ۱ پاخانہ[۱]، پیشاب[۲]، وَدِی[۳]، مَذِی[۴]، مَنی[۵]، کیڑا[۶]، پتھری مرد یا عورت کے آگے یا پیچھے سے نکلیں وُضو جاتا رہے گا۔ (4)

مسئلہ ۲ اگر مرد کا ختنہ نہیں ہوا ہے اور سوراخ سے ان چیزوں میں سے کوئی چیز نکلی مگر ابھی ختنہ کی کھال کے اندر ہی ہے جب بھی وُضو ٹوٹ گیا۔ (5)

مسئلہ ۳ یوہیں عورت کے سوراخ سے نکلی مگر ہُنوز (6) اُوپر والی کھال کے اندر ہی ہے جب بھی وُضو جاتا رہا۔ (7)

---

(1) ...... "الفتاوی الرضویۃ"، ج۱، ص۷٦٥.

(2) ...... المرجع السابق، ص٧٦٩.

(3) ...... المرجع السابق، ص ٧٧٠.

(4) ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الخامس، ج۱، ص۹.

(5) ...... المرجع السابق، ص۹-۱۰.

(6) ...... یعنی ابھی تک۔

(7) ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الخامس، ج۱، ص۱۰.

مسئلہ ۴: عورت کے آگے سے جو خالص رطوبت بے آمیزشِ خون نکلتی ہے ناقضِ وُضو نہیں (1)، اگر کپڑے میں لگ جائے تو کپڑا پاک ہے۔ (2)

مسئلہ ۵: مرد یا عورت کے پیچھے سے ہَوا خارِج ہوئی وُضو جاتا رہا۔ (3)

مسئلہ ۶: مرد یا عورت کے آگے سے ہَوا نکلی یا پیٹ میں ایسا زخم ہو گیا کہ جھلی تک پہنچا، اس سے ہَوا نکلی تو وُضو نہیں جائے گا۔ (4)

مسئلہ ۷: عورت کے دونوں مقام پردہ پَھٹ کر ایک ہوگئے اسے جب ریح آئے اِحتیاط یہ ہے کہ وُضو کرے اگرچہ یہ احتمال ہو کہ آگے سے نکلی ہوگی۔ (5)

مسئلہ ۸: اگر مرد نے پیشاب کے سوراخ میں کوئی چیز ڈالی پھر وہ اس میں سے لوٹ آئی تو وُضو نہیں جائے گا۔ (6)

مسئلہ ۹: حُقنہ لیا اور دوا باہر آگئی یا کوئی چیز پاخانہ کے مقام میں ڈالی اور باہر نکل آئی وُضو ٹوٹ گیا۔ (7)

مسئلہ ۱۰: مرد نے سوراخِ ذَکَر میں رُوئی رکھی اور وہ اُوپر سے خشک ہے مگر جب نکالی، تو تَر نکلی تو نکالتے ہی وُضو ٹوٹ گیا۔ (8) یوہیں عورت نے کپڑا رکھا اور فرجِ خارِج میں اس کپڑے پر کوئی اثر نہیں مگر جب نکالا تو خون یا کسی اور نجاست سے تَر نکلا اب وُضو جاتا رہا۔

مسئلہ ۱۱: خون یا پیپ یا زرد پانی کہیں سے نکل کر بہا اور اس بہنے میں ایسی جگہ پہنچنے کی صلاحیت تھی جس کا وُضو یا غسل میں دھونا فرض ہے تو وُضو جاتا رہا اگر صرف چمکا یا اُبھرا اور بہا نہیں جیسے سوئی کی نوک یا چاقو کا کنارہ لگ جاتا ہے اور خون اُبھر یا چمک جاتا ہے یا خِلال کیا یا مِسواک کی یا اُنگلی سے دانت مانجھے یا دانت سے کوئی چیز کاٹی اس پر خون کا اثر پایا یا ناک میں اُنگلی ڈالی اس پر خون کی سُرخی آگئی مگر وہ خون بہنے کے قابل نہ تھا تو وُضو نہیں ٹوٹا۔ (9)

---

1 ...... "جد الممتار" على "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، فصل الوضوء، ج۱، ص۱۸۸.

2 ...... "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، فصل الإستنجاء، مطلب في الفرق بين الاستبراء والاستنقاء... إلخ، ج۱، ص۶۲۱.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الخامس، ج۱، ص۹.

4 ...... المرجع السابق، و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب: نواقض الوضوء، ج۱، ص۲۸۷.

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، المرجع السابق.

6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الخامس، ج۱، ص۱۰.

7 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الخامس، ج۱، ص۱۰.

8 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الخامس، ج۱، ص۱۰.

9 ...... المرجع السابق، و "الفتاوى الرضوية"، ج۱، ص۲۸۰.

مسئلہ ۱۲ اور اگر بہا مگر ایسی جگہ بہ کر نہیں آیا جس کا دھونا فرض ہو تو وُضو نہیں ٹوٹا۔ مثلاً آنکھ میں دانہ تھا اور ٹوٹ کر آنکھ کے اندر ہی پھیل گیا باہر نہیں نکلا یا کان کے اندر دانہ ٹوٹا اور اس کا پانی سوراخ سے باہر نہ نکلا تو ان صورتوں میں وُضو باقی ہے۔[1]

مسئلہ ۱۳ زخم میں گڑھا پڑ گیا اور اس میں سے کوئی رطوبت چمکی مگر بہی نہیں تو وُضو نہیں ٹوٹا۔[2]

مسئلہ ۱۴ زخم سے خون وغیرہ نکلتا رہا اور یہ بار بار پونچھتا رہا کہ بہنے کی نوبت نہ آئی تو غور کرے کہ اگر نہ پونچھتا تو، بہ جاتا یا نہیں اگر بہ جاتا تو وُضو ٹوٹ گیا ورنہ نہیں۔ یوہیں اگر مٹی یا راکھ ڈال ڈال کر سکھاتا رہا اس کا بھی وہی حُکم ہے۔[3]

مسئلہ ۱۵ پھوڑا یا پھنسی نچوڑنے سے خون بہا، اگرچہ ایسا ہو کہ نہ نچوڑتا تو نہ بہتا جب بھی وُضو جاتا رہا۔[4]

مسئلہ ۱۶ آنکھ، کان، ناف، پستان وغیرہا میں دانہ یا ناصُور یا کوئی بیماری ہو، ان وُجوہ سے جو آنسو یا پانی بہے وُضو توڑ دے گا۔[5]

مسئلہ ۱۷ زخم یا ناک یا کان یا مونھ سے کیڑا یا زخم سے کوئی گوشت کا ٹکڑا (جس پر خون یا پیپ کوئی نجس رطوبت قابل سیلان نہ تھی) کٹ کر گرا وُضو نہیں ٹوٹے گا۔[6]

مسئلہ ۱۸ کان میں تیل ڈالا تھا اور ایک دن بعد کان یا ناک سے نکلا وُضو نہ جائے گا یوہیں اگر مونھ سے نکلا جب بھی ناقض نہیں ہاں اگر یہ معلوم ہو کہ دماغ سے اتر کر معدہ میں گیا اور معدہ سے آیا ہے تو وُضو ٹوٹ گیا۔[7]

مسئلہ ۱۹ چھالا نوچ ڈالا اگر اس میں کا پانی بہ گیا وُضو جاتا رہا ورنہ نہیں۔[8]

مسئلہ ۲۰ مونھ سے خون نکلا اگر تھوک پر غالب ہے وُضو توڑ دے گا ورنہ نہیں۔

فائدہ: غلبہ کی شناخت یوں ہے کہ تھوک کا رنگ اگر سرخ ہو جائے تو خون غالب سمجھا جائے اور اگر زرد ہو تو مغلوب۔[9]

مسئلہ ۲۱ جونک یا بڑی کلّی نے خون چوسا اور اتنا پی لیا کہ اگر خود نکلتا تو بہ جاتا وُضو ٹوٹ گیا ورنہ نہیں۔[10]

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب: نواقض الوضوء، ج۱، ص۲۸۶.

2 ...... "الفتاوى الرضوية"، ج۱، ص۲۸۰.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الخامس، ج۱، ص۱۱.
و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، نواقض الوضوء، ج۱، ص۲۸۶، و "الفتاوى الرضوية"، ج۱، ص۲۸۱.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، المرجع السابق.

5 ...... المرجع السابق، ص۱۰.

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطهارة، ج۱، ص۲۸۸.

7 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الخامس، ج۱، ص۱۰.

8 ...... المرجع السابق، ص۱۱.

9 ...... المرجع السابق.

10 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الخامس، ج۱، ص۱۱.
و "الدرالمختار"، كتاب الطهارة، ج۱، ص۲۹۲.

مسئلہ ۲۲ اگر چھوٹی کلّی یا جُوں یا کھٹمل، مچھر، مکھی، پِسّو نے خون چُوسا تو وُضو نہیں جائے گا۔ (1)

مسئلہ ۲۳ ناک صاف کی اس میں سے جما ہوا خون نکلا وُضو نہیں ٹوٹا۔ (2)

مسئلہ ۲۴ نارو (3) سے رطوبت بہے وُضو جاتا رہے گا اور ڈورا نکلا تو وُضو باقی ہے۔ (4)

مسئلہ ۲۵ اندھے کی آنکھ سے جو رطوبت بوجہ مرض نکلتی ہے ناقضِ وُضو ہے۔ (5)

مسئلہ ۲۶ مونھ بھر قے کھانے یا پانی یا صفرا (6) کی وُضو توڑ دیتی ہے۔ (7)

فائدہ: مونھ بھر کے یہ معنے ہیں کہ اسے بے تکلف نہ روک سکتا ہو۔ (8)

مسئلہ ۲۷ بلغم کی قے وُضو نہیں توڑتی جتنی بھی ہو۔ (9)

مسئلہ ۲۸ بہتے خون کی قے وُضو توڑ دیتی ہے جب تھوک سے مغلوب نہ ہو اور جما ہوا خون ہے تو وُضو نہیں جائے گا جب تک مونھ بھر نہ ہو۔ (10)

مسئلہ ۲۹ پانی پیا اور معدے میں اُتر گیا، اب وہی پانی صاف شفاف قے میں آیا اگر مونھ بھر ہے وُضو ٹوٹ گیا اور وہ پانی نجس ہے اور اگر سینہ تک پہنچا تھا کہ اچھو (11) لگا اور نکل آیا تو نہ وہ ناپاک ہے نہ اس سے وُضو جائے۔ (12)

مسئلہ ۳۰ اگر تھوڑی تھوڑی چند بار قے آئی کہ اس کا مجموعہ مونھ بھر ہے تو اگر ایک ہی متلی سے ہے تو وُضو توڑ دے گی اور اگر متلی جاتی رہی اور اس کا کوئی اثر نہ رہا پھر نئے سرے سے متلی شروع ہوئی اور قے آئی اور دونوں مرتبہ کی علٰحدہ علٰحدہ مونھ

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الخامس، ج ١، ص ١١.
و "الدرالمختار"، كتاب الطهارة، ج ١، ص ٢٩٢.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الخامس، ج ١، ص ١١.

3 ...... ایک مرض کا نام جس میں آدمی کے بدن پر دانے ہو کر ان میں سے دھاگہ سا نکلا کرتا ہے۔

4 ...... "الفتاوى الرضوية"، ج ١، ص ٢٧٥-٢٧٦.

5 ...... المرجع السابق، ص ٢٧١.

6 ...... پیلے رنگ کا کڑوا پانی۔

7 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الخامس، ج ١، ص ١١.

8 ...... المرجع السابق. 9 ...... المرجع السابق.

10 ...... المرجع السابق و"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب: نواقض الوضوء، ج ١، ص ٢٩١.

11 ...... کھانسی جو سانس کی نالی میں پانی وغیرہ جانے سے آنے لگتی ہے۔

12 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الخامس، ج ١، ص ١١.
والبحرالرائق، كتاب الطهارة، ج ١، ص ٦٧.

بھر نہیں مگر دونوں جمع کی جائیں تو مونھ بھر ہو جائے تو یہ ناقضِ وُضو نہیں، پھر اگر ایک ہی مجلس میں ہے تو وُضو کر لینا بہتر ہے۔ (1)

مسئلہ ۳۱: قے میں صرف کیڑے یا سانپ نکلے وُضو نہ جائے گا اور اگر اس کے ساتھ کچھ رطوبت بھی ہے تو دیکھیں گے مونھ بھر ہے یا نہیں۔ مونھ بھر ہے تو ناقض ہے ورنہ نہیں۔ (2)

مسئلہ ۳۲: سو جانے سے وُضو جاتا رہتا ہے بشرطیکہ دونوں سرین خوب نہ جمے ہوں اور نہ ایسی ہیأت پر سویا ہو جو غافل ہو کر نیند آنے کو مانع ہو مثلاً اکڑوں بیٹھ کر سویا یا چت یا پٹ یا کروٹ پر لیٹ کر یا ایک کُہنی پر تکیہ لگا کر یا بیٹھ کر سویا مگر ایک کروٹ کو جھکا ہوا کہ ایک یا دونوں سرین اٹھے ہوئے ہیں یا ننگی پیٹھ پر سوار ہے اور جانور ڈھال (3) میں اُتر رہا ہے یا دوزانو بیٹھا اور پیٹ رانوں پر رکھا کہ دونوں سرین جمے نہ رہے یا چارزانو ہے اور سر رانوں پر یا پنڈلیوں پر ہے یا جس طرح عورتیں سجدہ کرتی ہیں اسی ہیأت پر سو گیا ان سب صورتوں میں وُضو جاتا رہا اور اگر نماز میں ان صورتوں میں سے کسی صورت پر قصداً سویا تو وُضو بھی گیا، نماز بھی گئی وُضو کر کے سرے سے نیت باندھے اور بلا قصد سویا تو وُضو جاتا رہا نماز نہیں گئی۔ وُضو کر کے جس رکن میں سویا تھا وہاں سے ادا کرے اور از سرِ نو پڑھنا بہتر ہے۔ (4)

مسئلہ ۳۳: دونوں سُرین زمین یا کرسی یا بنچ پر ہیں اور دونوں پاؤں ایک طرف پھیلے ہوئے یا دونوں سرین پر بیٹھا ہے اور گھٹنے کھڑے ہیں اور ہاتھ پنڈلیوں پر محیط ہوں خواہ زمین پر ہوں، دوزانو سیدھا بیٹھا ہو یا چارزانو پالتی مارے یا زین پر سوار ہو یا ننگی پیٹھ پر سوار ہے مگر جانور چڑھائی پر چڑھ رہا ہے یا راستہ ہموار ہے یا کھڑے کھڑے سو گیا یا رکوع کی صورت پر یا مردوں کے سجدہ مسنونہ کی شکل پر تو ان سب صورتوں میں وُضو نہیں جائے گا اور نماز میں اگر یہ صورتیں پیش آئیں تو نہ وُضو جائے نہ نماز، ہاں اگر پورا رکن سوتے ہی میں ادا کیا تو اس کا اعادہ ضروری ہے اور اگر جاگتے میں شروع کیا پھر سو گیا تو اگر جاگتے میں بقدرِ کفایت ادا کر چکا ہے تو وہی کافی ہے ورنہ پورا کر لے۔ (5)

مسئلہ ۳۴: اگر اس شکل پر سویا جس میں وُضو نہیں جاتا اور نیند کے اندر وہ ہیأت پیدا ہو گئی جس سے وُضو جاتا رہتا ہے تو اگر فوراً بلا وقفہ جاگ اٹھا وُضو نہ گیا ورنہ جاتا رہا۔ (6)

مسئلہ ۳۵: گرم تنور کے کنارے پاؤں لٹکائے بیٹھ کر سو گیا تو وُضو کر لینا مناسب ہے۔ (7)

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب في حكم كي الحمصة، ج١، ص٢٩٣.

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، مطلب: نواقض الوضوء، ج١، ص٢٩٠.

3 ...... پستی۔

4 ...... "الفتاوى الرضوية"، ج١، ص٣٦٥-٣٦٧، وغيره.

5 ...... المرجع السابق.

6 ...... "الفتاوى الرضوية"، ج١، ص٣٦٧.

7 ...... المرجع السابق، ص٤٢٥.

مسئلہ ۳۶ بیمار لیٹ کر نماز پڑھتا تھا نیند آگئی وُضو جاتا رہا۔[1]

مسئلہ ۳۷ اُونگھنے یا بیٹھے بیٹھے جھونکے لینے سے وُضو نہیں جاتا۔[2]

مسئلہ ۳۸ جُھوم کر گر پڑا اور فوراً آنکھ کھل گئی وُضو نہ گیا۔[3]

مسئلہ ۳۹ نماز وغیرہ کے انتظار میں بعض مرتبہ نیند کا غلبہ ہوتا ہے اور یہ دفع کرنا چاہتا ہے تو بعض وقت ایسا غافل ہو جاتا ہے کہ اس وقت جو باتیں ہوئیں ان کی اسے بالکل خبر نہیں بلکہ دو تین آواز میں آنکھ کھلی اور اپنے خیال میں یہ سمجھتا ہے کہ سویا نہ تھا اس کے اس خیال کا اعتبار نہیں اگر معتبر شخص کہے کہ تُو غافل تھا، پکارا جواب نہ دیا یا باتیں پوچھی جائیں اور وہ نہ بتا سکے تو اس پر وُضو لازم ہے۔[4]

فائدہ: انبیاء علیہم السلام کا سونا ناقضِ وُضو نہیں ان کی آنکھیں سوتی ہیں دل جاگتے ہیں۔ علاوہ نیند کے اور نواقض سے انبیاء علیہم السلام کا وُضو جاتا ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے، صحیح یہ ہے کہ جاتا رہتا ہے بوجہ ان کی عظمتِ شان کے، نہ بسبب نجاست کے، کہ انکے فضلاتِ شریفہ طیب وطاہر ہیں جن کا کھانا پینا ہمیں حلال اور باعثِ برکت۔[5]

مسئلہ ۴۰ بیہوشی[14] اور جنون[15] اور غشی[16] اور اتنا نشہ[17] کہ چلنے میں پاؤں لڑکھڑائیں ناقضِ وُضو ہیں۔[6]

مسئلہ ۴۱ بالغ[18] کا قہقہہ یعنی اتنی آواز سے ہنسی کہ آس پاس والے سنیں اگر جاگتے میں رکوع سجدہ والی نماز میں ہو وُضو ٹوٹ جائے گا اور نماز فاسد ہوجائے گی۔[7]

مسئلہ ۴۲ اگر نماز کے اندر سوتے میں یا نمازِ جنازہ یا سجدۂ تلاوت میں قہقہہ لگایا تو وُضو نہیں جائے گا وہ نماز یا سجدہ فاسد ہے۔[8]

مسئلہ ۴۳ اور اگر اتنی آواز سے ہنسا کہ خود اس نے سنا، پاس والوں نے نہ سنا تو وُضو نہیں جائے گا نماز جاتی رہے گی۔[9]

---

1 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الخامس، ج۱، ص۱۲.

2 ...... "الفتاوی الرضویة"، ج۱، ص۳٦۷.

3 ...... المرجع السابق. 4 ...... المرجع السابق.

5 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطهارة، مطلب: نوم الأنبياء غير ناقض، ج۱، ص۲۹۸،۵۷٤.

6 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطهارة، ج۱، ص۲۹۹.

7 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطهارة، مطلب: نوم الأنبياء غير ناقض، ج۱، ص۳۰۰.

و "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الخامس، ج۱، ص۱۲.

8 ...... "الفتاوی الهندیة"، المرجع السابق. 9 ...... المرجع السابق.

مسئلہ ۴۴ اگر مسکرایا کہ دانت نکلے آواز بالکل نہیں نکلی تو اس سے نہ نماز جائے نہ وُضو۔ (1)

مسئلہ ۴۵ مباشرتِ[19] فاحشہ یعنی مرد اپنے آلہ کو تندی کی حالت میں عورت کی شرمگاہ یا کسی مرد کی شرمگاہ سے ملائے یا عورت عورت باہم ملائیں بشرطیکہ کوئی شے حائل نہ ہو ناقضِ وُضو ہے۔ (2)

مسئلہ ۴۶ اگر مرد نے اپنے آلہ سے عورت کی شرمگاہ کو مس کیا اور انتشارِ آلہ نہ تھا عورت کا وُضو اس وقت میں بھی جاتا رہے گا اگرچہ مرد کا وُضو نہ جائے گا۔ (3)

مسئلہ ۴۷ بڑا[20] استنجا ڈھیلے سے کرکے وُضو کیا اب یاد آیا کہ پانی سے نہ کیا تھا اگر پانی سے استنجا مسنون طریق پر یعنی پاؤں پھیلا کر سانس کا زور نیچے کو دے کر کرے گا وُضو جاتا رہے گا اور ویسے کرے گا تو نہ جائے گا مگر وُضو کر لینا مناسب ہے۔ (4)

مسئلہ ۴۸ پھڑیا بالکل اچھی ہوگئی اس کا مُردہ پوست باقی ہے جس میں اوپر مونھ اور اندر خلا ہے اگر اس میں پانی بھر گیا پھر دبا کر نکالا تو نہ وُضو جائے نہ وہ پانی ناپاک ہاں اگر اس کے اندر کچھ تری خون وغیرہ کی باقی ہے تو وُضو بھی جاتا رہے گا اور وہ پانی بھی نجس ہے۔ (5)

مسئلہ ۴۹ عوام میں جو مشہور ہے کہ گھٹنا یا اور ستر کھلنے یا اپنا یا پرایا ستر دیکھنے سے وُضو جاتا رہتا ہے محض بے اصل بات ہے۔ ہاں وُضو کے آداب سے ہے کہ ناف سے زانو کے نیچے تک سب ستر چھپا ہو بلکہ استنجے کے بعد فوراً ہی چھپا لینا چاہیے کہ بغیر ضرورت ستر کھلا رہنا منع ہے اور دوسروں کے سامنے ستر کھولنا حرام ہے۔ (6)

متفرق مسائل

جو رطوبت بدنِ انسان سے نکلے اور وُضو نہ توڑے وہ نجس نہیں مثلاً خون کہ بہ کر نہ نکلے یا تھوڑی قے کہ مونھ بھر نہ ہو پاک ہے۔ (7)

---

1 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الخامس، ج١، ص١٢.

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، ج١، ص٣٠٣.

3 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الخامس، ج١، ص١٣.

4 ...... "الفتاوی الرضویة"، ج١، ص٣١٩، وغیرہ.

5 ...... المرجع السابق، ص٣٥٥۔٣٥٦.

6 ...... المرجع السابق، ص٣٥٢.

7 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، ج١، ص٢٩٤.

مسئلہ ۱ خارش یا پھڑیوں میں جب کہ بہنے والی رطوبت نہ ہو بلکہ صرف چپک ہو، کپڑا اس سے بار بار چھو کر اگرچہ کتنا ہی سن جائے، پاک ہے۔[1]

مسئلہ ۲ سوتے میں رال جو مونھ سے گرے، اگرچہ پیٹ سے آئے، اگرچہ بدبودار ہو، پاک ہے۔[2]

مسئلہ ۳ مردے کے مونھ سے جو پانی بہے نجس ہے۔[3]

مسئلہ ۴ آنکھ دُکھتے میں جو آنسو بہتا ہے نجس و ناقضِ وُضو ہے، اس سے اِحتیاط ضروری ہے۔[4]

مسئلہ ۵ شیر خوار بچے نے دودھ ڈال دیا اگر وہ مونھ بھر ہے نجس ہے، درہم سے زیادہ جگہ میں جس چیز کو لگ جائے ناپاک کردے گا لیکن اگر یہ دودھ معدہ سے نہیں آیا بلکہ سینہ تک پہنچ کر پلٹ آیا تو پاک ہے۔[5]

مسئلہ ۶ درمیانِ وُضو میں اگر ریح خارج ہو یا کوئی ایسی بات ہو جس سے وُضو جاتا ہے تو نئے سرے سے پھر وُضو کرے وہ پہلے دُھلے ہوئے بے دُھلے ہو گئے۔[6]

مسئلہ ۷ چُلّو میں پانی لینے کے بعد حدث ہوا وہ پانی بے کار ہو گیا کسی عُضْو کے دھونے میں نہیں کام آسکتا۔[7]

مسئلہ ۸ مونھ سے اتنا خون نکلا کہ تھوک سرخ ہو گیا اگر لوٹے یا کٹورے کو مونھ سے لگا کر کُلّی کو پانی لیا تو لوٹا، کٹورا اور کل پانی نجس ہو جائے گا۔ چُلّو سے پانی لے کر کُلّی کرے اور پھر ہاتھ دھو کر کُلّی کے لیے پانی لے۔[8]

مسئلہ ۹ اگر درمیانِ وُضو میں کسی عُضْو کے دھونے میں شک واقع ہوا اور یہ زندگی کا پہلا واقعہ ہے تو اس کو دھولے اور اگر اکثر شک پڑا کرتا ہے تو اسکی طرف اِلتفات نہ کرے۔ یوہیں اگر بعد وُضو کے شک ہو تو اس کا کچھ خیال نہ کرے۔[9]

1...... "الفتاوى الرضوية"، ج۱، ص۲۸۰.

2...... "الدرالمختار"، كتاب الطهارة،، ج۱، ص۲۹۰.

3...... المرجع السابق.

4...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، ج۱، ص۳۰۵.

اس سے بہت لوگ غافل ہیں اکثر دیکھا گیا کہ کُرتے وغیرہ میں ایسی حالت میں آنکھ پونچھ لیا کرتے ہیں اور اپنے خیال میں اُسے اور آنسو کے مثل سمجھتے ہیں یہ اُن کی غلطی ہے اور ایسا کیا تو کپڑا ناپاک ہو گیا۔ ۱۲ منہ

5...... "الفتاوى الرضوية"، ج۱، ص۳۵٦.

و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، ج۱، ص۲۹۰.

6...... "الفتاوى الرضوية"، ج۱، ص۲۵۵.

7...... المرجع السابق، ص۲۵٦.

8...... المرجع السابق، ص۲۵۷۔۲٦۰.

9...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب في ندب مراعاة الخلاف... إلخ، ج۱، ص۳۰۹.

مسئلہ ۱۰ جو باوضو تھا اب اسے شک ہے کہ وضو ہے یا ٹوٹ گیا تو وضو کرنے کی اسے ضرورت نہیں۔ [1] ہاں کر لینا بہتر ہے جب کہ یہ شُبہہ بطورِ وسوسہ نہ ہوا کرتا ہو اور اگر وسوسہ ہے تو اسے ہرگز نہ مانے، اس صورت میں اِحتِیاط سمجھ کر وضو کرنا اِحتیاط نہیں بلکہ شیطانِ لعین کی اطاعت ہے۔

مسئلہ ۱۱ اور اگر بے وضو تھا اب اسے شک ہے کہ میں نے وضو کیا یا نہیں تو وہ بلا وضو ہے اس کو وضو کرنا ضروری ہے۔ [2]

مسئلہ ۱۲ یہ معلوم ہے کہ وضو کے لیے بیٹھا تھا اور یہ یاد نہیں کہ وضو کیا یا نہیں تو اسے وضو کرنا ضرور نہیں۔ [3]

مسئلہ ۱۳ یہ یاد ہے کہ پاخانہ یا پیشاب کے لیے بیٹھا تھا مگر یہ یاد نہیں کہ پھرا [4] بھی یا نہیں تو اس پر وضو فرض ہے۔ [5]

مسئلہ ۱۴ یہ یاد ہے کہ کوئی عُضْو دھونے سے رہ گیا مگر معلوم نہیں کہ کون عُضْو تھا تو بایاں پاؤں دھولے۔ [6]

مسئلہ ۱۵ میانی میں تری دیکھی مگر یہ نہیں معلوم کہ پانی ہے یا پیشاب تو اگر عُمر کا یہ پہلا واقعہ ہے تو وضو کرلے اور اس جگہ کو دھولے اور اگر بارہا ایسے شبہے پڑتے ہیں تو اس کی طرف توجہ نہ کرے شیطانی وسوسہ ہے۔ [7]

غُسل کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ؕ ﴾ [8]

اگر تم جنب ہو تو خوب پاک ہو جاؤ یعنی غسل کرو۔

اور فرماتا ہے:

﴿ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ ﴾ [9]

یہاں تک کہ وہ حَیض والی عورتیں اچھی طرح پاک ہو جائیں۔

---

1. "الفتاوی الرضویة"، ج۱، ص۷۷۵.
2. "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الطهارة، ج۱، ص۳۱۰.
3. "الفتاوی الرضویة"، ج۱، ص۵۶۰، و"الأشباه والنظائر"، القاعدة الثالثة، الیقین لا یزول بالشك، ص۴۹.
4. یعنی کیا۔
5. "الفتاوی الرضویة"، ج۱، ص۵۶۰، و"الأشباه والنظائر"، ص۴۹.
6. "الدرالمختار"، کتاب الطهارة، ج۱، ص۳۱۰.
7. "الفتاوی الرضویة"، ج۱، ص۷۷۸.
8. پ ۶، المآئدة:۶.
9. پ ۲، البقرة: ۲۲۲.

اور فرماتا ہے:

﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَ لَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِیْ سَبِیْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ؕ ﴾ (1)

اے ایمان والو! نشہ کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ یہاں تک کہ سمجھنے لگو جو کہتے ہو اور نہ حالتِ جنابت میں جب تک غُسل نہ کرلو مگر سفر کی حالت میں کہ وہاں پانی نہ ملے تو بجائے غُسل تیمم ہے۔

حدیث ۱: صحیح بُخاری وصحیح مسلم میں حضرت عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی، ''رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جنابت کا غُسل فرماتے تو ابتدا یوں کرتے کہ پہلے ہاتھ دھوتے، پھر نماز کا سا وضو کرتے، پھر انگلیاں پانی میں ڈال کر ان سے بالوں کی جڑیں تر فرماتے، پھر سر پر تین لپ پانی ڈالتے پھر تمام جلد پر پانی بہاتے۔'' (2)

حدیث ۲: انھیں کتابوں میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے، اُمُّ المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ: ''نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نہانے کے لیے میں نے پانی رکھا اور کپڑے سے پردہ کیا، حضور نے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور ان کو دھویا، پھر پانی ڈال کر ہاتھوں کو دھویا، پھر داہنے ہاتھ سے بائیں پر پانی ڈالا، پھر استنجا فرمایا، پھر ہاتھ زمین پر مار کر مَلا اور دھویا، پھر کُلّی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور مونھ اور ہاتھ دھوئے، پھر سر پر پانی ڈالا اور تمام بدن پر بہایا، پھر اس جگہ سے الگ ہو کر پائے مبارک دھوئے اس کے بعد میں نے (بدن پونچھنے کے لیے) ایک کپڑا دیا تو حضور نے نہ لیا اور ہاتھوں کو جھاڑتے ہوئے تشریف لے گئے۔'' (3)

حدیث ۳: بُخاری ومسلم میں بروایتِ اُمُّ المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مروی، کہ ''انصار کی ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حَیض کے بعد نہانے کا سوال کیا اس کو کیفیت غُسل کی تعلیم فرمائی، پھر فرمایا کہ مُشک آلودہ ایک ٹکڑا لے کر اس سے طہارت کر، عرض کی کیسے اس سے طہارت کروں فرمایا اس سے طہارت کر، عرض کی کیسے طہارت کروں، فرمایا سبحان اللہ اس سے طہارت کر، اُم المؤمنین فرماتی ہیں میں نے اسے اپنی طرف کھینچ کر کہا اس سے خون کے اثر کو صاف کر۔'' (4)

حدیث ۴: امام مسلم نے اُمُّ المؤمنین اُمِّ سَلَمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی فرماتی ہیں: ''میں نے عرض کی

(1)...... پ ٥، النسآء: ٤٣.

(2)...... "صحيح البخاري"، كتاب الغسل، باب الوضوء قبل الغسل، الحديث: ٢٤٨، ج١، ص ١٠٥.

(3)...... "صحيح البخاري"، كتاب الغسل، باب نفض اليدين من الغسل عن الجنابة، الحديث: ٢٧٦، ج١، ص١١٣.

(4)...... "صحيح البخاري"، كتاب الحيض، باب دلك المرأة نفسها إذا ... إلخ، الحديث: ٣١٤، ٣١٥، ج١، ص١٢٦، ١٢٧.

یارسول اللہ! میں اپنے سر کی چوٹی مضبوط گوندھتی ہوں تو کیا غُسلِ جنابت کے لیے اسے کھول ڈالوں؟ فرمایا نہیں تجھ کو صرف یہی کفایت کرتا ہے کہ سر پر تین لپ پانی ڈالے، پھر اپنے اوپر پانی بہالے پاک ہو جائے گی۔'' یعنی جب کہ بالوں کی جڑیں تر ہو جائیں اور اگر اتنی سخت گندھی ہو کہ جڑوں تک پانی نہ پہنچے تو کھولنا فرض ہے۔ [1]

حدیث ۵ ابوداود و ترمذی و ابنِ ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''ہر بال کے نیچے جنابت ہے تو بال دھوؤ اور جلد کو صاف کرو۔'' [2]

حدیث ۶ نیز ابوداود نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جو شخص غُسلِ جنابت میں ایک بال کی جگہ بے دھوئے چھوڑ دے گا اس کے ساتھ آگ سے ایسا ایسا کیا جائے گا۔'' (یعنی عذاب دیا جائے گا) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''اسی وجہ سے میں نے اپنے سر کے ساتھ دشمنی کر لی۔'' تین بار یہی فرمایا (یعنی سر کے بال منڈا ڈالے کہ بالوں کی وجہ سے کوئی جگہ سوکھی نہ رہ جائے)۔ [3]

حدیث ۷ اصحابِ سُنَنِ اَربعہ نے اُمُّ المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی، فرماتی ہیں کہ: ''نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غُسل کے بعد وضو نہیں فرماتے۔'' [4]

حدیث ۸ ابوداود نے حضرت یَعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ: ''رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو میدان میں نہاتے ملاحظہ فرمایا، پھر منبر پر تشریف لے جا کر حمدِ الٰہی وثنا کے بعد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ حیا فرمانے والا اور پردہ پوش ہے، حیا اور پردہ کرنے کو دوست رکھتا ہے، جب تم میں کوئی نہائے تو اسے پردہ کرنا لازم ہے۔'' [5]

حدیث ۹ متعدد کتابوں میں بکثرت صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی، حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جو اللہ اور پچھلے دن (قیامت) پر ایمان لایا حمام میں بغیر تہبند کے نہ جائے اور جو اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لایا اپنی بی بی کو حمام میں نہ بھیجے۔'' [6]

حدیث ۱۰ اُمُّ المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حمام میں جانے کا سوال کیا، فرمایا: ''عورتوں کے لیے حمام میں

---

1 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الحيض، باب حكم ضفائر المغتسلة، الحديث: ٣٣٠، ص١٨١.

2 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الطهارة، باب في الغسل من الجنابة، الحديث: ٢٤٨، ج١، ص١١٧.

3 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الطهارة، باب في الغسل من الجنابة، الحديث: ٢٤٩، ج١، ص١١٧.

4 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الطهارة، باب ماجاء في الوضوء بعد الغسل، الحديث: ١٠٧، ج١، ص١٦١.

5 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الحمّام، باب النهي عن التعري، الحديث: ٤٠١٢، ج٤، ص٥٦.

6 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الأدب، باب ماجاء في دخول الحمام، الحديث: ٢٨١٠، ج٤، ص٣٦٦.

خیر نہیں'' عرض کی ''تہبند باندھ کر جاتی ہیں'' فرمایا: ''اگرچہ تہبند اور کُرتے اور اوڑھنی کے ساتھ جائیں۔'' (1)

حدیث ۱۱: صحیح بُخاری و مسلم میں روایت ہے کہ اُمُّ المؤمنین اُمِّ سَلَمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ: ''ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی، یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے سے حیا نہیں فرماتا تو کیا جب عورت کو اِحتِلام ہو تو اس پر نہانا ہے؟ فرمایا: ''ہاں! جب کہ پانی (منی) دیکھے۔'' اُم سَلَمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مونھ ڈھانک لیا اور عرض کی، یارسول اللہ! کیا عورت کو اِحتِلام ہوتا ہے؟ فرمایا: ''ہاں! ایسا نہ ہو تو کس وجہ سے بچہ ماں کے مشابہ ہوتا ہے۔'' (2)

فائدہ: اُمہاتُ المومنین کو اللہ عزوجل نے حاضریٔ خدمت سے پیشتر بھی اِحتِلام سے محفوظ رکھا تھا۔ اس لیے کہ اِحتِلام میں شیطان کی مُداخلت ہے اور شیطانی مداخلتوں سے ازواجِ مطہرات پاک ہیں اسی لیے ان کو حضرت اُمِّ سلیم کے اس سوال کا تعجب ہوا۔

حدیث ۱۲: ابوداود و ترمذی، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال ہوا کہ مرد تری پائے اور اِحتِلام یاد نہ ہو فرمایا: ''غُسل کرے'' اور اس شخص کے بارے میں سوال ہوا کہ خواب کا یقین ہے اور تری (اثر) نہیں پاتا فرمایا: ''اس پر غُسل نہیں۔'' ام سلیم نے عرض کی عورت اس کو دیکھے تو اس پر غُسل ہے؟ فرمایا: ''ہاں! عورتیں مردوں کی مثل ہیں۔'' (3)

حدیث ۱۳: تِرمذی میں انھیں سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جب مرد کے ختنہ کی جگہ (حشفہ) عورت کے مقام میں غائب ہو جائے غُسل واجب ہو جائے گا۔'' (4)

حدیث ۱۴: صحیح بُخاری و مسلم میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ ان کو رات میں نہانے کی ضرورت ہو جاتی ہے۔ فرمایا: ''وُضو کرلو اور عضوِ تناسُل کو دھولو پھر سو رہو۔'' (5)

حدیث ۱۵: صحیحین میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی، فرماتی ہیں: ''نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جنب ہوتے اور

---

1 ...... "المعجم الأوسط" للطبراني، باب الباء، الحديث: ٣٢٨٦، ج٢، ص ٢٧٩.

2 ...... "صحيح البخاري"، كتاب العلم، باب الحياء في العلم، الحديث: ١٣٠، ج١، ص ٦٨.

3 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الطهارة، باب في الرجل يجد البلة في منامه، الحديث: ٢٣٦، ج١، ص ١١٢.

4 ...... "جا مع الترمذي"، أبواب الطهارة، باب ماجاء إذا التقى الختانا ن وحب الغسل، الحديث: ١٠٩، ج١، ص ١٦٢.

5 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الغسل، باب الحنب يتوضأثم ينام، الحديث: ٢٩٠، ج١، ص ١١٨.

کھانے یا سونے کا ارادہ فرماتے تو نماز کا ساوُضو فرماتے۔'' (1)

حدیث ۱۶ مسلم میں ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جب تم میں کوئی اپنی بی بی کے پاس جا کر دوبارہ جانا چاہے تو وُضو کرلے۔'' (2)

حدیث ۱۷ ترمذی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ حَیض والی اور جنب قرآن میں سے کچھ نہ پڑھیں۔'' (3)

حدیث ۱۸ ابو داود نے اُمّ المُومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان گھروں کا رُخ مسجد سے پھیر دو کہ میں مسجد کو حائض اور جنب کے لیے حلال نہیں کرتا۔'' (4)

حدیث ۱۹ ابوداود نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ: ''ملائکہ اس گھر میں نہیں جاتے جس گھر میں تصویر اور کُتّا اور جنب ہو۔'' (5)

حدیث ۲۰ ابوداود عمّار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''فرشتے تین شخصوں سے قریب نہیں ہوتے، (۱) کافر کا مردہ، اور (۲) خلوق (6) میں لتھڑا ہوا، اور (۳) جنب مگر یہ کہ وُضو کرلے۔'' (7)

حدیث ۲۱ اِمام مالِک نے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو خط عمرو بن حزم کو لکھا تھا اس میں یہ تھا کہ قرآن نہ چھوئے مگر پاک شخص۔ (8)

حدیث ۲۲ امام بُخاری و امام مسلم نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو جُمعہ کو آئے اسے چاہیے کہ نہالے۔'' (9)

---

1 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الحيض، باب جواز نوم الجنب... إلخ، الحديث: ٣٠٥، ص١٧٢.

2 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الحيض، باب جواز نوم الجنب... إلخ، الحديث: ٣٠٨، ص١٧٤.

3 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الطهارة، باب ماجاء في الجنب والحائض... إلخ، الحديث: ١٣١، ج١، ص١٨٢.

4 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الطهارة، باب في الجنب يدخل المسجد، الحديث: ٢٣٢، ج١، ص١١١.

5 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الطهارة، باب الجنب يؤخر الغسل، الحديث: ٢٢٧، ج١، ص١٠٩.

6 ...... ایک قسم کی خوشبو زعفران سے بنائی جاتی ہے جو مردوں پر حرام ہے۔۱۲

7 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الترجل، باب في الخلوق للرجال، الحديث: ٤١٨٠، ج٤، ص ١٠٩.

8 ...... "المؤطأ" لإمام مالك، كتاب القرآن، باب الأمر بالوضوء لمن مسّ القرآن، الحديث: ٤٧٨، ج١، ص١٩١.

9 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الجمعة، باب هل على من لم يشهد الجمعة غسل من النساء والصبيان وغيرهم، الحديث: ٨٩٤، ج١، ص٣٠٩.

غُسل کے مسائل

غُسل کے فرض ہونے کے اسباب بعد میں لکھے جائیں گے، پہلے غُسل کی حقیقت بیان کی جاتی ہے۔ غُسل کے تین جز ہیں اگر ان میں ایک میں بھی کمی ہوئی غُسل نہ ہوگا، چاہے یوں کہو کہ غُسل میں تین فرض ہیں۔

(۱) کُلّی: کہ مونھ کے ہر پُرزے گوشے ہونٹ سے حَلْق کی جڑ تک ہر جگہ پانی بہ جائے۔ اکثر لوگ یہ جانتے ہیں کہ تھوڑا سا پانی مونھ میں لے کر اُگل دینے کو کُلّی کہتے ہیں اگرچہ زبان کی جڑ اور حَلْق کے کنارے تک نہ پہنچے یوں غُسل نہ ہو گا، نہ اس طرح نہانے کے بعد نماز جائز بلکہ فرض ہے کہ داڑھوں کے پیچھے، گالوں کی تہ میں، دانتوں کی جڑ اور کھڑکیوں میں، زبان کی ہر کروٹ میں، حَلْق کے کنارے تک پانی بہے۔[1]

مسئلہ ۱: دانتوں کی جڑوں یا کھڑکیوں میں کوئی ایسی چیز جو پانی بہنے سے روکے، جمی ہو تو اُس کا چُھڑانا ضروری ہے اگر چھڑانے میں ضرر اور حَرَج نہ ہو جیسے چھالیا کے دانے، گوشت کے ریشے اور اگر چھڑانے میں ضرر اور حَرَج ہو جیسے بہت پان کھانے سے دانتوں کی جڑوں میں چونا جم جاتا ہے یا عورتوں کے دانتوں میں مسی کی ریخیں کہ ان کے چھیلنے میں دانتوں یا مسوڑوں کی مضرّت کا اندیشہ ہے تو معاف ہے۔[2]

مسئلہ ۲: یوں ہی ہلتا ہوا دانت تار سے یا اُکھڑا ہوا دانت کسی مسالے وغیرہ سے جمایا گیا اور پانی تار یا مسالے کے نیچے نہ پہنچے تو معاف ہے یا کھانے یا پان کے ریزے دانت میں رہ گئے کہ اس کی نگہداشت میں حَرَج ہے۔ ہاں بعد معلوم ہونے کے اس کو جدا کرنا اور دھونا ضروری ہے جب کہ پانی پہنچنے سے مانع ہوں۔[3]

(۲) ناک میں پانی ڈالنا یعنی دونوں نتھنوں کا جہاں تک نَرم جگہ ہے دھلنا کہ پانی کو سُونگھ کر اوپر چڑھائے، بال برابر جگہ بھی دھلنے سے رہ نہ جائے ورنہ غُسل نہ ہوگا۔ ناک کے اندر رینٹھ سُوکھ گئی ہے تو اس کا چُھڑانا فرض ہے۔ نیز ناک کے بالوں کا دھونا بھی فرض ہے۔[4]

---

1. "الفتاوی الرضویة"، ج۱، ص۴۳۹، ۴۴۰.
2. "الفتاوی الرضویة"، ج۱، ص۴۴۰، ۴۴۱.
3. "الفتاوی الرضویة"، ج۱، ص۴۵۲، ۴۵۳. وغیرہ
4. "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطھارة، مطلب في أبحاث الغسل، ج۱، ص۳۱۲. و"الفتاوی الرضویة"، ج۱، ص۴۴۲، ۴۴۳.

مسئلہ ۳: بلاق کا سوراخ اگر بند نہ ہو تو اس میں پانی پہنچانا ضروری ہے، پھر اگر تنگ ہے تو حرکت دینا ضروری ہے ورنہ نہیں۔[1]

(۳) تمام ظاہر بدن یعنی سر کے بالوں سے پاؤں کے تلووں تک جسم کے ہر پُرزے ہر رُونگٹے پر پانی بہ جانا، اکثر عوام بلکہ بعض پڑھے لکھے یہ کرتے ہیں کہ سر پر پانی ڈال کر بدن پر ہاتھ پھیر لیتے ہیں اور سمجھے کہ غُسل ہو گیا حالانکہ بعض اعضا ایسے ہیں کہ جب تک ان کی خاص طور پر احتیاط نہ کی جائے نہیں دھلیں گے اور غُسل نہ ہوگا[2]، لہٰذا بالتفصیل بیان کیا جاتا ہے۔ اعضائے وُضو میں جو مواضعِ احتیاط ہیں ہر عُضْو کے بیان میں ان کا ذکر کر دیا گیا ان کا یہاں بھی لحاظ ضروری ہے اور ان کے علاوہ خاص غُسل کے ضروریات یہ ہیں۔

(۱) سر کے بال گندھے نہ ہوں تو ہر بال پر جڑ سے نوک تک پانی بہنا اور گندھے ہوں تو مرد پر فرض ہے کہ ان کو کھول کر جڑ سے نوک تک پانی بہائے اور عورت پر صرف جڑ تر کر لینا ضروری ہے کھولنا ضروری نہیں، ہاں اگر چوٹی اتنی سخت گندھی ہو کہ بے کھولے جڑیں تر نہ ہوں گی تو کھولنا ضروری ہے۔

(۲) کانوں میں بالی وغیرہ زیوروں کے سوراخ کا وہی حکم ہے جو ناک میں نَتھ کے سوراخ کا حکم وُضو میں بیان ہوا۔

(۳) بَھووں اور مونچھوں اور داڑھی کے بال کا جڑ سے نوک تک اور ان کے نیچے کی کھال کا دُھلنا۔

(۴) کان کا ہر پرزہ اور اس کے سوراخ کا مونھ۔

(۵) کانوں کے پیچھے کے بال ہٹا کر پانی بہائے۔

(۶) ٹھوڑی اور گلے کا جوڑ کہ بے مونھ اٹھائے نہ دھلے گا۔

(۷) بغلیں بے ہاتھ اٹھائے نہ دھلیں گی۔

(۸) بازو کا ہر پہلو۔

(۹) پیٹھ کا ہر ذرہ۔

(۱۰) پیٹ کی بلٹیں اٹھا کر دھوئیں۔

(۱۱) ناف کو انگلی ڈال کر دھوئیں جب کہ پانی بہنے میں شک ہو۔

(۱۲) جسم کا ہر رُونگٹا جڑ سے نوک تک۔

---

1 ...... "الفتاوی الرضویة"، ج۱، ص٤٤٥.

2 ...... المرجع السابق ص٤٤٣.

(۱۳) ران اور پیڑو [1] کا جوڑ۔

(۱۴) ران اور پنڈلی کا جوڑ جب بیٹھ کر نہائیں۔

(۱۵) دونوں سُرین کے ملنے کی جگہ خُصُوصاً جب کھڑے ہو کر نہائیں۔

(۱۶) رانوں کی گولائی (۱۷) پنڈلیوں کی کروٹیں (۱۸) ذکر وانثیین [2] کے ملنے کی سطحیں بے جدا کیے نہ دھلیں گی۔

(۱۹) انثیین کی سطحِ زیریں جوڑ تک (۲۰) انثیین کے نیچے کی جگہ جڑ تک (۲۱) جس کا ختنہ نہ ہوا ہو تو اگر کھال چڑھ سکتی ہو تو چڑھا کر دھوئے اور کھال کے اندر پانی چڑھائے۔ عورتوں پر خاص یہ احتیاطیں ضروری ہیں۔ (۲۲) ڈھلکی ہوئی پستان کو اٹھا کر دھونا (۲۳) پستان وشکم کے جوڑ کی تحریر (۲۴) فرجِ خارج [3] کا ہر گوشہ ہر ٹکڑا نیچے اوپر خیال سے دھویا جائے، ہاں فرجِ داخل [4] میں انگلی ڈال کر دھونا واجب نہیں مستحب ہے۔ [5] یوہیں اگر حَیض ونِفاس سے فارغ ہو کر غُسل کرتی ہے تو ایک پرانے کپڑے سے فرجِ داخل کے اندر سے خون کا اثر صاف کر لینا مستحب ہے۔ (۲۵) ماتھے پر افشاں چنی ہو تو چُھڑانا ضروری ہے۔

مسئلہ ۴: بال میں گرہ پڑ جائے تو گرہ کھول کر اس پر پانی بہانا ضروری نہیں۔ [6]

مسئلہ ۵: کسی زخم پر پٹی وغیرہ بندھی ہو کہ اس کے کھولنے میں ضرر یا حَرَج ہو، یا کسی جگہ مرض یا درد کے سبب پانی بہنا ضرر کرے گا تو اس پورے عُضْو کو مسح کریں اور نہ ہو سکے تو پٹی پر مسح کافی ہے اور پٹی مَوضَعِ حاجت سے زِیادہ نہ رکھی جائے ورنہ مسح کافی نہ ہوگا اور اگر پٹی مَوضَعِ حاجت ہی پر بندھی ہے مثلاً بازو پر ایک طرف زخم ہے اور پٹی باندھنے کے لیے بازو کی اتنی ساری گولائی پر ہونا اس کا ضرور ہے تو اس کے نیچے بدن کا وہ حصہ بھی آئے گا جسے پانی ضرر نہیں کرتا، تو اگر کھولنا ممکن ہو کھول کر اس حصہ کا دھونا فرض ہے اور اگر ناممکن ہو اگرچہ یوہیں کہ کھول کر پھر ویسی نہ باندھ سکے گا اور اس میں ضرر کا اندیشہ ہے تو ساری پٹی پر مسح کرلے کافی ہے، بدن کا وہ اچھا حصہ بھی دھونے سے معاف ہو جائے گا۔

مسئلہ ۶: زکام یا آشوبِ چشم وغیرہ ہو اور یہ گمانِ صحیح ہو کہ سر سے نہانے میں مرض میں زیادتی یا اور امراض پیدا ہو جائیں گے تو کُلّی کرے، ناک میں پانی ڈالے اور گردن سے نہالے اور سر کے ہر ذرّہ پر بھیگا ہاتھ پھیر لے غُسل ہو جائے گا،

---

1 ...... پیڑو یعنی ناف سے نیچے کا حصہ۔

2 ...... انثیین یعنی خصیے۔ فوطے۔

3 ...... عورت کی شرمگاہ کا بیرونی حصہ۔

4 ...... شرمگاہ کا اندرونی حصہ۔

5 ...... "الفتاوی الرضویة"، ج۱، ص۴۴۸، ۴۵۰.

6 ...... "الفتاوی الرضویة"، ج۱، ص۴۵۲.

بعد صحت سر دھوڈالے باقی غُسل کے اعادہ کی حاجت نہیں۔[1]

مسئلہ ۷: پکانے والے کے ناخن میں آٹا، لکھنے والے کے ناخن وغیرہ پر سیاہی کا جرم، عام لوگوں کے لیے مکّھی مچھر کی بیٹ اگر لگی ہو تو غُسل ہو جائیگا۔ ہاں بعد معلوم ہونے کے جدا کرنا اور اس جگہ کو دھونا ضروری ہے پہلے جو نماز پڑھی ہوگئی۔[2]

غُسل کی سنتیں[3]

(۱) غُسل کی نیّت کر کے پہلے

(۲) دونوں ہاتھ گٹوں تک تین مرتبہ دھوئے پھر

(۳) استنجے کی جگہ دھوئے خواہ نَجاست ہو یا نہ ہو پھر

(۴) بدن پر جہاں کہیں نَجاست ہو اس کو دور کرے پھر

(۵) نماز کا سا وُضو کرے مگر پاؤں نہ دھوئے، ہاں اگر چوکی یا تختے یا پتھر پر نہائے تو پاؤں بھی دھولے پھر

(۶) بدن پر تیل کی طرح پانی چُپڑ لے خصوصاً جاڑے میں پھر

(۷) تین مرتبہ دہنے مونڈھے پر پانی بہائے پھر

(۸) بائیں مونڈھے پر تین بار پھر

(۹) سر پر اور تمام بدن پر تین بار پھر

(۱۰) جائے غُسل سے الگ ہو جائے، اگر وضو کرنے میں پاؤں نہیں دھوئے تھے تو اب دھولے اور

(۱۱) نہانے میں قبلہ رُخ نہ ہو اور

(۱۲) تمام بدن پر ہاتھ پھیرے اور

(۱۳) ملے اور

(۱۴) ایسی جگہ نہائے کہ کوئی نہ دیکھے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو ناف سے گھٹنے تک کے اعضا کا سِتر تو ضروری ہے، اگر اتنا

---

1 ...... "الفتاوى الرضوية"، ج١، ص٤٥٦، ٤٦١.

2 ...... "الفتاوى الرضوية"، ج١، ص٤٥٥.

3 ...... لفظ پھر کے ساتھ جس سنت کا بیان ہوا اُس میں وہ شے فی نفسہ بھی سنت ہے اور اُس کا ترتیب کے ساتھ ہونا بھی تو اگر کسی نے خلافِ ترتیب کیا مثلاً پہلے بائیں مونڈھے پر پانی بہایا پھر داہنے پر تو سنت ترتیب ادا نہ ہوئی۔ ۱۲ منہ

بھی ممکن نہ ہو تو تیمّم کرے مگر یہ احتمال بہت بعید ہے اور

(۱۵) کسی قسم کا کلام نہ کرے۔

(۱۶) نہ کوئی دعا پڑھے۔ بعد نہانے کے رومال سے بدن پونچھ ڈالے تو حَرَج نہیں۔ (1)

مسئلہ ۱: اگر غُسل خانہ کی چھت نہ ہو یا ننگے بدن نہائے بشرطیکہ مَوضَعِ اِحْتِیاط ہو تو کوئی حَرَج نہیں۔ ہاں عورتوں کو بہت زِیادہ اِحْتِیاط کی ضرورت ہے اور عورتوں کو بیٹھ کر نہانا بہتر ہے۔ بعد نہانے کے فوراً کپڑے پہن لے اور وُضو کے سُنَن و مستحبات، غُسل کے لیے سُنَن و مستحبات ہیں مگر سِتْر کُھلا ہو تو قِبلہ کو مونھ کرنا نہ چاہیے اور تہبند باندھے ہو تو حَرَج نہیں۔

مسئلہ ۲: اگر بہتے پانی مثلاً دریا یا نہر میں نہایا تو تھوڑی دیر اس میں رکنے سے تین بار دھونے اور ترتیب اور وُضو یہ سب سنّتیں ادا ہو گئیں، اس کی بھی ضرورت نہیں کہ اعضا کو تین بار حرکت دے اور تالاب وغیرہ ٹھہرے پانی میں نہایا تو اعضا کو تین بار حرکت دینے یا جگہ بدلنے سے تَثْلِیث یعنی تین بار دھونے کی سنّت ادا ہو جائے گی۔ مینھ میں کھڑا ہو گیا تو یہ بہتے پانی میں کھڑے ہونے کے حکم میں ہے۔ بہتے پانی میں وُضو کیا تو وہی تھوڑی دیر اس میں عُضْو کو رہنے دینا اور ٹھہرے پانی میں حرکت دینا تین بار دھونے کے قائم مقام ہے۔ (2)

مسئلہ ۳: سب کے لیے غُسل یا وُضو میں پانی کی ایک مقدار مُعَیَّن نہیں (3)، جس طرح عوام میں مشہور ہے محض باطل ہے ایک لمبا چوڑا، دوسرا دبلا پتلا، ایک کے تمام اعضا پر بال، دوسرے کا بدن صاف، ایک گھنی داڑھی والا، دوسرا بے ریش، ایک کے سر پر بڑے بڑے بال، دوسرے کا سر منڈا، وعلٰی ھذا القیاس سب کے لیے ایک مقدار کیسے ممکن ہے۔

مسئلہ ۴: عورت کو حمام میں جانا مکروہ ہے اور مرد جا سکتا ہے مگر سِتْر کا لحاظ ضروری ہے۔ لوگوں کے سامنے سِتْر کھول کر نہانا حرام ہے۔

مسئلہ ۵: بغیر ضرورت صبح تڑکے حمام کو نہ جائے کہ ایک مخفی امر لوگوں پر ظاہر کرنا ہے۔ (4)

---

(1) ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثاني، ج١، ص١٤.
و "تنوير الأبصار" و "الدرالمختار"، كتاب الطهارة، ج١، ص٣١٩، ٣٢٥.

(2) ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب: سنن الغسل، ج١، ص٣٢٠.

(3) ...... "الفتاوى الرضوية"، ج١، ص٦٢٦، ٦٢٧.

(4) ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، فصل الاستنجاء، مطلب في الفرق بين الاستبراء... إلخ، ج١، ص٦٢٢.

غُسل کن چیزوں سے فرض ہوتا ھے

(۱) مَنی کا اپنی جگہ سے شَہوت کے ساتھ جدا ہو کر عُضْو سے نکلنا سببِ فرضیتِ غُسل ہے۔[1]

مسئلہ ۱: اگر شَہوت کے ساتھ اپنی جگہ سے جدا نہ ہوئی بلکہ بوجھ اٹھانے یا بلندی سے گرنے کے سبب نکلی تو غُسل واجب نہیں ہاں وُضو جاتا رہے گا۔[2]

مسئلہ ۲: اگر اپنے ظَرف سے شَہوت کے ساتھ جدا ہوئی مگر اس شخص نے اپنے آلہ کو زور سے پکڑ لیا کہ باہر نہ ہوسکی، پھر جب شَہوت جاتی رہی چھوڑ دیا اب مَنی باہر ہوئی تو اگرچہ باہر نکلنا شَہوت سے نہ ہوا مگر چونکہ اپنی جگہ سے شَہوت کے ساتھ جدا ہوئی لہٰذا غُسل واجب ہوا اسی پر عمل ہے۔[3]

مسئلہ ۳: اگر مَنی کچھ نکلی اور قبل پیشاب کرنے یا سونے یا چالیس قدم چلنے کے نہالیا اور نماز پڑھ لی اب بقیہ مَنی خارِج ہوئی تو غُسل کرے کہ یہ اسی مَنی کا حصہ ہے جو اپنے مَحل سے شَہوت کے ساتھ جدا ہوئی تھی اور پہلے جو نماز پڑھی تھی ہوگئی اس کے اعادہ کی حاجت نہیں اور اگر چالیس قدم چلنے یا پیشاب کرنے یا سونے کے بعد غُسل کیا پھر مَنی بلا شَہوت نکلی تو غُسل ضروری نہیں اور یہ پہلی کا بقیہ نہیں کہی جائے گی۔[4]

مسئلہ ۴: اگر مَنی پتلی پڑ گئی کہ پیشاب کے وقت یا ویسے ہی کچھ قطرے بلا شَہوت نکل آئیں تو غُسل واجب نہیں البتہ وُضو ٹوٹ جائے گا۔

(۲) اِحْتِلام یعنی سوتے سے اٹھا اور بدن یا کپڑے پر تری پائی اور اس تری کے مَنی یا مَذی ہونے کا یقین یا احتمال ہو تو غُسل واجب ہے اگرچہ خواب یاد نہ ہو اور اگر یقین ہے کہ یہ نہ مَنی ہے نہ مَذی بلکہ پسینہ یا پیشاب یا وَدی یا کچھ اور ہے تو اگرچہ اِحْتِلام یاد ہو اور لذّتِ اِنزال خیال میں ہو غُسل واجب نہیں اور اگر مَنی نہ ہونے پر یقین کرتا ہے اور مَذی کا شک ہے تو اگر خواب میں اِحْتِلام ہونا یاد نہیں تو غُسل نہیں ورنہ ہے۔[5]

مسئلہ ۵: اگر اِحْتِلام یاد ہے مگر اس کا کوئی اثر کپڑے وغیرہ پر نہیں غُسل واجب نہیں۔[6]

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطهارة، أركان الوضوء اربعة، ج١، ص٣٢٥.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الخامس، ج١، ص١٠.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث، ج١، ص١٤، وغيره.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث، ج١، ص١٤-١٥.

6 ...... المرجع السابق، ص١٥.

مسئلہ ۶: اگر سونے سے پہلے شہوت تھی آلہ قائم تھا اب جاگا اور اس کا اثر پایا اور مذی ہونا غالب گمان ہے اور اِحْتِلام یاد نہیں تو غُسل واجب نہیں، جب تک اس کے مَنی ہونے کا ظن غالب نہ ہو اور اگر سونے سے پہلے شہوت ہی نہ تھی یا تھی مگر سونے سے قبل دب چکی تھی اور جو خارج ہوا تھا صاف کر چکا تھا تو مَنی کے ظنِ غالب کی ضرورت نہیں بلکہ محض احتمالِ مَنی سے غُسل واجب ہو جائے گا۔ یہ مسئلہ کثیرُ الوُقوع ہے اور لوگ اس سے غافل ہیں۔ اس کا خیال ضرور چاہیے۔[1]

مسئلہ ۷: بیماری وغیرہ سے غش آیا یا نشہ میں بیہوش ہوا، ہوش آنے کے بعد کپڑے یا بدن پر مذی ملی تو وُضو واجب ہو گا، غُسل نہیں اور سونے کے بعد ایسا دیکھے تو غُسل واجب مگر اسی شرط پر کہ سونے سے پہلے شہوت نہ تھی۔[2]

مسئلہ ۸: کسی کو خواب ہوا اور مَنی باہر نہ نکلی تھی کہ آنکھ کھل گئی اور آلہ کو پکڑ لیا کہ مَنی باہر نہ ہو، پھر جب سُستی جاتی رہی چھوڑ دیا اب نکلی تو غُسل واجب ہو گیا۔[3]

مسئلہ ۹: نماز میں شہوت تھی اور مَنی اُترتی ہوئی معلوم ہوئی مگر ابھی باہر نہ نکلی تھی کہ نماز پوری کر لی، اب خارج ہوئی تو غُسل واجب ہو گا مگر نماز ہو گئی۔[4]

مسئلہ ۱۰: کھڑے یا بیٹھے یا چلتے ہوئے سو گیا، آنکھ کھلی تو مذی پائی غُسل واجب ہے۔[5]

مسئلہ ۱۱: رات کو اِحْتِلام ہوا جاگا تو کوئی اثر نہ پایا، وُضو کر کے نماز پڑھ لی اب اس کے بعد مَنی نکلی، غُسل اب واجب ہوا اور وہ نماز ہو گئی۔[6]

مسئلہ ۱۲: عورت کو خواب ہوا تو جب تک مَنی فرجِ داخل سے نہ نکلے غُسل واجب نہیں۔[7]

مسئلہ ۱۳: مرد و عورت ایک چارپائی پر سوئے، بعد بیداری بستر پر مَنی پائی گئی اور ان میں ہر ایک اِحْتِلام کا منکر ہے، احتیاط یہ ہے کہ بہر حال دونوں غُسل کریں اور یہی صحیح ہے۔[8]

مسئلہ ۱۴: لڑکے کا بُلوغ اِحْتِلام کے ساتھ ہوا اس پر غُسل واجب ہے۔[9]

---

1 ...... المرجع السابق، و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب في تحرير الصاع... إلخ، ج١، ص٣٣١، ٣٣٣.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث، ج١، ص١٥.

3 ...... "الفتاوى الرضوية"، ج١، ص٥١٧.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث، ج١، ص١٥.

5 ...... المرجع السابق. 6 ...... المرجع السابق. 7 ...... المرجع السابق.

8 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب في تحرير الصاع... إلخ، ج١، ص٣٣٣.

9 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث، ج١، ص١٦.

(۳) حَشفہ یعنی سرِ ذَکر کا عورت کے آگے یا پیچھے یا مرد کے پیچھے داخل ہونا دونوں پر غُسل واجب کرتا ہے، شَہوت کے ساتھ ہو یا بغیر شہوت، اِنزال ہو یا نہ ہو بشرطیکہ دونوں مکلف ہوں اور اگر ایک بالغ ہے تو اس بالغ پر فرض ہے اور نابالغ پر اگرچہ غُسل فرض نہیں مگر غُسل کا حکم دیا جائے گا، مثلاً مرد بالغ ہے اور لڑکی نابالغ تو مرد پر فرض ہے اور لڑکی نابالغہ کو بھی نہانے کا حکم ہے اور لڑکا نابالغ ہے اور عورت بالغہ ہے تو عورت پر فرض ہے اور لڑکے کو بھی حکم دیا جائے گا۔ (1)

مسئلہ ۱۵ اگر حَشفہ کاٹ ڈالا ہو تو باقی عضوِ تناسل میں کا اگر حَشفہ کی قدر داخل ہو گیا جب بھی وہی حکم ہے جو حَشفہ داخل ہونے کا ہے۔ (2)

مسئلہ ۱۶ اگر چوپایہ یا مردہ یا ایسی چھوٹی لڑکی سے جس کی مثل سے صحبت نہ کی جا سکتی ہو، وطی کی تو جب تک اِنزال نہ ہو غُسل واجب نہیں۔ (3)

مسئلہ ۱۷ عورت کی ران میں جماع کیا اور اِنزال کے بعد مَنی فرج میں گئی یا کوآری سے جماع کیا اور اِنزال بھی ہو گیا مگر بکارت زائل نہ ہوئی تو عورت پر غُسل واجب نہیں۔ ہاں اگر عورت کے حمل رہ جائے تو اب غُسل واجب ہونے کا حکم دیا جائے گا اور وقتِ مُجامعت سے جب تک غُسل نہیں کیا ہے تمام نمازوں کا اعادہ کرے۔ (4)

مسئلہ ۱۸ عورت نے اپنی فرج میں انگلی یا جانور یا مردے کا ذَکر یا کوئی چیز ربڑ یا مٹی وغیرہ کی مثلِ ذَکر کے بنا کر داخل کی تو جب تک اِنزال نہ ہو غُسل واجب نہیں۔ اگر جن آدمی کی شکل بن کر آیا اور عورت سے جماع کیا تو حَشفہ کے غائب ہونے ہی سے غُسل واجب ہو گیا۔ آدمی کی شکل پر نہ ہو تو جب تک عورت کو اِنزال نہ ہو غُسل واجب نہیں۔ یوہیں اگر مرد نے پری سے جماع کیا اور وہ اس وقت انسانی شکل میں نہیں، بغیر اِنزال وجوبِ غُسل نہ ہوگا اور شکلِ انسانی میں ہے تو صرف غَیبتِ حَشفہ (5) سے واجب ہو جائے گا۔ (6)

مسئلہ ۱۹ غُسلِ جماع کے بعد عورت کے بدن سے مرد کی بقیہ مَنی نکلی تو اس سے غُسل واجب نہ ہوگا البتہ وُضو جاتا رہے گا۔ (7)

---

(1) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث، ج١، ص١٥.
و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، ومطلب في تحرير الصاع... إلخ، ج١، ص ٣٢٨.

(2) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث، ج١، ص١٥.

(3) المرجع السابق.

(4) المرجع السابق.

(5) یعنی سرِ ذَکر چھپ جائے۔

(6) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب في تحرير الصاع... إلخ، ج١، ص ٣٢٨، ٣٣٥.

(7) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث، ج١، ص١٤.

فائدہ: ان تینوں وجوہ سے جس پر نہانا فرض ہو اس کو جنب اور ان اسباب کو جنابت کہتے ہیں۔

(۴) حَیض سے فارغ ہونا۔[1]

(۵) نِفاس کا ختم ہونا۔[2]

مسئلہ ۲۰: بچہ پیدا ہوا اور خون بالکل نہ آیا تو صحیح یہ ہے کہ غُسل واجب ہے۔[3] حَیض و نِفاس کی کافی تفصیل ان شاء اللہ الجلیل حَیض کے بیان میں آئے گی۔

مسئلہ ۲۱: کافر مرد یا عورت جنب ہے یا حَیض و نِفاس والی کافرہ عورت اب مسلمان ہوئی اگرچہ اسلام سے پہلے حَیض و نِفاس سے فراغت ہوچکی، صحیح یہ ہے کہ ان پر غُسل واجب ہے۔ ہاں اگر اسلام لانے سے پہلے غُسل کر چکے ہوں یا کسی طرح تمام بدن پر پانی بہ گیا ہو تو صرف ناک میں نرم بانسے تک پانی چڑھانا کافی ہوگا کہ یہی وہ چیز ہے جو کفار سے ادا نہیں ہوتی۔ پانی کے بڑے بڑے گھونٹ پینے سے کُلّی کا فرض ادا ہو جاتا ہے اور اگر یہ بھی باقی رہ گیا ہو تو اسے بھی بجالائیں غرض جتنے اعضا کا دھلنا غُسل میں فرض ہے جماع وغیرہ اسباب کے بعد اگر وہ سب بحالتِ کفر ہی دُھل چکے تھے تو بعد اسلام اعادۂ غُسل ضرور نہیں، ورنہ جتنا حصہ باقی ہو اتنے کا دھولینا فرض ہے اور مستحب تو یہ ہے کہ بعد اسلام پورا غُسل کرے۔

مسئلہ ۲۲: مسلمان میت کو نہلانا مسلمانوں پر فرضِ کفایہ ہے، اگر ایک نے نہلا دیا سب کے سر سے اُتر گیا اور اگر کسی نے نہیں نہلایا سب گنہگار رہوں گے۔[4]

مسئلہ ۲۳: پانی میں مسلمان کا مُردہ ملا اس کا بھی نہلانا فرض ہے، پھر اگر نکالنے والے نے غُسل کے ارادہ سے نکالتے وقت اس کو غوطہ دے دیا غُسل ہوگیا ورنہ اب نہلائیں۔[5]

مسئلہ ۲۴: جُمُعہ، عید، بقرعید، عرفہ کے دن اور احرام باندھتے وقت نہانا سنّت ہے اور وقوفِ عرفات و وقوفِ مزدلفہ و حاضریٔ حرم و حاضریٔ سرکارِ اعظم و طواف و دُخولِ منیٰ اور جَمروں پر کنکریاں مارنے کے لیے تینوں دن اور شبِ برات اور شبِ قدر اور عَرفہ کی رات اور مجلسِ میلاد شریف اور دیگر مجالسِ خیر کی حاضری کے لیے اور مردہ نہلانے کے بعد اور مجنون کو جنون جانے کے

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطهارة، ج ١، ص ٣٣٤.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث، ج ١، ص ١٦.

4 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب في رطوبة الفرج، ج ١، ص ٣٣٧.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني، ج ١، ص ١٥٨.

بعداور غشی سے افاقہ کے بعداور نشہ جاتے رہنے کے بعداور گناہ سے توبہ کرنے اور نیا کپڑا پہننے کے لیےاور سفر سے آنے والے کے لیے، استحاضہ کا خون بند ہونے کے بعد، نمازکسوف وخسوف و اِستِسقاء اور خوف وتاریکی اور سخت آندھی کے لیےاور بدن پر نَجاست لگی اور یہ معلوم نہ ہوا کہ کس جگہ ہے ان سب کے لیے غُسل مستحب ہے۔ (1)

مسئلہ ۲۵: حج کرنے والے پر دسویں ذی الحجہ کو پانچ غُسل ہیں:

(۱) وقوفِ مزدلفہ۔

(۲) دخولِ منٰی۔

(۳) جمرہ پر کنکریاں مارنا۔

(۴) دخولِ مکّہ۔

(۵) طواف، جب کہ یہ تین پچھلی باتیں بھی دسویں ہی کو کرے اور جُمعہ کا دن ہے تو غُسلِ جُمعہ بھی۔ یوہیں اگر عرفہ یا عید جُمعہ کے دن پڑے تو یہاں والوں پر دو غُسل ہوں گے۔ (2)

مسئلہ ۲۶: جس پر چند غُسل ہوں سب کی نیت سے ایک غُسل کرلیا سب ادا ہوگئے سب کا ثواب ملے گا۔

مسئلہ ۲۷: عورت جنب ہوئی اور ابھی غُسل نہیں کیا تھا کہ حَیض شروع ہوگیا تو چاہے اب نہالے یا بعد حَیض ختم ہونے کے۔

مسئلہ ۲۸: جنب نے جُمعہ یا عید کے دن غُسل جنابت کیا اور جُمعہ اور عید وغیرہ کی نیّت بھی کرلی سب ادا ہوگئے، اگر اُسی غُسل سے جُمعہ اور عید کی نماز ادا کرلے۔

مسئلہ ۲۹: عورت کو نہانے یا وُضو کے لیے پانی مَول لینا پڑے تو اس کی قیمت شوہر کے ذمہ ہے، بشرطیکہ غُسل ووُضو واجب ہوں یا بدن سے میل دور کرنے کے لیے نہائے۔ (3)

مسئلہ ۳۰: جس پر غُسل واجب ہے اسے چاہیے کہ نہانے میں تاخیر نہ کرے۔ حدیث میں ہے: جس گھر میں جنب ہو اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے (4) اور اگر اتنی دیر کرچکا کہ نماز کا آخر وقت آگیا تو اب فوراً نہانا فرض ہے، اب تاخیر کرے گا

---

(1)...... "تنوير الأبصار" و"الدرالمختار"، كتاب الطهارة، ج١، ص٣٣٩ ـ ٣٤٢.

(2)...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب في يوم عرفة أفضل من يوم الجمعة، ج١، ص٣٤٢.

(3)...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب: يوم عرفة... إلخ، ج١، ص٣٤٣.

(4)...... "سنن أبي داود"، كتاب الطهارة، باب الجنب يؤخر الغسل، الحديث: ٢٢٧، ج١، ص١٠٩.

گنہگار ہوگا اور کھانا کھانا یا عورت سے جماع کرنا چاہتا ہے تو وُضو کرلے یا ہاتھ مونھ دھولے، کُلّی کرلے اور اگر ویسے ہی کھا پی لیا تو گناہ نہیں مگر مکروہ ہے اور محتاجی لاتا ہے اور بے نہائے یا بے وُضو کیے جماع کرلیا تو بھی کچھ گناہ نہیں مگر جس کو احتلام ہوا بے نہائے اس کو عورت کے پاس جانا نہ چاہیے۔

مسئلہ ۳۱: رمضان میں اگر رات کو جنب ہوا تو بہتر یہی ہے کہ قبلِ طلوعِ فجر نہالے کہ روزے کا ہر حصہ جنابت سے خالی ہو اور اگر نہیں نہایا تو بھی روزہ میں کچھ نقصان نہیں مگر مناسب یہ ہے کہ غَرغَرہ اور ناک میں جڑ تک پانی چڑھانا، یہ دو کام طلوعِ فجر سے پہلے کرلے کہ پھر روزے میں نہ ہوسکیں گے اور اگر نہانے میں اتنی تاخیر کی کہ دن نکل آیا اور نماز قضا کردی تو یہ اور دِنوں میں بھی گناہ ہے اور رمضان میں اور زیادہ۔

مسئلہ ۳۲: جس کو نہانے کی ضرورت ہو اس کو مسجد میں جانا، طواف کرنا، قرآن مجید چھونا اگرچہ اس کا سادہ حاشیہ یا جلد یا چَولی چُھوئے یا بے چُھوئے دیکھ کر یا زبانی پڑھنا یا کسی آیت کا لکھنا یا آیت کا تعویذ لکھنا یا ایسا تعویذ چھونا یا ایسی انگوٹھی چھونا یا پہننا جیسے مُقطّعات کی انگوٹھی حرام ہے۔[1]

مسئلہ ۳۳: اگر قرآنِ عظیم جُزدان میں ہو تو جزدان پر ہاتھ لگانے میں حَرَج نہیں، یوہیں رومال وغیرہ کسی ایسے کپڑے سے پکڑنا جو نہ اپنا تابع ہو نہ قرآنِ مجید کا تو جائز ہے، کُرتے کی آستین، دُوپٹے کی آنچل سے یہاں تک کہ چادر کا ایک کونا اس کے مونڈھے پر ہے دوسرے کونے سے چھونا حرام ہے کہ یہ سب اس کے تابع ہیں جیسے چَولی قرآن مجید کے تابع تھی۔[2]

مسئلہ ۳۴: اگر قرآن کی آیت دُعا کی نیت سے یا تبرک کے لیے جیسے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ یا ادائے شکر کو یا چھینک کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ یا خبرِ پریشان پر اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ کہا یا بہ نیتِ ثنا پوری سورۂ فاتحہ یا آیۃ الکرسی یا سورۂ حشر کی پچھلی تین آیتیں هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سے آخر سورۃ تک پڑھیں اور ان سب صورتوں میں قرآن کی نیّت نہ ہو تو کچھ حَرَج نہیں۔ یوہیں تینوں قُلْ بلا لفظ قُلْ بہ نیتِ ثنا پڑھ سکتا ہے اور لفظِ قُلْ کے ساتھ نہیں پڑھ سکتا اگرچہ بہ نیت ثنا ہی ہو کہ اس صورت میں ان کا قرآن ہونا متعین ہے نیت کو کچھ دخل نہیں۔[3]

مسئلہ ۳۵: بے وُضو کو قرآنِ مجید یا اس کی کسی آیت کا چھونا حرام ہے۔ بے چھوئے زبانی یا دیکھ کر پڑھے تو کوئی حَرَج نہیں۔[4]

---

1 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب: يطلق الدعاء... إلخ، ج١، ص٣٤٣، ٣٤٨.

2 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب: يطلق الدعاء... إلخ، ج١، ص٣٤٨.

3 ...... "الفتاوى الرضوية"، ج١، ص٧٩٥، ٨١٩، ٨٢٠.

4 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب: يطلق الدعاء... إلخ، ج١، ص٣٤٨.

مسئلہ ۳۶: رُوپیہ پر آیت لکھی ہو تو ان سب کو (یعنی بے وُضو اور جنب اور حَیض و نِفاس والی کو) اس کا چھونا حرام ہے ہاں اگر تھیلی میں ہو تو تھیلی اٹھانا جائز ہے۔ یوہیں جس برتن یا گلاس پر سورہ یا آیت لکھی ہو اس کا چھونا بھی ان کو حرام ہے اور اس کا استعمال سب کو مکروہ مگر جبکہ خاص بہ نیتِ شفا ہو۔

مسئلہ ۳۷: قرآن کا ترجمہ فارسی یا اردو یا کسی اور زبان میں ہو اس کے بھی چھونے اور پڑھنے میں قرآنِ مجید ہی کا سا حکم ہے۔

مسئلہ ۳۸: قرآنِ مجید دیکھنے میں ان سب پر کچھ حَرَج نہیں اگرچہ حروف پر نظر پڑے اور الفاظ سمجھ میں آئیں اور خیال میں پڑھتے جائیں۔

مسئلہ ۳۹: ان سب کو فقہ و تفسیر و حدیث کی کتابوں کا چھونا مکروہ ہے اور اگر ان کو کسی کپڑے سے چُھوا اگرچہ اس کو پہنے یا اوڑھے ہوئے ہو تو حَرَج نہیں مگر مَوضَعِ آیت پر ان کتابوں میں بھی ہاتھ رکھنا حرام ہے۔

مسئلہ ۴۰: ان سب کو توراۃ، زبور، انجیل کو پڑھنا چھونا مکروہ ہے۔[1]

مسئلہ ۴۱: درود شریف اور دعاؤں کے پڑھنے میں انھیں حَرَج نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ وُضو یا کُلی کر کے پڑھیں۔[2]

مسئلہ ۴۲: ان سب کو اذان کا جواب دینا جائز ہے۔[3]

مسئلہ ۴۳: مصحف شریف اگر ایسا ہو جائے کہ پڑھنے کے کام میں نہ آئے تو اسے کفنا کر لحد کھود کر ایسی جگہ دفن کر دیں جہاں پاؤں پڑنے کا احتمال نہ ہو۔[4]

مسئلہ ۴۴: کافر کو مصحف چُھونے نہ دیا جائے بلکہ مطلقاً حروف اس سے بچائیں۔[5]

مسئلہ ۴۵: قرآن سب کتابوں کے اوپر رکھیں، پھر تفسیر، پھر حدیث، پھر باقی دینیات، علیٰ حسبِ مراتب۔[6]

1...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج١، ص٣٨، وغيره.

2...... المرجع السابق.

3...... المرجع السابق.

4...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب: يطلق الدعاء... إلخ، ج١، ص٣٥٤.

5...... المرجع السابق.

6...... المرجع السابق.

مسئلہ ۴۶: کتاب پر کوئی دوسری چیز نہ رکھی جائے حتیٰ کہ قلم دوات حتیٰ کہ وہ صندوق جس میں کتاب ہو اس پر کوئی چیز نہ رکھی جائے۔[1]

مسئلہ ۴۷: مسائل یا دینیات کے اوراق میں پُڑیا باندھنا، جس دسترخوان پر اشعار وغیرہ کچھ تحریر ہو اس کو کام میں لانا، یا بچھونے پر کچھ لکھا ہو اس کا استعمال منع ہے۔[2]

پانی کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ وَ اَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا ﴾[3]

یعنی آسمان سے ہم نے پاک کرنے والا پانی اُتارا۔

اور فرماتا ہے:

﴿ وَ یُنَزِّلُ عَلَیْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّیُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَ یُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّیْطٰنِ ﴾[4]

یعنی آسمان سے تم پر پانی اُتارتا ہے کہ تمھیں اس سے پاک کرے اور شیطان کی پلیدی تم سے دور کرے۔

حدیث ۱: امام مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں کوئی شخص حالتِ جنابت میں رُکے ہوئے پانی میں نہ نہائے'' (یعنی تھوڑے پانی میں جو دَہ در دَہ نہ ہو کہ دَہ در دَہ بہتے پانی کے حکم میں ہے) لوگوں نے کہا تو اے ابوہریرہ! کیسے کرے؟ کہا: ''اس میں سے لے لے۔''[5]

حدیث ۲: سُنَن ابوداود و ترمذی و ابنِ ماجہ میں حکم بن عمرو رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ عورت کی طہارت سے بچے ہوئے پانی سے مرد وضو کرے۔[6]

حدیث ۳: اِمام مالِک و ابوداود و ترمذی ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

1 ...... "الدرالمختار"، المرجع السابق، و"الفتاوی الهندية"، كتاب الكراهية، الباب الخامس، ج٥، ص٣٢٤.

2 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب: يطلق الدعاء... إلخ، ج١، ص٣٥٥،٣٥٦.

3 ...... پ:١٩، الفرقان:٤٨.

4 ...... پ:٩، الانفال:١١.

5 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الطهارة، باب النهي عن الإغتسال في الماء الراكد، الحديث: ٢٨٣، ص١٦٤.

6 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الطهارة، باب النهي عن ذلك، الحديث: ٨٢، ج١، ص٦٣.

سے پوچھا ہم دریا کا سفر کرتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی لے جاتے ہیں تو اگر اس سے وُضو کریں پیاسے رہ جائیں، تو کیا سمندر کے پانی سے ہم وُضو کریں۔ فرمایا: ''اس کا پانی پاک ہے اور اس کا جانور مرا ہوا حلال'' [1] یعنی مچھلی۔

حدیث ۴ امیر المؤمنین فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: ''دھوپ کے گرم پانی سے غُسل نہ کرو کہ وہ برص پیدا کرتا ہے۔'' [2]

کس پانی سے وُضو جائز ہے اور کس سے نہیں

تنبیہ: جس پانی سے وُضو جائز ہے اس سے غُسل بھی جائز اور جس سے وُضو ناجائز غُسل بھی ناجائز۔

مسئلہ ۱ مینھ، ندی، نالے، چشمے، سمندر، دریا، کوئیں اور برف، اولے کے پانی سے وُضو جائز ہے۔ [3]

مسئلہ ۲ جس پانی میں کوئی چیز مل گئی کہ بول چال میں اسے پانی نہ کہیں بلکہ اس کا کوئی اَور نام ہو گیا جیسے شربت، یا پانی میں کوئی ایسی چیز ڈال کر پکائیں جس سے مقصود میل کاٹنا نہ ہو جیسے شوربا، چائے، گلاب یا اور عرق، اس سے وُضو وغُسل جائز نہیں۔ [4]

مسئلہ ۳ اگر ایسی چیز ملائیں یا ملا کر پکائیں جس سے مقصود میل کاٹنا ہو جیسے صابون یا بیری کے پتے تو وُضو جائز ہے جب تک اس کی رقت زائل نہ کر دے اور اگر ستّو کی مثل گاڑھا ہو گیا تو وُضو جائز نہیں۔ [5]

مسئلہ ۴ اور اگر کوئی پاک چیز ملی جس سے رنگ یا بُو یا مزے میں فرق آ گیا مگر اس کا پتلا پَن نہ گیا جیسے ریتا، چونا یا تھوڑی زعفران تو وُضو جائز ہے اور جو زعفران کا رنگ اتنا آجائے کہ کپڑا رنگنے کے قابل ہو جائے تو وُضو جائز نہیں۔ یوہیں پڑیا کا رنگ اور اگر اتنا دودھ مل گیا کہ دودھ کا رنگ غالب نہ ہوا تو وُضو جائز ہے ورنہ نہیں۔ غالب مغلوب کی پہچان یہ ہے کہ جب تک یہ کہیں کہ پانی ہے جس میں کچھ دودھ مل گیا تو وُضو جائز ہے اور جب اسے لسّی کہیں تو وُضو جائز نہیں اور اگر پتے گرنے یا پُرانے ہونے کے سبب بدلے تو کچھ حَرَج نہیں مگر جب کہ پتے اسے گاڑھا کر دیں۔ [6]

---

1 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الطهارة، باب ماجاء في ماء البحر أنه طهور، الحديث: ٦٩، ج١، ص١٣٠.

2 ...... "سنن الدار قطني"، كتاب الطهارة، باب الماء السخن، الحديث: ٨٥، ج ١، ص ٥٤.

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، ج١، ص٣٥٧.

4 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، مطلب في حديث ((لا تسموا العنب الكرم))، ج١، ص٣٦٠.

5 ...... "الدرالمختار"، المرجع السابق، ص٣٨٥.

6 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، مطلب في أن التوضي من العوض... إلخ، ج١، ص٣٦٩.

مسئلہ ۵ بہتا پانی کہ اس میں تنکا ڈال دیں تو بہالے جائے پاک اور پاک کرنے والا ہے، نَجاست پڑنے سے ناپاک نہ ہوگا جب تک وہ نجس اس کے رنگ یا بو یا مزے کو نہ بدل دے، اگر نجس چیز سے رنگ یا بو یا مزہ بدل گیا تو ناپاک ہوگیا، اب یہ اس وقت پاک ہوگا کہ نَجاست تہ نشین ہو کر اس کے اوصاف ٹھیک ہو جائیں یا پاک پانی اتنا ملے کہ نَجاست کو بہالے جائے یا پانی کے رنگ، مزہ، بُو ٹھیک ہو جائیں اور اگر پاک چیز نے رنگ، مزہ، بُو کو بدل دیا تو وُضو غُسل اس سے جائز ہے جب تک چیز دیگر نہ ہو جائے۔[1]

مسئلہ ۶ مردہ جانور نہر کی چوڑائی میں پڑا ہے اور اس کے اوپر سے پانی بہتا ہے تو عام ازیں کہ جتنا پانی اس سے مل کر بہتا ہے اس سے کم ہے جو اس کے اوپر سے بہتا ہے یا زائد ہے یا برابر مطلقاً ہر جگہ سے وُضو جائز ہے یہاں تک کہ موقع نجاست سے بھی جب تک نَجاست کے سبب کسی وصف میں تغیر نہ آئے یہی صحیح ہے[2] اور اسی پر اعتماد ہے۔[3]

مسئلہ ۷ چھت کے پَرنالے سے مینھ کا پانی گرے وہ پاک ہے اگرچہ چھت پر جا بجا نَجاست پڑی ہو اگرچہ نَجاست پرنالے کے مونھ پر ہو اگرچہ نَجاست سے مل کر جو پانی گرتا ہو وہ نصف سے کم یا برابر یا زیادہ ہو جب تک نَجاست سے پانی کے کسی وصف میں تغیُّر نہ آئے یہی صحیح ہے[4] اور اسی پر اعتماد ہے اور اگر مینھ رک گیا اور پانی کا بہنا موقوف ہو گیا تو اب وہ ٹھہرا ہوا پانی اور جو چھت سے ٹپکے نجس ہے۔[5]

مسئلہ ۸ یوہیں نالیوں سے برسات کا بہتا پانی پاک ہے جب تک نَجاست کا رنگ یا بو یا مزہ اس میں ظاہر نہ ہو، رہا اس سے وُضو کرنا اگر اس پانی میں نَجاست مرئیہ کے اجزا ایسے بہتے جا رہے ہوں کہ جو چلّو لیا جائے گا اس میں ایک آدھ ذرّہ اس کا بھی ضرور ہوگا جب تو ہاتھ میں لیتے ہی ناپاک ہوگیا وُضو اس سے حرام ورنہ جائز ہے اور بچنا بہتر ہے۔[6]

مسئلہ ۹ نالی کا پانی کہ بعد بارش کے ٹھہر گیا اگر اس میں نَجاست کے اجزا محسوس ہوں یا اس کا رنگ و بُو محسوس ہو تو ناپاک ہے ورنہ پاک۔[7]

---

1 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، مطلب في أن التوضي من العوض... إلخ، ج١، ص٣٧٠.

2 ...... درمختار میں ہے کہ علامہ قاسم نے فرمایا یہی مختار ہے اور نہر الفائق میں اسی کو قوی بتایا اور نصاب پھر مضمرات پھر قہستانی میں فرمایا اسی پر فتویٰ ہے۔۱۲منہ

3 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، مطلب: الأصح أنه لا يشترط في الجريان المدد، ج١، ص٣٧٢.

4 ...... هكذا في ردالمحتار عن الحلية وفي الهندية عن المحيط والعناية والتاتارخانيه ـ ١٢منه حفظه ربه

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الأول، ج١، ص١٧.

6 ...... "الفتاوى الرضوية"، ج٢، ص٣٨.

7 ...... المرجع السابق.

مسئلہ ۱۰ دس ہاتھ لنبا، دس ہاتھ چوڑا جو حوض ہو اسے دَہ دردَہ اور بڑا حوض کہتے ہیں۔ یوہیں بیس ہاتھ لنبا، پانچ ہاتھ چوڑا، یا پچیس ہاتھ لنبا، چار ہاتھ چوڑا، غرض کل لنبائی چوڑائی سو ہاتھ ہو[1] اور اگر گول ہو تو اس کی گولائی تقریباً ساڑھے پینتیس ہاتھ ہو اور سو ہاتھ لنبائی نہ ہو تو چھوٹا حوض ہے اور اس کے پانی کو تھوڑا کہیں گے اگرچہ کتنا ہی گہرا ہو۔

تنبیہ: حوض کے بڑے چھوٹے ہونے میں خود اس حوض کی پیمائش کا اعتبار نہیں، بلکہ اس میں جو پانی ہے اس کی بالائی سطح دیکھی جائے گی، تو اگر حوض بڑا ہے مگر اب پانی کم ہو کر دَہ دردَہ نہ رہا تو وہ اس حالت میں بڑا حوض نہیں کہا جائے گا، نیز حوض اسی کو نہیں کہیں گے جو مسجدوں، عیدگاہوں میں بنالیے جاتے ہیں بلکہ ہر وہ گڑھا جس کی پیمائش سو ہاتھ ہے بڑا حوض ہے اور اس سے کم ہے تو چھوٹا۔[2]

مسئلہ ۱۱ دَہ دردَہ[3] حوض میں صرف اتنا دَل درکار ہے کہ اتنی مساحت میں زمین کہیں سے کھلی نہ ہو اور یہ جو بہت کتابوں میں فرمایا ہے کہ لَپ یا چلّو میں پانی لینے سے زمین نہ کُھلے اس کی حاجت اس کے کثیر رہنے کے لیے ہے کہ وقتِ استعمال اگر پانی اُٹھانے سے زمین کُھل گئی تو اس وقت پانی سو ہاتھ کی مساحت میں نہ رہا ایسے حوض کا پانی بہتے پانی کے حکم میں ہے، نَجاست پڑنے سے ناپاک نہ ہوگا جب تک نَجاست سے رنگ یا بُو یا مزہ نہ بدلے اور ایسا حوض اگرچہ نَجاست پڑنے سے نجس نہ ہو گا مگر قصداً اس میں نَجاست ڈالنا منع ہے۔[4]

مسئلہ ۱۲ بڑے حوض کے نجس نہ ہونے کی یہ شرط ہے کہ اس کا پانی متصل ہو تو ایسے حوض میں اگر لٹھے یا کڑیاں گاڑی گئی ہوں تو اُن لٹھوں کڑیوں کے علاوہ باقی جگہ اگر سو ہاتھ ہے تو بڑا ہے ورنہ نہیں، البتہ پتلی پتلی چیزیں جیسے گھاس، نرکل، کھیتی، اس کے اتصال کو مانع نہیں۔[5]

مسئلہ ۱۳ بڑے حوض میں ایسی نَجاست پڑی کہ دکھائی نہ دے جیسے شراب، پیشاب تو اس کی ہر جانب سے وُضو جائز ہے اور اگر دیکھنے میں آتی ہو جیسے پاخانہ، یا کوئی مَرا ہوا جانور، تو جس طرف وہ نَجاست ہو اس طرف وُضو نہ کرنا بہتر ہے دوسری

---

1 ...... "الفتاوى الرضوية"، ج۲، ص۲۷۴، ۲۸۷.

2 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، مطلب: لو دخل الماء من اعلى... إلخ، ج۱، ص۳۷۸.
و "الفتاوى الرضوية"، ج۲، ص۲۷۴.

3 ...... والمسئالة مصرحة في هبة الجبر بما لامزيد عليه من شاء الا طلاع فلير اجع اليها. ۱۲ منه حفظه ربه

4 ...... "الفتاوى الرضوية"، ج۲، ص۲۷۴.

5 ...... "خلاصة الفتاوى"، كتاب الطهارات، ج۱، ص٤.
و "الفتاوى الرضوية"، ج۲، ص۱۸۹.

طرف وُضو کرے۔[1]

تنبیہ: جو نَجاست دکھائی دیتی ہے اس کو مرئیہ اور جو نہیں دکھائی دیتی اسے غیر مرئیہ کہتے ہیں۔

مسئلہ ۱۴: ایسے حوض پر اگر بہت سے لوگ جمع ہو کر وُضو کریں تو بھی کچھ حَرَج نہیں اگر چہ وُضو کا پانی اس میں گرتا ہو، ہاں اس میں کُلّی کرنا یا ناک سنکنا نہ چاہیے کہ نظافت کے خلاف ہے۔[2]

مسئلہ ۱۵: تالاب یا بڑا حوض اُوپر سے جَم گیا مگر بَرف کے نیچے پانی کی لنبائی چوڑائی متصل بقدرِ دَہ در دَہ ہے اور سوراخ کر کے اس سے وُضو کیا جائز ہے اگر چہ اس میں نَجاست پڑ جائے اور اگر متصل دَہ در دَہ نہیں اور اس میں نَجاست پڑی تو ناپاک ہے، پھر اگر نَجاست پڑنے سے پہلے اس میں سوراخ کر دیا اور اس سے پانی اُبل پڑا تو اگر بقدر دَہ در دَہ پھیل گیا تو اب نَجاست پڑنے سے بھی پاک رہے گا اور اس میں ڈَل کا وہی حکم ہے جو اوپر گزرا۔[3]

مسئلہ ۱۶: اگر تالاب خشک میں نَجاست پڑی ہو اور مینھ برسا اور اس میں بہتا ہوا پانی پاک اس قدر آیا کہ بہاؤ رکنے سے پہلے دَہ در دَہ ہو گیا تو وہ پانی پاک ہے اور اگر اس مینھ سے دَہ در دَہ سے کم رہا دوبارہ بارش سے دَہ در دَہ ہوا تو سب نجس ہے۔ ہاں اگر وہ بھر کر بہ جائے تو پاک ہو گیا اگر چہ ہاتھ دو ہاتھ بہا ہو۔[4]

مسئلہ ۱۷: دَہ در دَہ پانی میں نَجاست پڑی پھر اس کا پانی دَہ در دَہ سے کم ہو گیا تو وہ اب بھی پاک ہے[5] ہاں اگر وہ نَجاست اب بھی اس میں باقی ہو اور دکھائی دیتی ہو تو اب ناپاک ہو گیا اب جب تک بھر کر بہ نہ جائے پاک نہ ہو گا۔

مسئلہ ۱۸: چھوٹا حوض ناپاک ہو گیا پھر اس کا پانی پھیل کر دہ در دہ ہو گیا تو اب بھی ناپاک ہے مگر پاک پانی اگر اسے بہادے تو پاک ہو جائے گا۔[6]

مسئلہ ۱۹: کوئی حوض ایسا ہے کہ اُوپر سے تنگ اور نیچے کشادہ ہے یعنی اوپر دَہ در دَہ نہیں اور نیچے دَہ در دَہ یا زیادہ ہے

---

1 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، مطلب: لو دخل الماء من اعلى... إلخ، ج۱، ص۳۷۵.

2 ...... "منية المصلي"، فصل في الحياض، الحوض إذا كان عشرا في عشر، ص٦٧.
و"الفتاوى الرضوية"، ج۲، ص۲۷۲.

3 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، مطلب: لودخل الماء من اعلى... إلخ، ج۲، ص۳۸۰.

4 ...... "الفتاوى الرضوية"، ج۲، ص۳۷۰.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الأوّل، ج۱، ص۱۹.

6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الأوّل، ج۱، ص ۱۹، ۱۷.

اگر ایسا حوض لبریز ہو اور نَجاست پڑے تو ناپاک ہے پھر اُس کا پانی گھٹ گیا اور وہ دَہ دردَہ ہو گیا تو پاک ہو گیا۔[1]

مسئلہ ۲۰: حُقّہ کا پانی پاک ہے[2] اگرچہ اس کے رنگ، و بُو، و مزے میں تغیر آجائے اس سے وُضو جائز ہے۔ بقدرِ[3] کفایت اس کے ہوتے ہوئے تیمّم جائز نہیں۔[4]

مسئلہ ۲۱: جو پانی وُضو یا غُسل کرنے میں بدن سے گرا وہ پاک ہے مگر اس سے وُضو اور غُسل جائز نہیں۔ یوہیں اگر بے وُضو شخص کا ہاتھ یا اُنگلی یا پَورا یا ناخن یا بدن کا کوئی ٹکڑا جو وُضو میں دھویا جاتا ہو بقصد یا بلا قصد دَہ در دَہ سے کم پانی میں بے دھوئے ہوئے پڑ جائے تو وہ پانی وُضو اور غُسل کے لائق نہ رہا۔ اسی طرح جس شخص پر نہانا فرض ہے اس کے جِسْم کا کوئی بے دُھلا ہوا حصہ پانی سے چھو جائے تو وہ پانی وُضو اور غُسل کے کام کا نہ رہا۔ اگر دُھلا ہوا ہاتھ یا بدن کا کوئی حصہ پڑ جائے تو حَرَج نہیں۔[5]

مسئلہ ۲۲: اگر ہاتھ دھلا ہوا ہے مگر پھر دھونے کی نیّت سے ڈالا اور یہ دھونا ثواب کا کام ہو جیسے کھانے کے لیے یا وضو کے لیے تو یہ پانی مُستَعمَل ہو گیا یعنی وُضو کے کام کا نہ رہا اور اس کو پینا بھی مکروہ ہے۔

مسئلہ ۲۳: اگر بضرورت ہاتھ پانی میں ڈالا جیسے پانی بڑے برتن میں ہے کہ اسے جھکا نہیں سکتا، نہ کوئی چھوٹا برتن ہے کہ اس سے نکالے تو ایسی صورت میں بقدرِ ضرورت ہاتھ پانی میں ڈال کر اس سے پانی نکالے یا کوئیں میں رسّی ڈول گر گیا اور بے گھسے نہیں نکل سکتا اور پانی بھی نہیں کہ ہاتھ پاؤں دھو کر گھسے، تو اس صورت میں اگر پاؤں ڈال کر ڈول رسّی نکالے گا مُستَعمَل نہ ہو گا ان مسئلوں سے بہت کم لوگ واقف ہیں خیال رکھنا چاہیے۔[6]

---

1 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب الثالث، الفصل الأول، ج۱، ص۱۹.

2 ...... کہ پانی پاک ہے جب تک اس کو نجاست سے ملاقات نہ ہو نجس نہیں ہو سکتا اور یہاں کونسی نجس شے ہے جس کی ملاقات سے یہ پانی نجس ہو گا۔ ۱۲ منہ

3 ...... مثلاً سارا وضو کر لیا ایک پاؤں کا دھونا باقی ہے کہ پانی ختم ہو گیا اور حقہ میں پانی اتنا موجود ہے کہ اس پاؤں کو دھو سکتا ہے تو اسے تیمم جائز نہیں مگر وضو کرنے کے بعد اگر اعضا میں بو آگئی تو جب تک بو جاتی نہ رہے مسجد میں جانا منع ہے اور وقت میں گنجائش ہو تو اتنا وقفہ کر کے نماز پڑھے کہ بُو اڑ جائے اور اس سے وضو کرنے کا حکم اس وقت دیا گیا کہ دوسرا پانی نہ ہو بلا ضرورت اس سے وُضو نہ چاہیے۔ ۱۲ منہ

4 ...... "الفتاوی الرضویة"، ج۲، ص۳۲۰.

5 ...... "الفتاوی الرضویة"، ج۲، ص۴۳ .

مستعمل پانی کے بارے میں تفصیلی معلومات کے لیے فتاوٰی رضویہ جلد 2 صفحہ 43 تا 248 ملاحظہ فرمائیے۔

6 ...... "الفتاوی الرضویة"، ج۲، ص۱۱۷.

مسئلہ ۲۴ مستعمل پانی اگر اچھے پانی میں مل جائے مثلاً وُضو یا غُسل کرتے وقت قطرے لوٹے یا گھڑے میں ٹپکے، تو اگر اچھا پانی زیادہ ہے تو یہ وُضو اور غُسل کے کام کا ہے ورنہ سب بے کار ہو گیا۔ (1)

مسئلہ ۲۵ پانی میں ہاتھ پڑ گیا یا اَور کسی طرح مستعمل ہو گیا اور یہ چاہیں کہ یہ کام کا ہو جائے تو اچھا پانی اس سے زیادہ اس میں مِلا دیں، نیز اس کا یہ طریقہ بھی ہے کہ اس میں ایک طرف سے پانی ڈالیں کہ دوسری طرف سے بہ جائے سب کام کا ہو جائے گا۔ یو ہیں ناپاک پانی کو بھی پاک کر سکتے ہیں۔ (2) یو ہیں ہر بہتی ہوئی چیز اپنی جنس یا پانی سے اُبال دینے سے پاک ہو جائے گی۔

مسئلہ ۲۶ کسی درخت یا پھل کے نچوڑے ہوئے پانی سے وُضو جائز نہیں جیسے کیلے کا پانی یا انگور اور انار اور تربُز کا پانی اور گنّے کا رس۔ (3)

مسئلہ ۲۷ جو پانی گرم ملک میں گرم موسم میں سونے چاندی کے سوا کسی اور دھات کے برتن میں دھوپ میں گرم ہو گیا، تو جب تک گرم ہے اس سے وُضو اور غُسل نہ چاہیے، نہ اس کو پینا چاہیے بلکہ بدن کو کسی طرح پہنچنا نہ چاہیے، یہاں تک کہ اگر اس سے کپڑا بھیگ جائے تو جب تک ٹھنڈا نہ ہو لے اس کے پہننے سے بچیں کہ اس پانی کے استعمال میں اندیشۂ بَرص ہے پھر بھی اگر وُضو یا غُسل کر لیا تو ہو جائے گا۔ (4)

مسئلہ ۲۸ چھوٹے چھوٹے گڑھوں میں پانی ہے اور اس میں نَجاست پڑنا معلوم نہیں تو اس سے وُضو جائز ہے۔ (5)

مسئلہ ۲۹ کافر کی خبر کہ یہ پانی پاک ہے یا ناپاک مانی نہ جائے گی، دونوں صورتوں میں پاک رہے گا کہ یہ اس کی اصلی حالت ہے۔ (6)

مسئلہ ۳۰ نابالغ کا بھرا ہوا پانی کہ شرعاً اس کی مِلک ہو جائے، اسے پینا یا وُضو یا غُسل یا کسی کام میں لانا اس کے ماں باپ یا جس کا وہ نوکر ہے اس کے سوا کسی کو جائز نہیں اگرچہ وہ اجازت بھی دے دے، اگر وُضو کر لیا تو وُضو ہو جائے گا اور گنہگار رہو گا، یہاں سے مُعلّمین کو سبق لینا چاہیے کہ اکثر وہ نابالغ بچوں سے پانی بھروا کر اپنے کام میں لایا کرتے ہیں۔ اسی طرح بالغ کا

---

1 ...... "الفتاوى الرضوية"، ج٢، ص٢٢٠.

2 ...... المرجع السابق، ص١٢٠.

3 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، ج١، ص٣٥٩.

4 ...... "الفتاوى الرضوية"، ج٢، ص٤٦٤.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث، الفصل الثاني، ج١، ص٢٥.

6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الكراهية، الباب الأول، ج٥، ص٣٠٨.

بھرا ہوا بغیر اجازت صرف کرنا بھی حرام ہے۔[1]

مسئلہ ۳۱: نجاست نے پانی کا مزہ، بُو، رنگ بدل دیا تو اس کو اپنے استعمال میں بھی لانا ناجائز اور جانوروں کو پلانا بھی، گارے وغیرہ کے کام میں لاسکتے ہیں مگر اس گارے مٹی کو مسجد کی دیوار وغیرہ میں صرف کرنا جائز نہیں۔[2]

کوئیں کا بیان

مسئلہ ۱: کوئیں میں آدمی یا کسی جانور کا پیشاب یا بہتا ہوا خون یا تاڑی یا سیندھی یا کسی قسم کی شراب کا قطرہ یا ناپاک لکڑی یا نجس کپڑا یا اور کوئی ناپاک چیز گری اُس کا کل پانی نکالا جائے۔[3]

مسئلہ ۲: جن چوپایوں کا گوشت نہیں کھایا جاتا ان کے پاخانہ، پیشاب سے ناپاک ہو جائے گا، یوہیں مرغی اور بَط[4] کی بیٹ سے ناپاک ہو جائے گا ان سب صورتوں میں کل پانی نکالا جائے گا۔[5]

مسئلہ ۳: مینگنیاں اور گوبر اور لید اگرچہ ناپاک ہیں مگر کوئیں میں گر جائیں تو بوجہِ ضرورت ان کا قلیل معاف رکھا گیا ہے، پانی کی ناپاکی کا حکم نہ دیا جائے گا اور اُڑنے والے حلال جانور کبوتر، چڑیا کی بیٹ یا شکاری پرند چیل، شِکرا، باز کی بیٹ گر جائے تو ناپاک نہ ہوگا۔ یوہیں چُوہے اور چمگادڑ کے پیشاب سے بھی ناپاک نہ ہوگا۔[6]

مسئلہ ۴: پیشاب کی بہت باریک بُندکیاں مثل سوئی کی نوک کے اور نجس غبار پڑنے سے ناپاک نہ ہوگا۔[7]

مسئلہ ۵: جس کوئیں کا پانی ناپاک ہوگیا، اس کا ایک قطرہ بھی پاک کوئیں میں پڑ جائے تو یہ بھی ناپاک ہوگیا، جو حکم اس کا تھا وہی اس کا ہوگیا، یوہیں ڈول، رسّی، گھڑا جن میں ناپاک کوئیں کا پانی لگا تھا، پاک کوئیں میں پڑے وہ پاک بھی ناپاک ہو جائے گا۔[8]

مسئلہ ۶: کوئیں میں آدمی، بکری، یا کتا، یا کوئی اور دَموی جانور ان کے برابر یا ان سے بڑا گر کر مر جائے تو کُل پانی نکالا جائے۔[9]

---

1 ...... "الفتاوى الرضوية"، ج٢، ص٥٢٧.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث، الفصل الثاني، ج١، ص٢٥.

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، فصل في البئر، ج١، ص٤٠٧، ٤٠٩.

4 ...... بطخ۔

5 ...... "غنية المتملي"، فصل في البئر، ص١٦٢.

6 ...... المرجع السابق، و "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الأول، ج١، ص١٩.

7 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، ج١، ص٤٢٢.

8 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الأول، ج١، ص٢٠.

9 ...... المرجع السابق، ص١٩.

مسئلہ ۷ مرغا، مرغی، بلّی، چوہا، چھپکلی یا اَور کوئی دَموی جانور (جس میں بہتا ہوا خون ہو) اس میں مر کر پھُول جائے یا پھٹ جائے کل پانی نکالا جائے۔ (1)

مسئلہ ۸ اگر یہ سب باہر مرے پھر کوئیں میں گر گئے جب بھی یہی حکم ہے۔ (2)

مسئلہ ۹ چھپکلی یا چوہے کی دُم کٹ کر کوئیں میں گری، اگرچہ پھولی پھٹی نہ ہو کل پانی نکالا جائے گا، مگر اس کی جڑ میں اگر موم لگا ہو تو بیس ڈول نکالا جائے۔ (3)

مسئلہ ۱۰ بلّی نے چوہے کو دبوچا اور زخمی ہو گیا پھر اس سے چھوٹ کر کوئیں میں گرا کل پانی نکالا جائے۔ (4)

مسئلہ ۱۱ چوہا، چھچھوندر، چڑیا، یا چھپکلی، گرگٹ یا ان کے برابر یا ان سے چھوٹا کوئی جانور دَموی کوئیں میں گر کر مر گیا تو بیس۲۰ ڈول سے تیس۳۰ تک نکالا جائے۔ (5)

مسئلہ ۱۲ کبوتر، مرغی، بلّی گر کر مرے تو چالیس۴۰ سے ساٹھ۶۰ تک۔ (6)

مسئلہ ۱۳ آدمی کا بچہ، جو زندہ پیدا ہو، حکم میں آدمی کے ہے، بکری کا چھوٹا بچہ حکم میں بکری کے ہے۔ (7)

مسئلہ ۱۴ جو جانور کبوتر سے چھوٹا ہو حکم میں چوہے کے ہے، اور جو بکری سے چھوٹا ہو مرغی کے حکم میں ہے۔ (8)

مسئلہ ۱۵ دو چوہے گر کر مر جائیں تو وہی بیس۲۰ سے تیس۳۰ ڈول تک نکالا جائے اور تین یا چار یا پانچ ہوں تو چالیس۴۰ سے ساٹھ۶۰ تک اور چھ۶ ہوں تو کُل۔ (9)

مسئلہ ۱۶ دو۲ بلّیاں مر جائیں تو سب نکالا جائے۔ (10)

مسئلہ ۱۷ مسلمان مردہ بعد غُسل کے کوئیں میں گر جائے تو اصلاً پانی نکالنے کی ضرورت نہیں اور شہید گر جائے اور

---

(1) ...... "الفتاوی الرضویة"، ج۳، ص۲۷۵،
و "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب الثالث في المیاه، الفصل الأول، ج۱، ص۱۹.

(2) ...... "الفتاوی الهندیة"، المرجع السابق. ص۱۹ ـ ۲۰.

(3) ...... المرجع السابق، ص۲۰.

(4) ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، باب المیاه، فصل في البئر، ج۱، ص۴۱۷.

(5) ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب الثالث في المیاه، الفصل الأول، ج۱، ص۱۹.

(6) ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، باب المیاه، فصل في البئر، ص٤١٤.

(7) ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب الثالث في المیاه، الفصل الأول، ج۱، ص۱۹.

(8) ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب الثالث في المیاه، الفصل الأول، ج۱، ص۲۰.

(9) ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، باب المیاه، فصل في البئر، ج۱، ص۴۱۷.

(10) ...... المرجع السابق.

بدن پر خون نہ لگا ہو تو بھی کچھ حاجت نہیں اور اگر خون لگا ہے اور قابل بہنے کے نہ تھا تو بھی کچھ حاجت نہیں، اگرچہ وہ خون اس کے بدن پر سے ڈھل کر پانی میں مل جائے اور اگر بہنے کے قابل خون اس کے بدن پر لگا ہوا ہے اور خشک ہو گیا اور شہید کے گرنے سے اس کے بدن سے جدا ہو کر پانی میں نہ ملا جب بھی پانی پاک رہے گا کہ شہید کا خون جب تک اس کے بدن پر ہے کتنا ہی ہو پاک ہے ہاں یہ خون اس کے بدن سے جدا ہو کر پانی میں مل گیا تو اب ناپاک ہو گیا۔ (1)

مسئلہ ۱۸ کافر مردہ اگرچہ سو۱۰۰ بار دھویا گیا ہو، کوئیں میں گر جائے یا اس کی انگلی یا ناخن پانی سے لگ جائے پانی نجس ہو جائے گا، کل پانی نکالا جائے۔ (2)

مسئلہ ۱۹ کچا بچہ یا جو بچہ مردہ پیدا ہوا، کوئیں میں گر جائے تو سب پانی نکالا جائے اگرچہ گرنے سے پہلے نہلا دیا گیا ہو۔ (3)

مسئلہ ۲۰ بے وضو اور جس شخص پر غُسل فرض ہو اگر بلا ضرورت کوئیں میں اُتریں اور اُن کے بدن پر نجاست نہ لگی ہو تو بیس ڈول نکالا جائے اور اگر ڈول نکالنے کے لیے اُترا تو کچھ نہیں۔ (4)

مسئلہ ۲۱ سوئر کوئیں میں گرا، اگرچہ نہ مرے، پانی نجس ہو گیا، کل نکالا جائے۔ (5)

مسئلہ ۲۲ سوئر کے سوا اگر اور کوئی جانور کوئیں میں گرا اور زندہ نکل آیا اور اس کے جِسم میں نجاست لگی ہونا یقینی معلوم نہ ہو، اور پانی میں اس کا مونھ نہ پڑا تو پانی پاک ہے، اس کا استعمال جائز، مگر اِحتیاطاً بیس۲۰ ڈول نکالنا بہتر ہے اور اگر اس کے بدن پر نجاست لگی ہونا یقینی معلوم ہو تو کل پانی نکالا جائے اور اگر اس کا مونھ پانی میں پڑا تو اس کے لُعاب اور جھوٹے کا جو حکم ہے وہی حکم اس پانی کا ہے، اگر جھوٹا ناپاک ہے یا مشکوک تو کل پانی نکالا جائے اور اگر مکروہ ہے تو چوہے وغیرہ میں بیس۲۰ ڈول، مرغی چھوٹی ہوئی میں چالیس۴۰ اور جس کا جھوٹا پاک ہے اس میں بھی بیس۲۰ ڈول نکالنا بہتر ہے، مثلاً بکری گری اور زندہ نکل آئی، بیس۲۰ ڈول نکال ڈالیں۔ (6)

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الأول، ج١، ص١٩.
"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، فصل في البئر، ج١، ص٤٠٨.

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، فصل في البئر، ج١، ص٤٠٨.

3 ...... "الفتاوی الهندية" كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الأول، ج١، ص١٩.

4 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، ج١، ص٤١١.

5 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الأول، ج١، ص١٩.
و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، فصل في البئر، ج١، ص٤١٠.

6 ...... المرجع السابق.

مسئلہ ۲۳ کوئیں میں وہ جانور گرا جس کا جھوٹا پاک ہے یا مکروہ اور پانی کچھ نہ نکالا اور وُضو کرلیا تو وُضو ہوجائے گا۔[1]

مسئلہ ۲۴ جوتا یا گیند کوئیں میں گر گئی اور نجس ہونا یقینی ہے کُل پانی نکالا جائے ورنہ بیس۲۰ ڈول، محض نجس ہونے کا خیال معتبر نہیں۔[2]

مسئلہ ۲۵ پانی کا جانور یعنی وہ جو پانی میں پیدا ہوتا ہے اگر کوئیں میں مرجائے یا مرا ہوا گر جائے تو ناپاک نہ ہوگا۔ اگرچہ پھولا پھٹا ہو مگر پھٹ کر اس کے اجزا پانی میں مل گئے تو اس کا پینا حرام ہے۔[3]

مسئلہ ۲۶ خشکی اور پانی کے مینڈک کا ایک حکم ہے یعنی اس کے مرنے بلکہ سڑنے سے بھی پانی نجس نہ ہوگا[4]، مگر جنگل کا بڑا مینڈک جس میں بہنے کے قابل خون ہوتا ہے اس کا حکم چوہے کی مثل ہے۔ پانی کے مینڈک کی انگلیوں کے درمیان جھلی ہوتی ہے اور خشکی کے نہیں۔

مسئلہ ۲۷ جس کی پیدائش پانی کی نہ ہو مگر پانی میں رہتا ہو جیسے بط، اس کے مرجانے سے پانی نجس ہوجائے گا۔[5]

مسئلہ ۲۸ بچّہ یا کافر نے پانی میں ہاتھ ڈال دیا تو اگر ان کے ہاتھ کا نجس ہونا معلوم ہے جب تو ظاہر ہے کہ پانی نجس ہوگیا ورنہ نجس تو نہ ہوا مگر دوسرے پانی سے وُضو کرنا بہتر ہے۔[6]

مسئلہ ۲۹ جن جانوروں میں بہتا ہوا خون نہیں ہوتا جیسے مچھر، مکھی وغیرہ، ان کے مرنے سے پانی نجس نہ ہوگا۔[7]

فائدہ: مکھی سالن وغیرہ میں گر جائے تو اسے غوطہ دے کر پھینک دیں اور سالن کو کام میں لائیں۔

مسئلہ ۳۰ مردار کی ہڈی جس میں گوشت یا چکنائی لگی ہو پانی میں گر جائے تو وہ پانی ناپاک ہوگیا کل نکالا جائے اور اگر گوشت یا چکنائی نہ لگی ہو تو پاک ہے مگر سُوئر کی ہڈی سے مطلقاً ناپاک ہوجائے گا۔[8]

---

1 ...... "غنية المتملي"، فصل في البئر، ص١٥٩.

2 ...... "الحديقة الندية" و"الطريقة المحمدية"، الصنف الثاني من الصنفين، ج٢، ص٦٧٤.
و"الفتاوى الرضوية"، ج٣، ص٢٨٢ ـ ٢٨٣.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الثاني فيما لا يجوز به التوضؤ، ج١، ص٢٤.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... "الهداية" و"العناية"، كتاب الطهارات، الباب الثالث، ج١، ص٧٤.

6 ...... "غنية المتملي"، فصل في أحكام الحياض، ص١٠٣.

7 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الثاني، ج١، ص٢٤.

8 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الثاني، ج١، ص٢٤.

مسئلہ ۳۱ جس کوئیں کا پانی ناپاک ہوگیا اس میں سے جتنا پانی نکالنے کا حکم ہے نکال لیا گیا تو اب وہ رسی ڈول جس سے پانی نکالا ہے پاک ہوگیا، دھونے کی ضرورت نہیں۔ (1)

مسئلہ ۳۲ کل پانی نکالنے کے یہ معنی ہیں کہ اتنا پانی نکال لیا جائے کہ اب ڈول ڈالیں تو آدھا بھی نہ بھرے، اس کی مٹی نکالنے کی ضرورت نہیں نہ دیوار دھونے کی حاجت، کہ وہ پاک ہوگئی۔ (2)

مسئلہ ۳۳ یہ جو حکم دیا گیا ہے کہ اتنا اتنا پانی نکالا جائے اس کا یہ مطلب ہے کہ وہ چیز جو اس میں گری ہے اس کو اس میں سے نکال لیں پھر اتنا پانی نکالیں، اگر وہ اسی میں پڑی رہی تو کتنا ہی پانی نکالیں، بیکار ہے۔ (3)

مسئلہ ۳۴ اور اگر وہ سڑ گل کر مٹی ہوگئی یا وہ چیز خود نجس نہ تھی بلکہ کسی نجس چیز کے لگنے سے نجس ہوگئی ہو، جیسے نجس کپڑا، اور اس کا نکالنا مشکل ہو تو اب فقط پانی نکالنے سے پاک ہوجائے گا۔ (4)

مسئلہ ۳۵ جس کوئیں کا ڈول مُعَیَّن ہو تو اسی کا اعتبار ہے اس کے چھوٹے بڑے ہونے کا کچھ لحاظ نہیں اور اگر اس کا کوئی خاص ڈول نہ ہو تو ایسا ہو کہ ایک صاع پانی اس میں آجائے۔ (5)

مسئلہ ۳۶ ڈول بھرا ہوا نکلنا ضرور نہیں، اگر کچھ پانی چھلک کر گر گیا یا ٹپک گیا مگر جتنا بچا وہ آدھے سے زِیادہ ہے تو وہ پورا ہی ڈول شمار کیا جائے گا۔ (6)

مسئلہ ۳۷ ڈول معین ہے مگر جس ڈول سے پانی نکالا وہ اس سے چھوٹا یا بڑا ہے یا ڈول معین نہیں اور جس سے نکالا وہ ایک صاع سے کم وبیش ہے تو ان صورتوں میں حساب کرکے اس معین یا ایک صاع کے برابر کرلیں۔ (7)

مسئلہ ۳۸ کوئیں سے مرا ہوا جانور نکلا تو اگر اس کے گرنے مرنے کا وقت معلوم ہے تو اسی وقت سے پانی نجس ہے اس کے بعد اگر کسی نے اس سے وُضو یا غُسل کیا تو نہ وُضو ہوا نہ غُسل، اس وُضو اور غُسل سے جتنی نمازیں پڑھیں سب کو پھیرے کہ وہ نمازیں نہیں ہوئیں، یوہیں اس پانی سے کپڑے دھوئے یا کسی اور طریق سے اس کے بدن یا کپڑے میں لگا تو کپڑے اور

---

1 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، فصل في البئر، ج١، ص٤٠٩.

2 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، فصل في البئر، ج١، ص٤٠٩.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الثاني، ج١، ص١٩.

4 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، فصل في البئر، ج١، ص٤٠٩.

5 ...... "الفتاوى الرضوية"، ج٣، ص٢٦١.

6 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، فصل في البئر، ج١، ص٤١٧.

7 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، فصل في البئر، ج١، ص٤١٦.

بدن کا پاک کرنا ضروری ہے اور ان سے جو نمازیں پڑھیں ان کا پھیرنا فرض ہے اور اگر وقت معلوم نہیں تو جس وقت دیکھا گیا اس وقت سے نجس قرار پائے گا۔ اگرچہ پھولا پھٹا ہو اس سے قبل پانی نجس نہیں اور پہلے جو وُضو یا غُسل کیا یا کپڑے دھوئے کچھ حرج نہیں تیسیر اُسی پر عمل ہے۔[1]

مسئلہ ۳۹ جو کوآں ایسا ہو کہ اس کا پانی ٹوٹتا ہی نہیں چاہے کتنا ہی نکالیں اور اس میں نَجاست پڑ گئی یا اس میں کوئی ایسا جانور مر گیا جس میں کُل پانی نکالنے کا حکم ہے تو ایسی حالت میں حکم یہ ہے کہ معلوم کرلیں کہ اس میں کتنا پانی ہے وہ سب نکال لیا جائے۔ نکالتے وقت جتنا زیادہ ہوتا گیا اس کا کچھ لحاظ نہیں اور یہ معلوم کرلینا کہ اس وقت کتنا پانی ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ دو مسلمان پرہیزگار جن کو یہ مہارت ہو کہ پانی کی چوڑائی گہرائی دیکھ کر بتا سکیں کہ اس کوئیں میں اتنا پانی ہے وہ جتنے ڈول بتائیں اتنے نکالے جائیں اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اس پانی کی گہرائی کسی لکڑی یا رسّی سے صحیح طور پر ناپ لیں اور چند شخص بہت پھرتی سے سَو۱۰۰ ڈول مثلاً نکالیں پھر پانی ناپیں جتنا کم ہوا اسی حساب سے پانی نکال لیں کوآں پاک ہو جائے گا۔ اسکی مثال یہ ہے کہ پہلی مرتبہ ناپنے سے معلوم ہوا کہ پانی مثلاً دس ہاتھ ہے پھر سَو۱۰۰ ڈول نکالنے کے بعد ناپا تو نو۹ ہاتھ رہا تو معلوم ہوا کہ سَو۱۰۰ ڈول میں ایک ہاتھ کم ہوا تو دس۱۰ ہاتھ میں دس۱۰ سَو یعنی ایک ہزار ڈول ہوئے۔[2]

مسئلہ ۴۰ جو کوآں ایسا ہے کہ اس کا پانی ٹوٹ جائے گا مگر اس میں اس کے پھٹ جانے وغیرہ نقصانات کا گمان ہے تو بھی اتنا ہی پانی نکالا جائے جتنا اس وقت اس میں موجود ہے۔ پانی توڑنے کی حاجت نہیں۔

مسئلہ ۴۱ کوئیں سے جتنا پانی نکالنا ہے اس میں اختیار ہے کہ ایک دم سے اتنا نکالیں یا تھوڑا تھوڑا کرکے دونوں صورت میں پاک ہو جائے گا۔[3]

مسئلہ ۴۲ مرغی کا تازہ انڈا جس پر ہنوز رطوبت لگی ہو پانی میں پڑ جائے تو نجس نہ ہوگا۔ یوہیں بکری کا بچہ پیدا ہوتے ہی پانی میں گرا اور مرا نہیں جب بھی ناپاک نہ ہوگا۔[4]

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الأول، ج۱، ص۲۰.
و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، فصل في البئر، ج۱، ص۴۱۷، ۴۲۰.

2 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الأول، ج۱، ص۲۰، ۱۹.
و "الفتاوی الرضوية"، ج۳، ص۲۹۳، ۲۹۴.

3 ...... "الفتاوی الرضوية"، ج۳، ص۲۸۹.

4 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، فصل في البئر، ج۱، ص۴۰۸.

آدمی اور جانوروں کے جھوٹے کا بیان

مسئلہ ۱: آدمی چاہے جنب ہو یا حَیض و نِفاس والی عورت اس کا جھوٹا پاک ہے۔ کافر کا جھوٹا بھی پاک ہے [1]، مگر اس سے بچنا چاہیے جیسے تھوک، رینٹھ، کھنکار کہ پاک ہیں مگر ان سے آدمی گِھن کرتا ہے اس سے بہت بدتر کافر کے جھوٹے کو سمجھنا چاہیے۔

مسئلہ ۲: کسی کے موٗنھ سے اتنا خون نکلا کہ تھوک میں سرخی آگئی اور اس نے فوراً پانی پیا تو یہ جھوٹا ناپاک ہے اور سرخی جاتی رہنے کے بعد اس پر لازم ہے کہ کُلی کرکے موٗنھ پاک کرے اور اگر کُلی نہ کی اور چند بار تھوک کا گزر موضع نَجاست پر ہوا خواہ نگلنے میں یا تھوکنے میں یہاں تک کہ نَجاست کا اثر نہ رہا تو طہارت ہوگئی اسکے بعد اگر پانی پیے گا تو پاک رہیگا اگرچہ ایسی صورت میں تھوک نگلنا سخت ناپاک بات اور گناہ ہے۔ [2]

مسئلہ ۳: معاذ اللہ شراب پی کر فوراً پانی پیا تو نجس ہوگیا اور اگر اتنی دیر ٹھہرا کہ شراب کے اجزا تھوک میں مل کر حلق سے اتر گئے تو ناپاک نہیں مگر شرابی اور اس کے جھوٹے سے بچنا ہی چاہیے۔ [3]

مسئلہ ۴: شراب خوار کی مونچھیں بڑی ہوں کہ شراب مونچھوں میں لگی تو جب تک ان کو پاک نہ کرے جو پانی پیے گا وہ پانی اور برتن دونوں ناپاک ہوجائیں گے۔ [4]

مسئلہ ۵: مرد کو غیر عورت کا اور عورت کو غیر مرد کا جھوٹا اگر معلوم ہو کہ فلانی یا فلاں کا جھوٹا ہے بطورِ لذّت کھانا پینا مکروہ ہے مگر اس کھانے، پانی میں کوئی کراہت نہیں آئی [5] اور اگر معلوم نہ ہو کہ کس کا ہے یا لذّت کے طور پر کھایا پیا نہ گیا تو کوئی حَرَج نہیں بلکہ بعض صورتوں میں بہتر ہے جیسے باشرع عالم یا دیندار پیر کا جھوٹا کہ اسے تبرّک جان کر لوگ کھاتے پیتے ہیں۔

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الثاني، ج١، ص٢٣.
و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، فصل في البئر، ج١، ص٤٢٤، وغيرهما.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الثاني، ج١، ص٢٣.
و "الفتاوى الرضوية"، ج١، ص٢٥٧، ٢٥٩. و "مراقي الفلاح"، كتاب الطهارة، فصل في بيان احكام السؤر، ص٥.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الثاني ج١، ص٢٣.
و "الدرا لمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، فصل في البئر، مطلب في السؤر، ج١، ص٤٢٥، وغيرهما.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الثاني ج١، ص٢٣.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الثاني ج١، ص٢٣.
و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، فصل في البئر، مطلب في السؤر، ج١، ص٤٢٤.

مسئلہ ۶: جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے چوپائے ہوں یا پرند ان کا جھوٹا پاک ہے اگرچہ نر ہوں جیسے گائے، بیل، بھینس، بکری، کبوتر، تیتر وغیرہ۔ (1)

مسئلہ ۷: جو مرغی چھوٹی پھرتی اور غلیظ پر مونھ ڈالتی ہو اس کا جھوٹا مکروہ ہے اور بند رہتی ہو تو پاک ہے۔ (2)

مسئلہ ۸: یوہیں بعض گائیں جن کی عادت غلیظ کھانے کی ہوتی ہے ان کا جھوٹا مکروہ ہے اور اگر ابھی نَجاست کھائی اور اس کے بعد کوئی ایسی بات نہ پائی گئی جس سے اس کے مونھ کی طہارت ہو جائے (مثلاً آبِ جاری میں پانی پینا یا غیر جاری میں تین جگہ سے پینا) اور اس حالت میں پانی میں مونھ ڈال دیا تو ناپاک ہو گیا۔ اسی طرح اگر بیل، بھینسے، بکرے نروں نے حسبِ عادت مادہ کا پیشاب سُونگھا اور اس سے ان کا مونھ ناپاک ہوا اور نگاہ سے غائب نہ ہوئے نہ اتنی دیر گزری جس میں طہارت ہو جاتی تو ان کا جھوٹا ناپاک ہے اور اگر چار پانیوں میں مونھ ڈالیں تو پہلے تین ناپاک چوتھا پاک۔ (3)

مسئلہ ۹: گھوڑے کا جھوٹا پاک ہے۔ (4)

مسئلہ ۱۰: سُوَر، کتا، شیر، چیتا، بھیڑیا، ہاتھی، گیدڑ اور دوسرے درندوں کا جھوٹا ناپاک ہے۔ (5)

مسئلہ ۱۱: کُتّے نے برتن میں مونھ ڈالا تو اگر وہ چینی یا دھات کا ہے یا مٹی کا روغنی یا استعمالی چکنا تو تین بار دھونے سے پاک ہو جائے گا ورنہ ہر بار سُکھا کر۔ ہاں چینی میں بال ہو یا اور برتن میں درار ہو تو تین بار سُکھا کر پاک ہوگا فقط دھونے سے پاک نہ ہوگا۔ (6)

مسئلہ ۱۲: مٹکے کو کُتّے نے اوپر سے چاٹا اس میں کا پانی ناپاک نہ ہوگا۔ (7)

مسئلہ ۱۳: اڑنے والے شکاری جانور جیسے شکرا، باز، بہری، چیل وغیرہ کا جھوٹا مکروہ ہے اور یہی حکم کوّے کا ہے اور اگر ان کو پال کر شکار کے لیے سِکھا لیا ہو اور چونچ میں نَجاست نہ لگی ہو تو اس کا جھوٹا پاک ہے۔ (8)

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الثاني، ج ١، ص ٢٣.

2 ...... المرجع السابق، و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، فصل في البئر، مطلب في السؤر، ج ١، ص ٤٢٥.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الثاني، ج ١، ص ٢٣.

5 ...... المرجع السابق، ص ٢٤.

6 ...... "الفتاوی الرضوية"، كتاب الطهارة، باب الانجاس، ج ٤، ص ٥٥٩.

7 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الثاني، ج ١، ص ٢٤.

8 ...... المرجع السابق.

مسئلہ ۱۴: گھر میں رہنے والے جانور جیسے بلّی، چوہا، سانپ، چھپکلی کا جھوٹا مکروہ ہے۔ (1)

مسئلہ ۱۵: اگر کسی کا ہاتھ بلّی نے چاٹنا شروع کیا تو چاہیے کہ فوراً کھینچ لے یوہیں چھوڑ دینا کہ چاٹتی رہے مکروہ ہے اور چاہیے کہ ہاتھ دھوڈالے بے دھوئے اگر نماز پڑھ لی تو ہوگئی مگر خلافِ اَولیٰ ہوئی۔ (2)

مسئلہ ۱۶: بلّی نے چوہا کھایا اور فوراً برتن میں مونھ ڈال دیا تو ناپاک ہوگیا اور اگر زبان سے مونھ چاٹ لیا کہ خون کا اثر جاتا رہا تو ناپاک نہیں۔ (3)

مسئلہ ۱۷: پانی کے رہنے والے جانور کا جھوٹا پاک ہے خواہ ان کی پیدائش پانی میں ہو یا نہیں۔ (4)

مسئلہ ۱۸: گدھے، خچر کا جھوٹا مشکوک ہے یعنی اس کے قابل وُضو ہونے میں شک ہے، ولہٰذا اس سے وُضو نہیں ہوسکتا کہ حدث متیقن طہارت مشکوک سے زائل نہ ہوگا۔ (5)

مسئلہ ۱۹: جو جھوٹا پانی پاک ہے اس سے وُضو اور غُسل جائز ہیں مگر جنب نے بغیر کلّی کیے پانی پیا تو اس جھوٹے پانی سے وُضو ناجائز ہے کہ وہ مستعمل ہوگیا۔

مسئلہ ۲۰: اچھا پانی ہوتے ہوئے مکروہ پانی سے وُضو وغُسل مکروہ اور اگر اچھا پانی موجود نہیں تو کوئی حَرَج نہیں اسی طرح مکروہ جھوٹے کا کھانا پینا بھی مالدار کو مکروہ ہے۔ غریب محتاج کو بلا کراہت جائز۔ (6)

مسئلہ ۲۱: اچھا پانی ہوتے ہوئے مشکوک سے وُضو وغُسل جائز نہیں اور اگر اچھا پانی نہ ہو تو اسی سے وُضو وغُسل کرلے اور تیمم بھی اور بہتر یہ ہے کہ وُضو پہلے کرلے اور اگر عکس کیا یعنی پہلے تیمم کیا پھر وُضو جب بھی حَرَج نہیں اور اس صورت میں وُضو اور غُسل میں نیّت کرنی ضرور اور اگر وُضو کیا اور تیمم نہ کیا یا تیمم کیا اور وُضو نہ کیا تو نماز نہ ہوگی۔ (7)

مسئلہ ۲۲: مشکوک جھوٹے کا کھانا پینا نہیں چاہیے۔ (8)

---

1 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب الثالث في المیاه، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۲٤.
و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، باب المیاه، فصل في البئر، مطلب في السؤر، ج ۱، ص ٤۲٦.

2 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب الثالث في المیاه، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۲٤.

3 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب الثالث في المیاه، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۲٤.

4 ...... المرجع السابق، ص ۲۳، و "التبیین الحقائق"، ج ۱، ص ۱۰٥.

5 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب الثالث في المیاه، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۲٤.

6 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب الثالث في المیاه، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۲٤.

7 ...... المرجع السابق.

8 ...... "البحر الرائق"، کتاب الطهارة، ج ۱، ص ۲۳٥.

مسئلہ ۲۳ مشکوک پانی اچھے پانی میں مل گیا تو اگر اچھا زیادہ ہے تو اس سے وُضو ہو سکتا ہے ورنہ نہیں۔[1]

مسئلہ ۲۴ جس کا جھوٹا ناپاک ہے اس کا پسینہ اور لعاب بھی ناپاک ہے اور جس کا جھوٹا پاک اس کا پسینہ اور لعاب بھی پاک اور جس کا جھوٹا مکروہ اس کا لعاب اور پسینہ بھی مکروہ۔[2]

مسئلہ ۲۵ گدھے، خچر کا پسینہ اگر کپڑے میں لگ جائے تو کپڑا پاک ہے چاہے کتنا ہی زیادہ لگا ہو۔[3]

تیمم کا بیان

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

﴿ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآىٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ﴾[4]

یعنی اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں کا کوئی پاخانہ سے آیا یا عورتوں سے مباشرت کی (جماع کیا) اور پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی کا قصد کرو تو اپنے مونھ اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرو۔

حدیث ۱ صحیح بُخاری میں بروایت اُم المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مروی، فرماتی ہیں، کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں گئے یہاں تک کہ جب بیدا یا ذات الجیش[5] میں ہوئے۔ میری ہیکل ٹوٹ گئی۔[6] رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی تلاش کے لیے اقامت فرمائی اور لوگوں نے بھی حضور کے ساتھ اقامت کی اور نہ وہاں پانی تھا نہ لوگوں کے ساتھ پانی تھا۔ لوگوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آکر عرض کی کیا آپ نہیں دیکھتے کہ صدیقہ نے کیا کیا حضور کو اور سب کو ٹھہرالیا اور نہ یہاں پانی ہے نہ لوگوں کے ہمراہ ہے۔ فرماتی ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور حضور اپنا سر مبارک میرے زانو پر رکھ کر آرام فرما رہے تھے اور فرمایا تو نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور لوگوں کو روک لیا۔ حالانکہ نہ یہاں پانی ہے نہ لوگوں کے ہمراہ ہے۔ اُم المومنین فرماتی ہیں کہ مجھ پر عتاب کیا اور جو چاہا اللہ نے انہوں نے کہا اور اپنے ہاتھ سے میری کوکھ میں کونچنا شروع کیا اور مجھے حرکت کرنے سے کوئی چیز مانع نہ تھی مگر حضور کا میرے زانو پر آرام فرمانا تو جب صبح ہوئی ایسی جگہ

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الثاني، ج١، ص٢٤.

2 ...... المرجع السابق، ص٢٣.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... پ:٦، المآئدة:٦.

5 ...... بیدا اور ذات الجیش یہ دونوں دو جگہ کے نام ہیں۔۱۲

6 ...... یعنی میرا ہار ٹوٹ کر گر پڑا۔

جہاں پانی نہ تھا حضور اٹھے اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرمائی اور لوگوں نے تیمم کیا اس پر اُسید بن حُضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اے آل ابوبکر یہ تمہاری پہلی برکت نہیں (یعنی ایسی برکتیں تم سے ہوتی ہی رہتی ہیں) فرماتی ہیں جب میری سواری کا اونٹ اٹھایا گیا وہ ہیکل اس کے نیچے ملی۔(1)

حدیث ۲ صحیح مسلم شریف میں بروایت حُذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں منجملہ ان باتوں کے جن سے ہم کو لوگوں پر فضیلت دی گئی یہ تین باتیں ہیں۔

(۱) ہماری صفیں ملائکہ کی صفوں کے مثل کی گئیں اور

(۲) ہمارے لیے تمام زمین مسجد کر دی گئی اور

(۳) جب ہم پانی نہ پائیں زمین کی خاک ہمارے لیے پاک کرنے والی بنائی گئی۔(2)

حدیث ۳ امام احمد و ابوداود و ترمذی ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پاک مٹی مسلمان کا وُضو ہے اگرچہ دس برس پانی نہ پائے اور جب پانی پائے تو اپنے بدن کو پہنچائے (غُسل ووُضو کرے) کہ یہ اس کے لیے بہتر ہے۔(3)

حدیث ۴ ابوداود و دارمی نے ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی فرماتے ہیں۔ دو شخص سفر میں گئے اور نماز کا وقت آیا ان کے ساتھ پانی نہ تھا۔ پاک مٹی پر تیمم کر کے نماز پڑھ لی پھر وقت کے اندر پانی مل گیا ان میں ایک صاحب نے وُضو کر کے نماز کا اعادہ کیا اور دوسرے نے اعادہ نہ کیا پھر جب خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اس کا ذکر کیا تو جس نے اعادہ نہ کیا تھا اس سے فرمایا کہ تو سنّت کو پہنچا اور تیری نماز ہوگئی اور جس نے وُضو کر کے اعادہ کیا تھا اس سے فرمایا تجھے دونا ثواب ہے۔(4)

حدیث ۵ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے حضور نے نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے ملاحظہ فرمایا کہ ایک شخص لوگوں سے الگ بیٹھا ہوا ہے جس نے قوم کے ساتھ نماز نہ پڑھی۔ فرمایا: اے شخص تجھے قوم کے ساتھ نماز پڑھنے سے کیا شے مانع آئی۔ عرض کی مجھے نہانے کی حاجت ہے اور پانی نہیں ہے۔ ارشاد فرمایا، مٹی کو لے کہ وہ تجھے کافی ہے۔(5)

1...... "صحيح البخاري"، كتاب التيمم، باب التيمم، الحديث: ٣٣٤، ج١، ص ١٣٣.

2...... "صحيح مسلم"، كتاب المساجد... إلخ، باب المساجد و مواضع الصلاة، الحديث: ٥٢٢، ص٢٦٥.

3...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حديث أبي ذرالغفاري، الحديث: ٢١٤٢٩، ج ٨، ص ٨٦.

4...... "سنن أبي داود"، كتاب الطهارة، باب المتيمّم يجد الماء بعد مايصلي في الوقت، الحديث: ٣٣٨، ج١، ص١٥٥.

5...... "صحيح البخاري"، كتاب التيمّم، باب الصعيد الطيب... إلخ، الحديث: ٣٤٤، ج١، ص ١٣٦.

حدیث ٦ صحیحین میں ابوجُہیم بن حارث رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بیر جمل [1] کی جانب سے تشریف لا رہے تھے ایک شخص نے حضور کو سلام کیا اس کا جواب نہ دیا یہاں تک کہ ایک دیوار کی جانب متوجہ ہوئے اور مونھ اور ہاتھوں کا مسح فرمایا پھر اس کے سلام کا جواب دیا۔ [2]

تیمّم کے مسائل

مسئلہ ١ جس کا وُضو نہ ہو یا نہانے کی ضرورت ہو اور پانی پر قدرت نہ ہو تو وُضو و غُسل کی جگہ تیمم کرے۔ پانی پر قدرت نہ ہونے کی چند صورتیں ہیں: (١) ایسی بیماری ہو کہ وُضو یا غُسل سے اس کے زِیادہ ہونے یا دیر میں اچھا ہونے کا صحیح اندیشہ ہو خواہ یوں کہ اس نے خود آزمایا ہو کہ جب وُضو یا غُسل کرتا ہے تو بیماری بڑھتی ہے یا یوں کہ کسی مسلمان اچھے لائق حکیم نے جو ظاہراً فاسق نہ ہو کہہ دیا ہو کہ پانی نقصان کرے گا۔ [3]

مسئلہ ٢ محض خیال ہی خیال بیماری بڑھنے کا ہو تو تیمّم جائز نہیں۔ یوں ہی کافر یا فاسق یا معمولی طبیب کے کہنے کا اعتبار نہیں۔

مسئلہ ٣ اور اگر پانی بیماری کو نقصان نہیں کرتا مگر وُضو یا غُسل کے لیے حرکت ضرر کرتی ہو یا خود وُضو نہیں کرسکتا اور کوئی ایسا بھی نہیں جو وُضو کرا دے تو بھی تیمم کرے۔ یو ہیں کسی کے ہاتھ پھٹ گئے کہ خود وُضو نہیں کرسکتا اور کوئی ایسا بھی نہیں جو وُضو کرا دے تو تیمم کرے۔ [4]

مسئلہ ٤ بے وُضو کے اکثر اعضائے وُضو میں یا جنب کے اکثر بدن میں زخم ہو یا چیچک نکلی ہو تو تیمّم کرے، ورنہ جو حصہ عُضْو یا بدن کا اچھا ہو اس کو دھوئے اور زخم کی جگہ اور بوقت ضرر اس کے آس پاس بھی مسح کرے اور مسح بھی ضرر کرے تو اس عُضْو پر کپڑا ڈال کر اس پر مسح کرے۔ [5]

مسئلہ ٥ بیماری میں اگر ٹھنڈا پانی نقصان کرتا ہے اور گرم پانی نقصان نہ کرے تو گرم پانی سے وُضو اور غُسل ضروری

---

1. ...... مدینہ منورہ میں ایک مقام کا نام ہے۔١٢
2. ...... "صحيح البخاري"، كتاب التيمم، باب التيمم في الحضر... إلخ، الحديث: ٣٣٧، ج١، ص ١٣٤.
3. ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج١، ص٢٨.
4. ...... المرجع السابق.
5. ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج١، ص٢٨.
و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب التيمم، مطلب في فاقد الطهورين، ج١، ص ٤٨١.

ہے تیمم جائز نہیں۔ ہاں اگر ایسی جگہ ہو کہ گرم پانی نہ مل سکے تو تیمم کرے۔ یو ہیں اگر ٹھنڈے وقت میں وُضو یا غُسل نقصان کرتا ہے اور گرم وقت میں نہیں تو ٹھنڈے وقت تیمم کرے پھر جب گرم وقت آئے تو آئندہ نماز کے لیے وُضو کر لینا چاہیے جو نماز اس تیمم سے پڑھ لی اس کے اعادہ کی حاجت نہیں۔ (1)

مسئلہ ۶: اگر سر پر پانی ڈالنا نقصان کرتا ہے تو گلے سے نہائے اور پورے سر کا مسح کرے۔

(۲) وہاں چاروں طرف ایک ایک میل تک پانی کا پتا نہیں۔

مسئلہ ۷: اگر یہ گمان ہو کہ ایک میل کے اندر پانی ہوگا تو تلاش کر لینا ضروری ہے۔ بلا تلاش کیے تیمم جائز نہیں پھر بغیر تلاش کیے تیمم کر کے نماز پڑھ لی اور تلاش کرنے پر پانی مل گیا تو وُضو کر کے نماز کا اعادہ لازم ہے اور اگر نہ ملا تو ہوگئی۔ (2)

مسئلہ ۸: اگر غالب گمان یہ ہے کہ میل کے اندر پانی نہیں ہے تو تلاش کرنا ضروری نہیں پھر اگر تیمم کر کے نماز پڑھ لی اور نہ تلاش کیا نہ کوئی ایسا ہے جس سے پُوچھے اور بعد کو معلوم ہوا کہ پانی یہاں سے قریب ہے تو نماز کا اعادہ نہیں مگر یہ تیمم اب جاتا رہا اور اگر کوئی وہاں تھا مگر اس نے پوچھا نہیں اور بعد کو معلوم ہوا کہ پانی قریب ہے تو اعادہ چاہیے۔ (3)

مسئلہ ۹: اور اگر قریب میں پانی ہونے اور نہ ہونے کسی کا گمان نہیں تو تلاش کر لینا مستحب ہے اور بغیر تلاش کیے تیمم کر کے نماز پڑھ لی ہوگئی۔ (4)

مسئلہ ۱۰: ساتھ میں زم زم شریف ہے جو لوگوں کے لیے تبرکاً لیے جا رہا ہے یا بیمار کو پلانے کے لیے اور اتنا ہے کہ وُضو ہو جائے گا تو تیمم جائز نہیں۔ (5)

مسئلہ ۱۱: اگر چاہے کہ زمزم شریف سے وضو نہ کرے اور تیمم جائز ہو جائے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ کسی ایسے شخص کو جس پر بھروسا ہو کہ پھر دے دے گا وہ پانی ہبہ کر دے اور اس کا کچھ بدلہ ٹھہرائے تو اب تیمم جائز ہو جائے گا۔ (6)

مسئلہ ۱۲: جو نہ آبادی میں ہو نہ آبادی کے قریب اور اس کے ہمراہ پانی موجود ہے اور یاد نہ رہا اور تیمم کر کے نماز پڑھ لی

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج١، ص٢٨.

2 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج١، ص٢٩.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... "الفتاوی التاتارخانية"، كتاب الطهارة، الفصل الخامس في التيمم، نوع آخر في بيان شرائطهم، ج١، ص٢٣٤.

6 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب التيمم، مطلب في فاقد الطهورين، ج١، ص٤٧٥.

ہوگئی اور اگر آبادی یا آبادی کے قریب میں ہو تو اعادہ کرے۔[1]

مسئلہ ۱۳ اگر اپنے ساتھی کے پاس پانی ہے اور یہ گمان ہے کہ مانگنے سے دے دے گا تو مانگنے سے پہلے تیمم جائز نہیں پھر اگر نہیں مانگا اور تیمم کرکے نماز پڑھ لی اور بعد نماز مانگا اور اس نے دے دیا یا بے مانگے اس نے خود دے دیا تو وُضو کرکے نماز کا اعادہ لازم ہے اور اگر مانگا اور نہ دیا تو نماز ہوگئی اور اگر بعد کو بھی نہ مانگا جس سے دینے نہ دینے کا حال کُھلتا اور نہ اس نے خود دیا تو نماز ہوگئی اور اگر دینے کا غالب گمان نہیں اور تیمم کرکے نماز پڑھ لی جب بھی یہی صورتیں ہیں کہ بعد کو پانی دے دیا تو وُضو کرکے نماز کا اعادہ کرے ورنہ ہوگئی۔[2]

مسئلہ ۱۴ نماز پڑھتے میں کسی کے پاس پانی دیکھا اور گمان غالب ہے کہ دے دیگا تو چاہیے کہ نماز توڑ دے اور اس سے پانی مانگے اور اگر نہیں مانگا اور پوری کرلی اب اس نے خود یا اس کے مانگنے پر دے دیا تو اعادہ لازم ہے اور نہ دے تو ہوگئی اور اگر دینے کا گمان نہ تھا اور نماز کے بعد اس نے خود دے دیا یا مانگنے سے دیا جب بھی اعادہ کرے اور اگر اس نے نہ خود دیا نہ اس نے مانگا کہ حال معلوم ہوتا تو نماز ہوگئی اور اگر نماز پڑھتے میں اس نے خود کہا کہ پانی لو وُضو کرلو اور وہ کہنے والا مسلمان ہے تو نماز جاتی رہی توڑ دینا فرض ہے اور کہنے والا کافر ہے تو نہ توڑے پھر نماز کے بعد اگر اس نے پانی دے دیا تو وُضو کرکے اعادہ کرلے۔[3]

مسئلہ ۱۵ اور اگر یہ گمان ہے کہ میل کے اندر تو پانی نہیں مگر ایک میل سے کچھ زِیادہ فاصلہ پر مل جائے گا تو مستحب ہے کہ نماز کے آخر وقت مستحب تک تاخیر کرے یعنی عصر و مغرب و عشاء میں اتنی دیر نہ کرے کہ وقتِ کراہت آجائے۔ اگر تاخیر نہ کی اور تیمم کرکے پڑھ لی تو ہوگئی۔

(۳) اتنی سردی ہو کہ نہانے سے مرجانے یا بیمار ہونے کا قوی اندیشہ ہو اور لحاف وغیرہ کوئی ایسی چیز اس کے پاس نہیں جسے نہانے کے بعد اوڑھے اور سردی کے ضرر سے بچے نہ آگ ہے جسے تاپ سکے تو تیمم جائز ہے۔

(۴) دشمن کا خوف کہ اگر اس نے دیکھ لیا تو مار ڈالے گا یا مال چھین لے گا یا اس غریب نادار کا قرض خواہ ہے کہ اسے قید

1...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، باب التيمم، مطلب في الفرق بين الظن وغلبة الظن، ج۱، ص۴٦٧.

2...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الأول، ج۱، ص۲۹.

و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، باب التيمم، مطلب في الفرق... إلخ، ج۱، ص٤٦٨،٤٧٢.

3...... "الفتاوی الهندية"، المرجع السابق، و "خلاصة الفتاوی"، کتاب الطهارات، ج۱، ص۳۳.

کرادے گا یا اس طرف سانپ ہے وہ کاٹ کھائے گا یا شیر ہے کہ پھاڑ کھائے گا یا کوئی بدکار شخص ہے اور یہ عورت یا امرد ہے جس کو اپنی بے آبروئی کا گمان صحیح ہے تو تیمم جائز ہے۔ (1)

مسئلہ ۱۶: اگر ایسا دشمن ہے کہ ویسے اس سے کچھ نہ بولے گا مگر کہتا ہے کہ وُضو کے لیے پانی لوگے تو مار ڈالوں گا یا قید کرادوں گا تو اس صورت میں حکم یہ ہے کہ تیمم کر کے نماز پڑھ لے پھر جب موقع ملے تو وُضو کر کے اعادہ کرلے۔ (2)

مسئلہ ۱۷: قیدی کو قید خانہ والے وُضو نہ کرنے دیں تو تیمم کر کے پڑھ لے اور اعادہ کرے اور اگر وہ دشمن یا قید خانہ والے نماز بھی نہ پڑھنے دیں تو اشارہ سے پڑھے پھر اعادہ کرے۔ (3)

(۵) جنگل میں ڈول رسی نہیں کہ پانی بھرے تو تیمم جائز ہے۔ (4)

مسئلہ ۱۸: اگر ہمراہی کے پاس ڈول رسّی ہے وہ کہتا ہے کہ ٹھہر جا میں پانی بھر کر فارغ ہو کر تجھے دوں گا تو مستحب ہے کہ انتظار کرے اور اگر انتظار نہ کیا اور تیمم کر کے پڑھ لی ہوگئی۔ (5)

مسئلہ ۱۹: رسّی چھوٹی ہے کہ پانی تک نہیں پہنچتی مگر اس کے پاس کوئی کپڑا (رومال، عمامہ، دوپٹا وغیرہ) ایسا ہے کہ اس کے جوڑنے سے پانی مل جائے گا تو تیمم جائز نہیں۔ (6)

(۶) پیاس کا خوف یعنی اس کے پاس پانی ہے مگر وُضو یا غُسل کے صرف میں لائے تو خود یا دوسرا مسلمان یا اپنا یا اس کا جانور اگرچہ وہ کتا جس کا پالنا جائز ہے پیاسا رہ جائے گا اور اپنی یا ان میں کسی کی پیاس خواہ فی الحال موجود ہو یا آئندہ اس کا صحیح اندیشہ ہو کہ وہ راہ ایسی ہے کہ دور تک پانی کا پتا نہیں تو تیمم جائز ہے۔ (7)

مسئلہ ۲۰: پانی موجود ہے مگر آٹا گوندھنے کی ضرورت ہے جب بھی تیمم جائز ہے شوربے کی ضرورت کے لیے جائز نہیں۔ (8)

مسئلہ ۲۱: بدن یا کپڑا اس قدر نجس ہے جو مانع جوازِ نماز ہے اور پانی صرف اتنا ہے کہ چاہے وُضو کرے یا اُس کو پاک

---

1 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطهارة، باب التيمم، ج۱، ص٤٤٤.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، کتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج۱، ص۲۸.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، کتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج۱، ص۲۸.

4 ...... المرجع السابق. 5 ...... المرجع السابق. 6 ...... المرجع السابق.

7 ...... "الفتاوى الهندية"، کتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج۱، ص۲۸.
و"الدرالمختار"، کتاب الطهارة، باب التيمم، ج۱، ص٤٤٥.

8 ...... "الفتاوى الهندية"، کتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج۱، ص۲۸.

کرلے دونوں کام نہیں ہو سکتے تو پانی سے اس کو پاک کرلے پھر تیمم کرے اور اگر پہلے تیمم کرلیا اس کے بعد پاک کیا تو اب پھر تیمم کرے کہ پہلا تیمم نہ ہوا۔[1]

مسئلہ ۲۲ مسافر کو راہ میں کہیں رکھا ہوا پانی ملا تو اگر کوئی وہاں ہے تو اس سے دریافت کرلے اگر وہ کہے کہ صرف پینے کے لیے ہے تو تیمم کرے وُضو جائز نہیں چاہے کتنا ہی ہو اور اگر اس نے کہا کہ پینے کے لیے بھی ہے اور وُضو کے لیے بھی تو تیمم جائز نہیں اور اگر کوئی ایسا نہیں جو بتا سکے اور پانی تھوڑا ہو تو تیمم کرے اور زیادہ ہو تو وُضو کرے۔[2]

(۷) پانی گراں ہونا یعنی وہاں کے حساب سے جو قیمت ہونی چاہیے اس سے دو چند مانگتا ہے تو تیمم جائز ہے اور اگر قیمت میں اتنا فرق نہیں تو تیمم جائز نہیں۔[3]

مسئلہ ۲۳ پانی مول ملتا ہے اور اس کے پاس حاجتِ ضروریہ سے زیادہ دام نہیں تو تیمم جائز ہے۔[4]

(۸) یہ گمان کہ پانی تلاش کرنے میں قافلہ نظروں سے غائب ہو جائے گا یا ریل چھوٹ جائے گی۔[5]

(۹) یہ گمان کہ وُضو یا غُسل کرنے میں عیدین کی نماز جاتی رہے گی خواہ یوں کہ امام پڑھ کر فارغ ہو جائے گا یا زوال کا وقت آجائے گا دونوں صورتوں میں تیمم جائز ہے۔[6]

مسئلہ ۲۴ وُضو کرکے عیدین کی نماز پڑھ رہا تھا اثنائے نماز میں بے وُضو ہو گیا اور وُضو کرے گا تو وقت جاتا رہے گا یا جماعت ہو چکے گی تو تیمم کرکے نماز پڑھ لے۔[7]

مسئلہ ۲۵ گہن کی نماز کے لیے بھی تیمم جائز ہے جب کہ وُضو کرنے میں گہن کھل جانے یا جماعت ہو جانے کا اندیشہ ہو۔[8]

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الثاني، ج١، ص٢٩.

2 ...... "الفتاوى الخانية"، كتاب الطهارة، باب التيمم، ج١، ص٢٩.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج١، ص٢٩.
و "الفتاوى الرضوية"، ج٣، ص٤١٤.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج١، ص٢٩.

5 ...... "البحر الرائق"، كتاب الطهارة، باب التيمم، ج١، ص٢٤٣،
و "الفتاوى الرضوية"، ج٣، ص٤١٧.

6 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب التيمم، ج١، ص٤٥٦.

7 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الثالث، ج١، ص٣١.

8 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب التيمم، ج١، ص٤٥٧.

مسئلہ ۲۶ وُضو میں مشغول ہوگا تو ظہر یا مغرب یا عشاء یا جُمعہ کی پچھلی سُنّتوں کا یا نماز چاشت [1] کا وقت جاتا رہے گا تو تیمم کرکے پڑھ لے۔[2]

(۱۰) غیر ولی کو نماز جنازہ فوت ہو جانے کا خوف ہو تو تیمّم جائز ہے ولی کو نہیں کہ اس کا لوگ انتظار کریں گے اور لوگ بے اس کی اجازت کے پڑھ بھی لیں تو یہ دوبارہ پڑھ سکتا ہے۔[3]

مسئلہ ۲۷ ولی نے جس کو نماز پڑھانے کی اجازت دی ہو اسے تیمّم جائز نہیں اور ولی کو اس صورت میں اگر نماز فوت ہونے کا خوف ہو تو تیمّم جائز ہے۔ یوہیں اگر دوسرا ولی اس سے بڑھ کر موجود ہے تو اس کے لیے تیمّم جائز ہے۔ خوف فوت کے یہ معنی ہیں کہ چاروں تکبیریں جاتی رہنے کا اندیشہ ہو اور اگر یہ معلوم ہو کہ ایک تکبیر بھی مل جائے گی تو تیمّم جائز نہیں۔[4]

مسئلہ ۲۸ ایک جنازہ کے لیے تیمّم کیا اور نماز پڑھی پھر دوسرا جنازہ آیا اگر درمیان میں اتنا وقت ملا کہ وُضو کرتا تو کر لیتا مگر نہ کیا اور اب وُضو کرے تو نماز ہو چکے گی تو اس کے لیے اب دوبارہ تیمّم کرے اور اگر اتنا وقفہ نہ ہو کہ وُضو کر سکے تو وہی پہلا تیمّم کافی ہے۔[5]

مسئلہ ۲۹ سلام کا جواب دینے یا درود شریف وغیرہ وظائف پڑھنے یا سونے یا بے وُضو کو مسجد میں جانے یا زبانی قرآن پڑھنے کے لیے تیمّم جائز ہے اگرچہ پانی پر قدرت ہو۔

مسئلہ ۳۰ جس پر نہانا فرض ہے اسے بغیر ضرورت مسجد میں جانے کے لیے تیمّم جائز نہیں ہاں اگر مجبوری ہو جیسے ڈول رسّی مسجد میں ہو اور کوئی ایسا نہیں جو لا دے تو تیمّم کرکے جائے اور جلد سے جلد لے کر نکل آئے۔[6]

---

1 ...... مجدّدِ اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ''پانی نہ ہونے کی حالت میں بے وضو نے مسجد میں ذکر کے لیے بیٹھنے بلکہ مسجد میں سونے کے لیے (کہ سرے سے عبادت ہی نہیں) یا پانی ہوتے ہوئے سجدۂ تلاوت یا سجدۂ شکر یا مسِ مصحف یا باوجود وسعت وقت نمازِ پنجگانہ یا جُمعہ یا جب نے تلاوت قرآن کے لیے تیمّم کیا لغو و باطل و نا جائز ہوگا کہ ان میں سے کوئی بے بدل فوت نہ ہوتا تھا، یونہی ہماری تحقیق پر تہجد یا چاشت یا چاند گہن کی نماز کے لیے، اگرچہ اُن کا وقت جاتا ہو کہ یہ نفل ہیں سنّتِ مؤکدہ نہیں تو باوجود آب (یعنی پانی کی موجودگی میں) زیارتِ قبور یا عیادتِ مریض یا سونے کے لیے تیمّم بدرجۂ اَولیٰ لغو ہے۔'' ("الفتاوی الرضویة"، ج۳، ص۵۵۷).

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب التيمم، ج١، ص٤٥٧.

3 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الثالث، ج١، ص٣١.

4 ...... المرجع السابق، وغیرہ.

5 ...... المرجع السابق.

6 ...... "الفتاوی الرضوية"، ج١، ص٧٩١.

مسئلہ ۳۱: مسجد میں سویا تھا اور نہانے کی ضرورت ہوگئی تو آنکھ کھلتے ہی جہاں سویا تھا وہیں فوراً تیمم کر کے نکل آئے[1] تاخیر حرام ہے۔[2]

مسئلہ ۳۲: قرآن مجید چھونے کے لیے یا سجدۂ تلاوت یا سجدۂ شکر کے لیے تیمم جائز نہیں جب کہ پانی پر قدرت ہو۔[3]

مسئلہ ۳۳: وقت اتنا تنگ ہوگیا کہ وُضو یا غُسل کرے گا تو نماز قضا ہو جائے گی تو چاہیے کہ تیمم کر کے نماز پڑھ لے پھر وُضو یا غُسل کر کے اعادہ کرنا لازم ہے۔[4]

مسئلہ ۳۴: عورت حَیض ونِفاس سے پاک ہوئی اور پانی پر قادر نہیں تو تیمم کرے۔[5]

مسئلہ ۳۵: مُردے کو اگر غُسل نہ دے سکیں خواہ اس وجہ سے کہ پانی نہیں یا اس وجہ سے کہ اُس کے بدن کو ہاتھ لگانا جائز نہیں جیسے اجنبی عورت یا اپنی عورت کہ مرنے کے بعد اسے چھو نہیں سکتا تو اسے تیمم کرایا جائے، غیر محرم کو اگرچہ شوہر ہو عورت کو تیمم کرانے میں کپڑا حائل ہونا چاہیے۔[6]

مسئلہ ۳۶: جنب اور حائض اور میّت اور بے وُضو یہ سب ایک جگہ ہیں اور کسی نے اتنا پانی جو غُسل کے لیے کافی ہے لا کر کہا جو چاہے خرچ کرے تو بہتر یہ ہے کہ جنب اس سے نہائے اور مردے کو تیمم کرایا جائے اور دوسرے بھی تیمم کریں اور اگر کہا کہ اس میں تم سب کا حصہ ہے اور ہر ایک کو اس میں اتنا حصہ ملا جو اس کے کام کے لیے پورا نہیں تو چاہیے کہ مُردے کے غُسل کے لیے اپنا اپنا حصہ دے دیں اور سب تیمم کریں۔[7]

مسئلہ ۳۷: دو شخص باپ بیٹے ہیں اور کسی نے اتنا پانی دیا کہ اس سے ایک کا وُضو ہو سکتا ہے تو وہ پانی باپ کے صرف

---

1 ...... ہاں جو شخص عین کنارۂ مسجد میں ہو کہ پہلے ہی قدم میں خارج ہو جائے جیسے دروازے یا حُجرے یا زمین پیشِ حجرہ (یعنی حجرہ کے سامنے والی زمین) کے متصل سوتا تھا اور احتلام ہوا یا جنابت یاد نہ رہی اور مسجد میں ایک ہی قدم رکھا تھا، ان صورتوں میں فوراً ایک قدم رکھ کر باہر ہو جائے کہ اس خروج (یعنی نکلنے میں) میں مرور في المسجد (یعنی مسجد میں چلنا) نہ ہوگا اور جب تک تیمم پُورا نہ ہو بحالِ جنابت (یعنی جنابت کی حالت میں) مسجد میں ٹھہرنا رہے گا۔ ("الفتاوی الرضویة"، ج۳، ص۴۸۰).

2 ...... "الفتاوی الرضویة"، ج۳، ص۴۷۹.

3 ...... "الفتاوی الرضویة"، ج۳، ص۳۰۵.

4 ...... المرجع السابق، ص۳۱۰.

5 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطهارة، باب التیمم، ج۱، ص۴۴۹.

6 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في قراءة عند المیت، ج۳، ص۱۰۵، ۱۱۰.

7 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطهارة، باب التیمم، ج۱، ص۴۷۴.

میں آنا چاہیے۔[1]

مسئلہ ۳۸: اگر کوئی ایسی جگہ ہے کہ نہ پانی ملتا ہے نہ پاک مٹی کہ تیمم کرے تو اسے چاہیے کہ وقت نماز میں نماز کی سی صورت بنائے یعنی تمام حرکات نماز بلانیت نماز بجالائے۔

مسئلہ ۳۹: کوئی ایسا ہے کہ وُضو کرتا تو پیشاب کے قطرے ٹپکتے ہیں اور تیمم کرے تو نہیں تو اسے لازم ہے کہ تیمم کرے۔[2]

مسئلہ ۴۰: اتنا پانی ملا جس سے وُضو ہو سکتا ہے اور اسے نہانے کی ضرورت ہے تو اس پانی سے وُضو کر لینا چاہیے اور غُسل کے لیے تیمم کرے۔[3]

مسئلہ ۴۱: تیمم کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ کی انگلیاں کشادہ کر کے کسی ایسی چیز پر جو زمین کی قسم سے ہو مار کر لوٹ لیں اور زیادہ گرد لگ جائے تو جھاڑ لیں اور اس سے سارے مونھ کا مسح کریں پھر دوسری مرتبہ یوہیں کریں اور دونوں ہاتھوں کا ناخن سے کہنیوں سمیت مسح کریں۔[4]

مسئلہ ۴۲: وُضو اور غُسل دونوں کا تیمم ایک ہی طرح ہے۔[5]

مسئلہ ۴۳: **تیمم میں تین فرض ہیں:**

(۱) نیت: اگر کسی نے ہاتھ مٹی پر مار کر مونھ اور ہاتھوں پر پھیر لیا اور نیت نہ کی تیمم نہ ہوگا۔[6]

مسئلہ ۴۴: کافر نے اسلام لانے کے لیے تیمم کیا اس سے نماز جائز نہیں کہ وہ اس وقت نیت کا اہل نہ تھا بلکہ اگر قدرت پانی پر نہ ہو تو سرے سے تیمم کرے۔[7]

مسئلہ ۴۵: نماز اس تیمم سے جائز ہوگی جو پاک ہونے کی نیت یا کسی ایسی عبادت مقصودہ کے لیے کیا گیا ہو جو بلاطہارت جائز نہ ہو تو اگر مسجد میں جانے یا نکلنے یا قرآن مجید چھونے یا اذان و اقامت (یہ سب عبادت مقصودہ نہیں) یا سلام کرنے یا سلام کا جواب دینے یا زیارت قبور یا دفن میت یا بے وُضو نے قرآن مجید پڑھنے (ان سب کے لیے طہارت شرط نہیں)

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الثالث، ج۱، ص۳۰.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الثالث، ج۱، ص۳۱.

3 ...... "الفتاوى التاتارخانية"، كتاب الطهارة، الفصل الخامس في التيمم، ج۱، ص۲۵۵.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الثالث، ج۱، ص۳۰.

5 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الطهارة، باب التيمم، ص۲۸.

6 ...... "الفتاوى الرضوية"، ج۳، ص۳۷۳.

7 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج۱، ص۲۶.

کے لیے تیمّم کیا ہو تو اس سے نماز جائز نہیں بلکہ جس کے لیے کیا گیا اس کے سوا کوئی عبادت بھی جائز نہیں۔[1]

مسئلہ ۴۶ جنب نے قرآن مجید پڑھنے کے لیے تیمّم کیا ہو تو اس سے نماز پڑھ سکتا ہے سجدۂ شکر کی نیت سے جو تیمّم کیا ہو اس سے نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ ۴۷ دوسرے کو تیمّم کا طریقہ بتانے کے لیے جو تیمّم کیا اس سے بھی نماز جائز نہیں۔[2]

مسئلہ ۴۸ نماز جنازہ یا عیدین یا سنتوں کے لیے اس غرض سے تیمّم کیا ہو کہ وُضو میں مشغول ہوگا تو یہ نمازیں فوت ہو جائیں گی تو اس تیمم سے اس خاص نماز کے سوا کوئی دوسری نماز جائز نہیں۔[3]

مسئلہ ۴۹ نماز جنازہ یا عیدین کے لیے تیمم اس وجہ سے کیا کہ بیمار تھا یا پانی موجود نہ تھا تو اس سے فرض نماز اور دیگر عبادتیں سب جائز ہیں۔

مسئلہ ۵۰ سجدۂ تلاوت کے تیمم سے بھی نمازیں جائز ہیں۔[4]

مسئلہ ۵۱ جس پر نہانا فرض ہے اسے یہ ضرور نہیں کہ غُسل اور وُضو دونوں کے لیے دو تیمّم کرے بلکہ ایک ہی میں دونوں کی نیت کرلے دونوں ہو جائیں گے اور اگر صرف غُسل یا وُضو کی نیت کی جب بھی کافی ہے۔

مسئلہ ۵۲ بیمار یا بے دست و پا اپنے آپ تیمّم نہیں کرسکتا تو اسے کوئی دوسرا شخص تیمّم کرادے اور اس وقت تیمّم کرانے والے کی نیت کا اعتبار نہیں بلکہ اس کی نیت چاہیے جسے کرایا جارہا ہے۔[5]

(۲) سارے مونھ پر ہاتھ پھیرنا: اس طرح کہ کوئی حصہ باقی رہ نہ جائے اگر بال برابر بھی کوئی جگہ رہ گئی تیمّم نہ ہوا۔[6]

مسئلہ ۵۳ داڑھی اور مونچھوں اور بھووں کے بالوں پر ہاتھ پھر جانا ضروری ہے۔ مونھ کہاں سے کہاں تک ہے اس کو ہم نے وُضو میں بیان کردیا بھووں کے نیچے اور آنکھوں کے اوپر جو جگہ ہے اور ناک کے حصۂ زیریں کا خیال رکھیں کہ اگر خیال نہ رکھیں گے تو ان پر ہاتھ نہ پھرے گا اور تیمّم نہ ہوگا۔[7]

1...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج١، ص٢٦.

2...... المرجع السابق. 3...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب التيمم، ج١، ص٤٥٥،٤٥٨.

4...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج١، ص٢٦.

5...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج١، ص٢٦.

6...... "الدرالمختار"، كتاب الطهارة، باب التيمم، ج١، ص ٤٤٨.

7...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج١، ص٢٦.

مسئلہ ۵۴: عورت ناک میں پھول پہنے ہو تو نکال لے ورنہ پھول کی جگہ باقی رہ جائے گی اور نتھ پہنے ہو جب بھی خیال رکھے کہ نتھ کی وجہ سے کوئی جگہ باقی تو نہیں رہی۔

مسئلہ ۵۵: نتھنوں کے اندر مسح کرنا کچھ درکار نہیں۔

مسئلہ ۵۶: ہونٹ کا وہ حصہ جو عادۃً مونھ بند ہونے کی حالت میں دکھائی دیتا ہے اس پر بھی مسح ہو جانا ضروری ہے تو اگر کسی نے ہاتھ پھیرتے وقت ہونٹوں کو زور سے دبا لیا کہ کچھ حصہ باقی رہ گیا تیمم نہ ہوا۔ یوہیں اگر زور سے آنکھیں بند کر لیں جب بھی تیمم نہ ہوگا۔

مسئلہ ۵۷: مونچھ کے بال اتنے بڑھ گئے کہ ہونٹ چھپ گیا تو ان بالوں کو اٹھا کر ہونٹ پر ہاتھ پھیرے، بالوں پر ہاتھ پھیرنا کافی نہیں۔

(۳) دونوں ہاتھ کا کہنیوں سمیت مسح کرنا: اس میں بھی یہ خیال رہے کہ ذرہ برابر باقی نہ رہے ورنہ تیمم نہ ہوگا۔

مسئلہ ۵۸: انگوٹھی چھلّے پہنے ہو تو انھیں اتار کر ان کے نیچے ہاتھ پھیرنا فرض ہے۔[1] عورتوں کو اس میں بہت اِحتیاط کی ضرورت ہے۔ کنگن چوڑیاں جتنے زیور ہاتھ میں پہنے ہو سب کو ہٹا کر یا اتار کر جلد کے ہر حصہ پر ہاتھ پہنچائے اس کی احتیاطیں وُضو سے بڑھ کر ہیں۔

مسئلہ ۵۹: تیمم میں سر اور پاؤں کا مسح نہیں۔

مسئلہ ۶۰: ایک ہی مرتبہ ہاتھ مار کر مونھ اور ہاتھوں پر مسح کر لیا تیمم نہ ہوا ہاں اگر ایک ہاتھ سے سارے مونھ کا مسح کیا اور دوسرے سے ایک ہاتھ کا اور ایک ہاتھ جو بچ رہا اُس کے لیے پھر ہاتھ مارا اور اس پر مسح کر لیا تو ہو گیا مگر خلافِ سنّت ہے۔[2]

مسئلہ ۶۱: جس کے دونوں ہاتھ یا ایک پہنچے سے کٹا ہو تو کہنیوں تک جتنا باقی رہ گیا اُس پر مسح کرے اور اگر کہنیوں سے اوپر تک کٹ گیا تو اسے بقیہ ہاتھ پر مسح کرنے کی ضرورت نہیں پھر بھی اگر اس جگہ پر جہاں سے کٹ گیا ہے مسح کر لے تو بہتر ہے۔[3]

مسئلہ ۶۲: کوئی لنجھا ہے یا اس کے دونوں ہاتھ کٹے ہیں اور کوئی ایسا نہیں جو اسے تیمم کرا دے تو وہ اپنے ہاتھ اور رخسار جہاں تک ممکن ہو زمین یا دیوار سے مس کرے اور نماز پڑھے مگر وہ ایسی حالت میں امامت نہیں کر سکتا۔ ہاں اس جیسا کوئی

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج ١، ص ٢٦.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... المرجع السابق.

اور بھی ہے تو اس کی امامت کر سکتا ہے۔[1]

مسئلہ ۶۳ تیمم کے ارادے سے زمین پر لوٹا اور مونھ اور ہاتھوں پر جہاں تک ضرور ہے ہر ذرّہ پر گرد لگ گئی تو ہو گیا ورنہ نہیں اور اس صورت میں مونھ اور ہاتھوں پر ہاتھ پھیر لینا چاہیے۔[2]

تیمّم کی سنتیں

(۱) بسم اللہ کہنا۔

(۲) ہاتھوں کو زمین پر مارنا۔

(۳) انگلیاں کھلی ہوئی رکھنا۔

(۴) ہاتھوں کو جھاڑ لینا یعنی ایک ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ کو دوسرے ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ پر مارنا نہ اس طرح کہ تالی کی سی آواز نکلے۔

(۵) زمین پر ہاتھ مار کر لوٹ دینا۔

(۶) پہلے مونھ پھر ہاتھ کا مسح کرنا۔

(۷) دونوں کا مسح پے در پے ہونا۔

(۸) پہلے داہنے ہاتھ پھر بائیں کا مسح کرنا۔

(۹) داڑھی کا خلال کرنا اور

(۱۰) انگلیوں کا خلال جب کہ غبار پہنچ گیا ہو اور اگر غبار نہ پہنچا مثلاً پتھر وغیرہ کسی ایسی چیز پر ہاتھ مارا جس پر غبار نہ ہو تو خلال فرض ہے۔ ہاتھوں کے مسح میں بہتر طریقہ یہ ہے کہ بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے علاوہ چار انگلیوں کا پیٹ داہنے ہاتھ کی پُشت پر رکھے اور انگلیوں کے سروں سے کہنی تک لے جائے اور پھر وہاں سے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے دہنے کے پیٹ کو مس کرتا ہوا گٹے تک لائے اور بائیں انگوٹھے کے پیٹ سے دہنے انگوٹھے کی پُشت کا مسح کرے یوہیں داہنے ہاتھ سے بائیں کا مسح کرے اور ایک دم سے پوری ہتھیلی اور انگلیوں سے مسح کر لیا تیمّم ہو گیا خواہ کہنی سے انگلیوں کی طرف لایا یا انگلیوں سے کہنی کی طرف لے گیا مگر پہلی

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج١، ص٢٦، وغيره.

2 ...... المرجع السابق.

صورت میں خلاف سنّت ہوا۔[1]

مسئلہ ۱ اگر مسح کرنے میں صرف تین انگلیاں کام میں لایا جب بھی ہو گیا اور اگر ایک یا دو سے مسح کیا تیمم نہ ہوا اگرچہ تمام عُضْو پر ان کو پھیر لیا ہو۔

مسئلہ ۲ تیمم ہوتے ہوئے دوبارہ تیمم نہ کرے۔[2]

مسئلہ ۳ خلال کے لیے ہاتھ مارنا ضروری نہیں۔[3]

کس چیز سے تیمّم جائز ہے اور کس سے نہیں

مسئلہ ۱ تیمم اسی چیز سے ہوسکتا ہے جو جنس زمین سے ہو اور جو چیز زمین کی جنس سے نہیں اس سے تیمم جائز نہیں۔[4]

مسئلہ ۲ جس مٹی سے تیمم کیا جائے اس کا پاک ہونا ضروری ہے یعنی نہ اس پر کسی نجاست کا اثر ہو نہ یہ ہو کہ محض خشک ہونے سے اثرِ نَجاست جاتا رہا ہو۔[5]

مسئلہ ۳ جس چیز پر نجاست گری اور سُوکھ گئی اس سے تیمم نہیں کر سکتے اگرچہ نجاست کا اثر باقی نہ ہو البتہ نماز اس پر پڑھ سکتے ہیں۔[6]

مسئلہ ۴ یہ وہم کہ کبھی نجس ہوئی ہو گی فضول ہے اس کا اعتبار نہیں۔

مسئلہ ۵ جو چیز آگ سے جل کر نہ راکھ ہوتی ہے نہ پگھلتی ہے نہ نَرم ہوتی ہے وہ زمین کی جنس سے ہے اس سے تیمم جائز ہے۔ ریتا، چونا، سرمہ، ہرتال، گندھک، مردہ سنگ، گیرو، پتھر، زبرجد، فیروزہ، عقیق، زمرد وغیرہ جواہر سے تیمم جائز ہے اگرچہ ان پر غبار نہ ہو۔[7]

---

1 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطهارة، باب التیمم، ج۱، ص۴۳۷۔۴۳۹.
و "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب الرابع في التیمم، الفصل الثالث، ج۱، ص۳۰، وغیره.

2 ...... "الفتاوی الرضویة"، ج۳، ص۳۷٦.

3 ...... "البحر الرائق"، کتاب الطهارة، باب التیمم، ج۱، ص۲۵۳.

4 ...... "خلاصة الفتاوی"، کتاب الطهارات، الفصل الخامس في التیمم، ج۱، ص۳۵.

5 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب الرابع في التیمم، الفصل الأول، ج۱، ص۲٦.

6 ...... المرجع السابق، ص۲۷، وغیره.

7 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب الرابع في التیمم، الفصل الأول، ج۱، ص۲٦۔۲۷.

مسئلہ ۶: کچی اینٹ چینی یا مٹی کے برتن سے جس پر کسی ایسی چیز کی رنگت ہو جو جنس زمین سے ہے۔ جیسے گیرو[1] کھریا[2] مٹی یا وہ چیز جس کی رنگت جنس زمین سے تو نہیں مگر برتن پر اس کا جرم نہ ہو تو ان دونوں صورتوں میں اس سے تیمم جائز ہے اور اگر جنس زمین سے نہ ہو اور اس کا جرم برتن پر ہو تو جائز نہیں۔

مسئلہ ۷: شورہ جو ہنوز پانی میں ڈال کر صاف نہ کیا گیا ہو اس سے تیمم جائز ہے ورنہ نہیں۔[3]

مسئلہ ۸: جو نمک پانی سے بنتا ہے اس سے تیمم جائز نہیں اور جو کان سے نکلتا ہے جیسے سیندھا نمک اس سے جائز ہے۔[4]

مسئلہ ۹: جو چیز آگ سے جل کر راکھ ہو جاتی ہو جیسے لکڑی، گھاس وغیرہ یا پگھل جاتی یا نرم ہو جاتی ہو جیسے چاندی، سونا، تانبا، پیتل، لوہا وغیرہ دھاتیں وہ زمین کی جنس سے نہیں اس سے تیمم جائز نہیں۔ ہاں یہ دھاتیں اگر کان سے نکال کر پگھلائی نہ گئیں کہ ان پر مٹی کے اجزا ہنوز باقی ہیں تو ان سے تیمم جائز ہے اور اگر پگھلا کر صاف کر لی گئیں اور ان پر اتنا غبار ہے کہ ہاتھ مارنے سے اس کا اثر ہاتھ میں ظاہر ہوتا ہے تو اس غبار سے تیمم جائز ہے، ورنہ نہیں۔[5]

مسئلہ ۱۰: غلہ، گیہوں، جو وغیرہ اور لکڑی یا گھاس اور شیشہ پر غبار ہو تو اس غبار سے تیمم جائز ہے جب کہ اتنا ہو کہ ہاتھ میں لگ جاتا ہو ورنہ نہیں۔[6]

مسئلہ ۱۱: مشک وعنبر، کافور، لوبان سے تیمم جائز نہیں۔[7]

مسئلہ ۱۲: موتی اور سیپ اور گھونگے سے تیمم جائز نہیں اگرچہ پسے ہوں اور ان چیزوں کے چُونے سے بھی ناجائز۔[8]

مسئلہ ۱۳: راکھ اور سونے چاندی فولاد وغیرہ کے کشتوں سے بھی جائز نہیں۔[9]

مسئلہ ۱۴: زمین یا پتھر جل کر سیاہ ہو جائے اس سے تیمم جائز ہے یوہیں اگر پتھر جل کر راکھ ہو جائے اس سے بھی جائز ہے۔[10]

---

1 ...... ایک قسم کی لال مٹی۔ 2 ...... ایک قسم کی سفید مٹی۔

3 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج١، ص٢٦.

4 ...... المرجع السابق، ص٢٧. 5 ...... المرجع السابق.

6 ...... المرجع السابق. 7 ...... المرجع السابق.

8 ...... "الفتاوى الرضوية"، ج٣، ص٦٥٧. 9 ...... المرجع السابق، ص٦٥٦.

10 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج١، ص٢٧ وغيره.

مسئلہ ۱۵: اگر خاک میں راکھ مل جائے اور خاک زیادہ ہو تو تیمم جائز ہے ورنہ نہیں۔ (1)

مسئلہ ۱۶: زرد، سرخ، سبز، سیاہ رنگ کی مٹی سے تیمم جائز ہے (2) مگر جب رنگ چھوٹ کر ہاتھ مونھ کو رنگین کر دے تو بغیر ضرورت شدیدہ اس سے تیمم کرنا جائز نہیں اور کر لیا تو ہو گیا۔

مسئلہ ۱۷: بھیگی مٹی سے تیمم جائز ہے جب کہ مٹی غالب ہو۔ (3)

مسئلہ ۱۸: مسافر کا ایسی جگہ گزر ہوا کہ سب طرف کیچڑ ہی کیچڑ ہے اور پانی نہیں پاتا کہ وُضو یا غُسل کرے اور کپڑے میں بھی غبار نہیں تو اسے چاہیے کہ کپڑا کیچڑ میں سان کر سکھالے اور اس سے تیمم کرے اور اگر وقت جاتا ہو تو مجبوری کو کیچڑ ہی سے تیمم کرلے جب کہ مٹی غالب ہو۔ (4)

مسئلہ ۱۹: گدّے اور دری وغیرہ میں غبار ہے تو اس سے تیمم کر سکتا ہے اگرچہ وہاں مٹی موجود ہو جب کہ غبار اتنا ہو کہ ہاتھ پھیرنے سے انگلیوں کا نشان بن جائے۔ (5)

مسئلہ ۲۰: نجس کپڑے میں غبار ہو اس سے تیمم جائز نہیں ہاں اگر اس کے سُوکھنے کے بعد غبار پڑا تو جائز ہے۔ (6)

مسئلہ ۲۱: مکان بنانے یا گرانے میں یا کسی اور صورت سے مونھ اور ہاتھوں پر گرد پڑی اور تیمم کی نیت سے مونھ اور ہاتھوں پر مسح کر لیا تیمم ہو گیا۔ (7)

مسئلہ ۲۲: گچ کی دیوار پر تیمم جائز ہے۔ (8)

مسئلہ ۲۳: مصنوعی مُردہ سنگ سے تیمم جائز نہیں۔ (9)

مسئلہ ۲۴: مونگے یا اس کی راکھ سے تیمم جائز نہیں۔ (10)

---

(1)...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج ١، ص ٢٧.

(2)...... المرجع السابق. (3)...... المرجع السابق.

(4)...... المرجع السابق.

(5)...... "الفتاوى الرضوية"، ج ٣، ص ٣٠٢.

(6)...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج ١، ص ٢٧.

(7)...... المرجع السابق.

(8)...... "الدرالمختار"، كتاب الطهارة، باب التيمم، ج ١، ص ٤٥٣.

(9)...... "الفتاوى الرضوية"، ج ٣، ص ٦٥٤.

(10)...... "الدرالمختار"، كتاب الطهارة، باب التيمم، ج ١، ص ٤٥٢.

مرجان (یعنی مونگے) سے تیمم کرنے کے بارے میں تفصیلی معلومات کے لیے فتاویٰ رضویہ، جلد 3 صفحہ 684 تا 688 ملاحظہ فرمائیے۔

مسئلہ ۲۵ جس جگہ سے ایک نے تیمم کیا دوسرا بھی کرسکتا ہے یہ جو مشہور ہے کہ مسجد کی دیوار یا زمین سے تیمم ناجائز یا مکروہ ہے غلط ہے۔[1]

مسئلہ ۲۶ تیمم کے لیے ہاتھ زمین پر مارا اور مسح سے پہلے ہی تیمم ٹوٹنے کا کوئی سبب پایا گیا تو اس سے تیمم نہیں کرسکتا۔[2]

تیمم کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے

مسئلہ ۱ جن چیزوں سے وُضو ٹوٹتا ہے یا غُسل واجب ہوتا ہے ان سے تیمم بھی جاتا رہے گا اور علاوہ ان کے پانی پر قادر ہونے سے بھی تیمم ٹوٹ جائے گا۔[3]

مسئلہ ۲ مریض نے غُسل کا تیمم کیا تھا اور اب اتنا تندرست ہوگیا کہ غُسل سے ضرر نہ پہنچے گا تیمم جاتا رہا۔[4]

مسئلہ ۳ کسی نے غُسل اور وُضو دونوں کے لیے ایک ہی تیمم کیا تھا پھر وُضو توڑنے والی کوئی چیز پائی گئی یا اتنا پانی پایا کہ جس سے صرف وُضو کرسکتا ہے یا بیمار تھا اور اب اتنا تندرست ہوگیا کہ وُضو نقصان نہ کرے گا اور غُسل سے ضرر ہوگا تو صرف وُضو کے حق میں تیمم جاتا رہا غُسل کے حق میں باقی ہے۔[5]

مسئلہ ۴ جس حالت میں تیمم ناجائز تھا اگر وہ بعد تیمم پائی گئی تیمم ٹوٹ گیا جیسے تیمم والے کا ایسی جگہ گذر ہوا کہ وہاں سے ایک میل کے اندر پانی ہے تو تیمم جاتا رہا۔ یہ ضرور نہیں کہ پانی کے پاس ہی پہنچ جائے۔

مسئلہ ۵ اتنا پانی ملا کہ وُضو کے لیے کافی نہیں ہے یعنی ایک مرتبہ مونھ اور ایک ایک مرتبہ دونوں ہاتھ پاؤں نہیں دھو سکتا تو وُضو کا تیمم نہیں ٹوٹا اور اگر ایک ایک مرتبہ دھو سکتا ہے تو جاتا رہا۔ یوہیں غُسل کے تیمم کرنے والے کو اتنا پانی ملا جس سے غُسل نہیں ہوسکتا تو تیمم نہیں گیا۔[6]

---

1 ...... "منية المصلي"، بيان التيمم وطهارة الأرض، ص٥٨.
و "الفتاوى الرضوية"، ج٣، ص٧٣٨.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج١، ص٢٦.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الثاني، ج١، ص٢٩.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... المرجع السابق.

6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الثاني، ج١، ص٣٠.
و "الدر المختار" و "رد المحتار"، كتاب الطهارة، باب التيمم، ج١، ص٤٧٨.

مسئلہ ۶: ایسی جگہ گزرا کہ وہاں سے پانی قریب ہے مگر پانی کے پاس شیر یا سانپ یا دشمن ہے جس سے جان یا مال یا آبرو کا صحیح اندیشہ ہے یا قافلہ انتظار نہ کرے گا اور نظروں سے غائب ہو جائے گا یا سواری سے اتر نہیں سکتا جیسے ریل یا گھوڑا کہ اس کے روکے نہیں رُکتا یا گھوڑا ایسا ہے کہ اُترنے تو دے گا مگر پھر چڑھنے نہ دے گا یا یہ اتنا کمزور ہے کہ پھر چڑھ نہ سکے گا یا کوئیں میں پانی ہے اور اس کے پاس ڈول رسّی نہیں تو ان سب صورتوں میں تیمم نہیں ٹوٹا۔ [1]

مسئلہ ۷: پانی کے پاس سے سوتا ہوا گزرا تیمم نہیں ٹوٹا۔ [2] ہاں اگر تیمم وُضو کا تھا اور نیند اس حد کی ہے جس سے وُضو جاتا رہے تو بیشک تیمم جاتا رہا مگر نہ اس وجہ سے کہ پانی پر گزرا بلکہ سو جانے سے اور اگر اونگھتا ہوا پانی پر گزرا اور پانی کی اطلاع ہو گئی تو ٹوٹ گیا ورنہ نہیں۔

مسئلہ ۸: پانی پر گزرا اور اپنا تیمم یاد نہیں جب بھی تیمم جاتا رہا۔ [3]

مسئلہ ۹: نماز پڑھتے میں گدھے یا خچر کا جھوٹا پانی دیکھا تو نماز پوری کرے پھر اس سے وُضو کرے پھر تیمم کرے اور نماز لوٹائے۔

مسئلہ ۱۰: نماز پڑھتا تھا اور دور سے ریتا چمکتا ہوا دکھائی دیا اور اُسے پانی سمجھ کر ایک قدم بھی چلا پھر معلوم ہوا ریتا ہے نماز فاسد ہو گئی مگر تیمم نہ گیا۔

مسئلہ ۱۱: چند شخص تیمم کیے ہوئے تھے کسی نے ان کے پاس ایک وُضو کے لائق پانی لا کر کہا جس کا جی چاہے اس سے وُضو کر لے سب کا تیمم جاتا رہے گا اور اگر وہ سب نماز میں تھے تو نماز بھی سب کی گئی اور اگر یہ کہا کہ تم سب اس سے وُضو کر لو تو کسی کا بھی تیمم نہ ٹوٹے گا۔ [5] یوہیں اگر یہ کہا کہ میں نے تم سب کو اس پانی کا مالک کیا جب بھی تیمم نہ گیا۔

مسئلہ ۱۲: پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمم کیا تھا اب پانی ملا تو ایسا بیمار ہو گیا کہ پانی نقصان کرے گا تو پہلا تیمم جاتا رہا اب بیماری کی وجہ سے پھر تیمم کرے یوہیں بیماری کی وجہ سے تیمم کیا اب اچھا ہوا تو پانی نہیں ملتا جب بھی نیا تیمم کرے۔ [6]

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الثاني، ج ١، ص ٣٠، وغيره.

2 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الثاني، ج ١، ص ٣٠.

3 ...... المرجع السابق.

5 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الثاني، ج ١، ص ٣٠.

6 ...... المرجع السابق، ص ٢٩ ـ ٣٠ .

مسئلہ ۱۳ کسی نے غُسل کیا مگر تھوڑا سا بدن سوکھا رہ گیا یعنی اس پر پانی نہ بہا اور پانی بھی نہیں کہ اسے دھولے اب غُسل کا تیمّم کیا پھر بے وُضو ہوا اور وُضو کا بھی تیمّم کیا پھر اسے اتنا پانی ملا کہ وُضو بھی کرلے اور وہ سوکھی جگہ بھی دھولے تو دونوں تیمّم وُضو اور غُسل کے جاتے رہے اور اگر اتنا پانی ملا کہ نہ اس سے وُضو ہوسکتا ہے نہ وہ جگہ دُھل سکتی ہے تو دونوں تیمّم باقی ہیں اور اس پانی کو اس خشک حصہ کے دھونے میں صرف کرے جتنا دُھل سکے اور اگر اتنا ملا کہ وُضو ہوسکتا ہے اور خشکی کے لیے کافی نہیں تو وُضو کا تیمّم جاتا رہا اس سے وُضو کرے اور اگر صرف خشک حصہ کو دھوسکتا ہے اور وُضو نہیں کرسکتا تو غُسل کا تیمّم جاتا رہا، وُضو کا باقی ہے اس پانی کو اس کے دھونے میں صرف کرے اور اگر ایک کرسکتا ہے چاہے وُضو کرے چاہے اسے دھولے تو غُسل کا تیمّم جاتا رہا اس سے اس جگہ کو دھولے اور وُضو کا تیمّم باقی ہے۔ (1)

مَوزوں پر مسح کا بیان

حدیث ۱ امام احمد و ابوداود نے مُغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مَوزوں پر مسح کیا، میں نے عرض کی یا رسول اللہ! حضور بھول گئے فرمایا: ”بلکہ تُو بھولا میرے رب عزوجل نے اسی کا حکم دیا۔“ (2)

حدیث ۲ دارقُطنی نے ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسافر کو تین دن، تین راتیں اور مقیم کو ایک دن رات مَوزوں پر مسح کرنے کی اجازت دی، جب کہ طہارت کے ساتھ پہنے ہوں۔ (3)

حدیث ۳ ترمذی و نَسائی صَفوان بن عَسّال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، جب ہم مسافر ہوتے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حکم فرماتے کہ تین دن راتیں ہم موزے نہ اتاریں مگر بوجہ جنابت کے، ولیکن پاخانہ اور پیشاب اور سونے کے بعد نہیں۔ (4)

حدیث ۴ ابوداود نے روایت کی کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اگر دین اپنی رائے سے ہوتا تو موزے کا تلا، بہ نسبت اوپر کے مسح میں بہتر ہوتا۔ (5)

---

(1) ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الثاني، ج۱، ص۲۹.

(2) ...... "سنن أبي داود"، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين الحديث: ۱۵۶، ج۱، ص ۸۶.

(3) ...... "سنن الدار قطني"، كتاب الطهارة، باب الرخصة في المسح على الخفين... إلخ، الحديث: ۷۳۷، ج۱، ص ۲۷۰.

(4) ...... "جامع الترمذي"، أبواب الطهارة، باب المسح على الخفين للمسافر... إلخ، الحديث: ۹۶، ج۱، ص۱۵۳.

(5) ...... "سنن أبي داود"، كتاب الطهارة، باب كيف المسح، الحديث: ۱۶۲، ج۱، ص ۸۸.

حدیث ۵ ابوداود و ترمذی راوی کہ مُغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو دیکھا کہ موزوں کی پُشت پر مسح فرماتے۔ [1]

موزوں پر مسح کرنے کے مسائل

جو شخص موزہ پہنے ہوئے ہو وہ اگر وُضو میں بجائے پاؤں دھونے کے مسح کرے جائز ہے اور بہتر پاؤں دھونا ہے بشرطیکہ مسح جائز سمجھے۔ اور اس کے جواز میں بکثرت حدیثیں آئی ہیں جو قریب قریب تواتر کے ہیں، اسی لیے امام کرخی رحمہ اللہ تعالٰی فرماتے ہیں جو اس کو جائز نہ جانے اس کے کافر ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ امام شیخ الاسلام فرماتے ہیں جو اسے جائز نہ مانے گمراہ ہے۔ ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے اہلسنّت و جماعت کی علامت دریافت کی گئی فرمایا:

تَفۡضِيۡلُ الشَّيۡخَيۡنِ وَحُبُّ الۡخَتَنَيۡنِ وَمَسۡحُ الۡخُفَّيۡنِ

یعنی حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق و امیر المومنین فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہما کو تمام صحابہ سے بزرگ جاننا اور امیر المومنین عثمانِ غنی و امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ تعالٰی عنہما سے محبت رکھنا اور موزوں پر مسح کرنا۔ [2] اور ان تینوں باتوں کی تخصیص اس لیے فرمائی کہ حضرت کوفہ میں تشریف فرما تھے اور وہاں رافضیوں ہی کی کثرت تھی تو وہی علامات ارشاد فرمائیں جو ان کا رد ہیں۔ اس روایت کے یہ معنی نہیں کہ صرف ان تین باتوں کا پایا جانا سُنّی ہونے کے لیے کافی ہے۔ علامت شے میں پائی جاتی ہے، شے لازمِ علامت نہیں ہوتی جیسے حدیثِ صحیح بُخاری شریف میں وہابیہ کی علامت فرمائی:۔ ((سِيۡمَاهُمُ التَّحۡلِيۡقُ)) ان کی علامت سر منڈانا ہے۔ [3] اس کے یہ معنی نہیں کہ سر منڈانا ہی وہابی ہونے کے لیے کافی ہے اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالٰی فرماتے ہیں کہ میرے دل میں اس کے جواز پر کچھ خدشہ نہیں کہ اس میں چالیس صحابہ سے مجھ کو حدیثیں پہنچیں۔ [4]

مسئلہ ۱ جس پر غُسل فرض ہے وہ موزوں پر مسح نہیں کرسکتا۔ [5]

مسئلہ ۲ عورتیں بھی مسح کرسکتی ہیں [6] مسح کرنے کے لیے چند شرطیں ہیں:

---

1 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الطهارة، باب ماجاء في المسح على الخفين ظاهرهما، الحديث: ٩٨، ج١، ص١٥٥.

2 ...... "غنية المتملي"، فصل في المسح على الخفين، ص١٠٤.

3 ...... "صحيح البخاري"، كتاب التوحيد، باب قراءة الفاجر... إلخ، الحديث: ٧٥٦٢، ج٤، ص٥٩٩.

4 ...... "غنية المتملي"، فصل في المسح على الخفين، ص١٠٤.

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ج١، ص٤٩٥.

6 ...... "الفتاوى الهندية"، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الثاني، ج١، ص٣٦.

(۱) موزے ایسے ہوں کہ ٹخنے چھپ جائیں اس سے زیادہ ہونے کی ضرورت نہیں اور اگر دو ایک اُنگل کم ہو جب بھی مسح درست ہے، ایڑی نہ کھلی ہو۔

(۲) پاؤں سے چپٹا ہو، کہ اس کو پہن کر آسانی کے ساتھ خوب چل پھر سکیں۔

(۳) چمڑے کا ہو یا صرف تلا چمڑے کا اور باقی کسی اور دبیز چیز کا جیسے کرچ وغیرہ۔

مسئلہ ۳: ہندوستان میں جو عموماً سوتی یا اُونی موزے پہنے جاتے ہیں اُن پر مسح جائز نہیں ان کو اتار کر پاؤں دھونا فرض ہے۔[1]

(۴) وُضو کر کے پہنا ہو یعنی پہننے کے بعد اور حدث سے پہلے ایک ایسا وقت ہو کہ اس وقت میں وہ شخص باوُضو ہو خواہ پورا وُضو کر کے پہنے یا صرف پاؤں دھو کر پہنے بعد میں وُضو پورا کرلیا۔

مسئلہ ۴: اگر پاؤں دھو کر موزے پہن لیے اور حدث سے پہلے مونھ ہاتھ دھو لیے اور سر کا مسح کرلیا تو بھی مسح جائز ہے اور اگر صرف پاؤں دھو کر پہنے اور بعد پہننے کے وُضو پورا نہ کیا اور حدث ہو گیا تو اب وُضو کرتے وقت مسح جائز نہیں۔

مسئلہ ۵: بے وُضو موزہ پہن کر پانی میں چلا کہ پاؤں دُھل گئے اب اگر حدث سے پیشتر باقی اعضائے وُضو دھو لیے اور سر کا مسح کرلیا تو مسح جائز ہے ورنہ نہیں۔[2]

مسئلہ ۶: وُضو کر کے ایک ہی پاؤں میں موزہ پہنا اور دوسرا نہ پہنا، یہاں تک کہ حدث ہوا تو اس ایک پر بھی مسح جائز نہیں دونوں پاؤں کا دھونا فرض ہے۔

مسئلہ ۷: تیمم کر کے موزے پہنے گئے تو مسح جائز نہیں۔[3]

مسئلہ ۸: معذور کو صرف اس ایک وقت کے اندر مسح جائز ہے جس وقت میں پہنا ہو۔ ہاں اگر پہننے کے بعد اور حدث

---

1 ...... "الفتاوی الرضویۃ"، ج٤، ص٣٤٥.

2 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطھارۃ، الباب الخامس في المسح علی الخفین، الفصل الأول، ج١، ص٣٣.

3 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطھارۃ، الباب الخامس في المسح علی الخفین، الفصل الأول، ج١، ص٣٣.

سے پہلے عذر جاتا رہا تو اس کے لیے وہ مدت ہے جو تندرست کے لیے ہے۔

(۵) نہ حالت جنابت میں پہنا نہ بعد پہننے کے جنب ہوا ہو۔

مسئلہ ۹ جنب نے جنابت کا تیمم کیا اور وُضو کر کے موزہ پہنا تو مسح کر سکتا ہے مگر جب جنابت کا تیمم جاتا رہا تو اب مسح جائز نہیں۔ [1]

مسئلہ ۱۰ جنب نے غُسل کیا مگر تھوڑا سا بدن خشک رہ گیا اور موزے پہن لیے اور قبل حدث کے اس جگہ کو دھوڈالا تو مسح جائز ہے اور اگر وہ جگہ اعضائے وُضو میں دھونے سے رہ گئی تھی اور قبل دھونے کے حدث ہوا تو مسح جائز نہیں۔ [2]

(۶) مدّت کے اندر ہو اور اس کی مدت مقیم کے لیے ایک دن رات ہے اور مسافر کے واسطے تین دن اور تین راتیں۔ [3]

مسئلہ ۱۱ موزہ پہننے کے بعد پہلی مرتبہ جو حدث ہوا اس وقت سے اس کا شمار ہے مثلاً صبح کے وقت موزہ پہنا اور ظہر کے وقت پہلی بار حدث ہوا تو مقیم دوسرے دن کی ظہر تک مسح کرے اور مسافر چوتھے دن کی ظہر تک۔ [4]

مسئلہ ۱۲ مقیم کو ایک دن رات پورا نہ ہوا تھا کہ سفر کیا تو اب ابتدائے حدث سے تین دن، تین راتوں تک مسح کر سکتا ہے اور مسافر نے اقامت کی نیت کر لی تو اگر ایک دن رات پورا کر چکا ہے مسح جاتا رہا اور پاؤں دھونا فرض ہو گیا۔ اور نماز میں تھا تو نماز جاتی رہی اور اگر چوبیس گھنٹے پورے نہ ہوئے تو جتنا باقی ہے پورا کرلے۔

(۷) کوئی موزہ پاؤں کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر پھٹا نہ ہو یعنی چلنے میں تین اُنگل بدن ظاہر نہ ہوتا ہو اور اگر تین انگل پھٹا ہو اور بدن تین اُنگل سے کم دکھائی دیتا ہے تو مسح جائز ہے اور اگر دونوں تین تین اُنگل سے کم پھٹے ہوں اور مجموعہ تین اُنگل یا زِیادہ ہے تو بھی مسح ہو سکتا ہے۔ سلائی کھل جائے جب بھی یہی حکم ہے کہ ہر ایک میں تین انگل سے کم ہے تو جائز ورنہ نہیں۔ [5]

مسئلہ ۱۳ موزہ پھٹ گیا یا سِیون کھل گئی اور ویسے پہنے رہنے کی حالت میں تین انگل پاؤں ظاہر نہیں ہوتا مگر چلنے میں تین انگل دکھائی دے تو اس پر مسح جائز نہیں۔ [6]

مسئلہ ۱۴ ایسی جگہ پھٹا یا سیون کھلی کہ انگلیاں خود دکھائی دیں، تو چھوٹی بڑی کا اعتبار نہیں بلکہ تین انگلیاں ظاہر ہوں۔ [7]

1...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الأول، ج١، ص٣٣.

2...... المرجع السابق.
3...... المرجع السابق.
4...... المرجع السابق.
5...... المرجع السابق.
6...... المرجع السابق.
7...... المرجع السابق.

مسئلہ ۱۵: ایک موزہ چند جگہ کم سے کم اتنا پھٹ گیا ہو کہ اس میں سوتالی جا سکے اور ان سب کا مجموعہ تین انگل سے کم ہے تو مسح جائز ہے ورنہ نہیں۔[1]

مسئلہ ۱۶: ٹخنے سے اوپر کتنا ہی پھٹا ہو اس کا اعتبار نہیں۔[2]

مسح کا طریقہ: یہ ہے کہ دہنے ہاتھ کی تین انگلیاں، دہنے پاؤں کی پُشت کے سرے پر اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں بائیں پاؤں کی پُشت کے سرے پر رکھ کر پنڈلی کی طرف کم سے کم بقدر تین انگل کے کھینچ لی جائے اور سنّت یہ ہے کہ پنڈلی تک پہنچائے۔[3]

مسئلہ ۱۷: انگلیوں کا تر ہونا ضروری ہے، ہاتھ دھونے کے بعد جو تری باقی رہ گئی اس سے مسح جائز ہے اور سر کا مسح کیا اور ہنوز ہاتھ میں تری موجود ہے تو یہ کافی نہیں بلکہ پھر نئے پانی سے ہاتھ تر کر لے کچھ حصہ ہتھیلی کا بھی شامل ہو تو حرج نہیں۔[4]

مسئلہ ۱۸: **مسح میں فرض دو ہیں:**

(۱) ہر موزہ کا مسح ہاتھ کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر ہونا۔

(۲) موزے کی پیٹھ پر ہونا[5]۔

مسئلہ ۱۹: ایک پاؤں کا مسح بقدر دو انگل کے کیا اور دوسرے کا چار انگل تو مسح نہ ہوا۔

مسئلہ ۲۰: موزے کے تلے یا کروٹوں یا ٹخنے یا پنڈلی یا ایڑی پر مسح کیا تو مسح نہ ہوا۔

مسئلہ ۲۱: پوری تین انگلیوں کے پیٹ سے مسح کرنا اور پنڈلی تک کھینچنا اور مسح کرتے وقت انگلیاں کھلی رکھنا سنّت ہے۔[6]

مسئلہ ۲۲: انگلیوں کی پُشت سے مسح کیا یا پنڈلی کی طرف سے انگلیوں کی طرف کھینچا، یا موزے کی چوڑائی کا مسح کیا یا انگلیاں ملی ہوئی رکھیں یا ہتھیلی سے مسح کیا تو ان سب صورتوں میں مسح ہو گیا مگر سنّت کے خلاف ہوا۔[7]

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الأول، ج۱، ص۳٤.

2 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الأول، ج۱، ص۳٤.

3 ...... المرجع السابق، ص۳۳.

4 ...... "غنية المتملي"، فصل في مسح على الخفين، ص۱۱۰.

5 ...... "مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح"، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ص۳۱.

6 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، ج۱، ص۳۲.

7 ...... "غنية المتملي"، فصل في مسح على الخفين، ص۱۰۹.

مسئلہ ۲۳ اگر ایک ہی انگلی سے تین بار نئے پانی سے ہر مرتبہ تر کر کے تین جگہ مسح کیا جب بھی ہوگیا مگر سنّت ادا نہ ہوئی اور اگر ایک ہی جگہ مسح ہر بار کیا یا ہر بار تر نہ کیا تو مسح نہ ہوا۔(1)

مسئلہ ۲۴ انگلیوں کی نوک سے مسح کیا تو اگر ان میں اتنا پانی تھا کہ تین انگل تک برابر ٹپکتا رہا تو مسح ہوا ورنہ نہیں۔(2)

مسئلہ ۲۵ موزے کی نوک کے پاس کچھ جگہ خالی ہے کہ وہاں پاؤں کا کوئی حصہ نہیں، اس خالی جگہ کا مسح کیا تو مسح نہ ہوا اور اگر بہ تکلف وہاں تک انگلیاں پہنچا دیں اور اب مسح کیا تو ہوگیا مگر جب وہاں سے پاؤں ہٹے گا فوراً مسح جاتا رہے گا۔(3)

مسئلہ ۲۶ مسح میں نہ نیّت ضروری ہے نہ تین بار کرنا سنّت ایک بار کرلینا کافی ہے۔(4)

مسئلہ ۲۷ موزے پر پائتابہ پہنا اور اس پائتابہ پر مسح کیا تو اگر موزے تک تری پہنچ گئی مسح ہوگیا ورنہ نہیں۔(5)

مسئلہ ۲۸ موزے پہن کر شبنم میں چلا، یا اس پر پانی گر گیا یا مینھ کی بوندیں پڑیں اور جس جگہ مسح کیا جاتا ہے بقدر تین انگل کے تر ہوگیا تو مسح ہوگیا ہاتھ پھیرنے کی بھی حاجت نہیں۔(6)

مسئلہ ۲۹ انگریزی بوٹ جوتے پر مسح جائز ہے اگر ٹخنے اس سے چھپے ہوں، عمامہ اور برقع اور نقاب اور دستانوں پر مسح جائز نہیں۔(7)

مسح کن چیزوں سے ٹوٹتا ھے

مسئلہ ۱ جن چیزوں سے وُضو ٹوٹتا ہے ان سے مسح بھی جاتا رہتا ہے۔(8)

مسئلہ ۲ مدت پوری ہوجانے سے مسح جاتا رہتا ہے اور اس صورت میں صرف پاؤں دھولینا کافی ہے پھر سے پورا وضو کرنے کی حاجت نہیں اور بہتر یہ ہے کہ پورا وضو کرلے۔

1...... "الفتاوی الھندیة"، كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الأول، ج۱، ص۳۲.

2...... المرجع السابق، ص۳۳.

3...... "غنية المتملي"، فصل في مسح على الخفين، ص۱۱۸.

4...... "الفتاوی الھندیة"، كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الثاني، ج۱، ص۳۶ وغيره.

5...... "الفتاوی الھندیة"، كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الأول، ج۱، ص۳۲.

6...... "الفتاوی الھندیة"، كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الأول، ج۱، ص۳۳.

7...... "الفتاوی الرضوية"، ج٤، ص۳٤۷ ـ ۳٤۸.

8...... "الهداية"، كتاب الطهارات، باب المسح على الخفين، ج۱، ص۳۱.

مسئلہ ۳: مسح کی مدت پوری ہوگئی اور قوی اندیشہ ہے کہ موزے اتارنے میں سردی کے سبب پاؤں جاتے رہیں گے تو نہ اتارے اور ٹخنوں تک پورے موزے کا (نیچے اوپر اغل بغل اور ایڑیوں پر) مسح کرے کہ کچھ رہ نہ جائے۔ (1)

مسئلہ ۴: موزے اتار دینے سے مسح ٹوٹ جاتا ہے اگرچہ ایک ہی اتارا ہو۔ یوہیں اگر ایک پاؤں آدھے سے زِیادہ موزے سے باہر ہوجائے تو جاتا رہا، موزہ اتارنے یا پاؤں کا اکثر حصہ باہر ہونے میں پاؤں کا وہ حصہ معتبر ہے جو گٹوں سے پنجوں تک ہے پنڈلی کا اعتبار نہیں ان دونوں صورتوں میں پاؤں کا دھونا فرض ہے۔ (2)

مسئلہ ۵: موزہ ڈھیلا ہے کہ چلنے میں موزے سے ایڑی نکل جاتی ہے تو مسح نہ گیا۔ (3) ہاں اگر اتارنے کی نیت سے باہر کی تو ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ ۶: موزے پہن کر پانی میں چلا کہ ایک پاؤں کا آدھے سے زِیادہ حصہ دُھل گیا یا اور کسی طرح سے موزے میں پانی چلا گیا اور آدھے سے زِیادہ پاؤں دھل گیا تو مسح جاتا رہا۔ (4)

مسئلہ ۷: پائتابوں پر اس طرح مسح کیا کہ مسح کی تری مُوزوں تک پہنچی تو پائتابوں کے اتارنے سے مسح نہ جائے گا۔

مسئلہ ۸: اعضائے وُضو اگر پھٹ گئے ہوں یا ان میں پھوڑا، یا اور کوئی بیماری ہو اور ان پر پانی بہانا ضرر کرتا ہو، یا تکلیف شدید ہوتی ہو تو بھیگا ہاتھ پھیر لینا کافی ہے اور اگر یہ بھی نقصان کرتا ہو تو اس پر کپڑا ڈال کر کپڑے پر مسح کرے اور جو یہ بھی مُضِر ہو تو معاف ہے اور اگر اس میں کوئی دوا بھر لی ہو تو اس کا نکالنا ضرور نہیں اس پر سے پانی بہا دینا کافی ہے۔ (5)

مسئلہ ۹: کسی پھوڑے، یا زخم، یا فصد کی جگہ پر پٹی باندھی ہو کہ اس کو کھول کر پانی بہانے سے، یا اس جگہ مسح کرنے سے، یا کھولنے سے ضرر ہو، یا کھولنے والا باندھنے والا نہ ہو، تو اس پٹی پر مسح کرلے اور اگر پٹی کھول کر پانی بہانے میں ضرر نہ ہو تو دھونا ضروری ہے، یا خود عُضْوْ پر مسح کر سکتے ہوں تو پٹی پر مسح کرنا جائز نہیں اور زخم کے گرداگرد، اگر پانی بہانا ضرر نہ کرتا ہو تو دھونا ضروری ہے ورنہ اس پر مسح کرلیں اور اگر اس پر بھی مسح نہ کرسکتے ہوں تو پٹی پر مسح کرلیں اور پوری پٹی پر مسح کرلیں تو بہتر ہے اور

---

(1) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الثاني، ج۱، ص۳٤.

(2) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الثاني، ج۱، ص۳٤، وغيره.
و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب مسح على الخفين، مطلب نواقض المسح، ج۱، ص۵۰۸، ۵۱۰.

(3) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الثاني، ج۱، ص۳٤.

(4) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، مطلب: نواقض المسح، ج۱، ص۵۱۲.

(5) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الثاني، ج۱، ص۳۵،
و "شرح الوقاية"، كتاب الطهارة، بيان جواز المسح على الجبيرة، ج۱، ص۱۱۷.

اکثر حصہ پر ضروری ہے اور ایک بار مسح کافی ہے تکرار کی حاجت نہیں اور اگر پٹی پر بھی مسح نہ کر سکتے ہوں تو خالی چھوڑ دیں، جب اتنا آرام ہو جائے کہ پٹی پر مسح کرنا ضرر نہ کرے تو فوراً مسح کرلیں، پھر جب اتنا آرام ہو جائے کہ پٹی پر سے پانی بہانے میں نقصان نہ ہو تو پانی بہائیں، پھر جب اتنا آرام ہو جائے کہ خاص عُضْو پر مسح کر سکتا ہو تو فوراً مسح کرلے، پھر جب اتنی صحت ہو جائے کہ عُضْو پر پانی بہا سکتا ہو تو بہائے غرض اعلیٰ پر جب قدرت حاصل ہو اور جتنی حاصل ہوتی جائے ادنیٰ پر اکتفا جائز نہیں۔ [1]

مسئلہ ۱۰ ہڈی کے ٹوٹ جانے سے تختی باندھی گئی ہو اس کا بھی یہی حکم ہے۔ [2]

مسئلہ ۱۱ تختی یا پٹی کھل جائے اور ہنوز باندھنے کی حاجت ہو تو پھر دوبارہ مسح نہیں کیا جائے گا وہی پہلا مسح کافی ہے اور جو پھر باندھنے کی ضرورت نہ ہو تو مسح ٹوٹ گیا اب اس جگہ کو دھو سکیں تو دھولیں ورنہ مسح کرلیں۔ [3]

حَیض کا بیان

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

﴿ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ؕ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ﴾ [4]

اے محبوب! تم سے حَیض کے بارے میں لوگ سوال کرتے ہیں تم فرمادو وہ گندی چیز ہے تو حَیض میں عورتوں سے بچو اور ان سے قربت نہ کرو جب تک پاک نہ ہولیں تو جب پاک ہو جائیں ان کے پاس اس جگہ سے آؤ جس کا اللہ نے تمہیں حکم دیا بیشک اللہ دوست رکھتا ہے توبہ کرنے والوں کو اور دوست رکھتا ہے پاک ہونے والوں کو۔

حدیث ۱ صحیح مسلم میں اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں کہ یہودیوں میں جب کسی عورت کو حَیض آتا تو اسے نہ اپنے ساتھ کھلاتے نہ اپنے ساتھ گھروں میں رکھتے۔ صحابۂ کرام نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا اس پر اللہ تعالیٰ نے آیۂ ﴿ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ﴾ نازل فرمائی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جماع کے سوا ہر شے کرو۔'' اس کی خبر یہود کو پہنچی تو کہنے لگے کہ یہ (نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہماری ہر بات کا خلاف کرنا چاہتے ہیں، اس پر اُسید بن حُضَیر اور عباد بن بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آکر عرض کی کہ یہود ایسا ایسا کہتے ہیں تو کیا ہم ان سے جماع نہ کریں (کہ پوری مخالفت

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الثاني، ج١، ص٣٥.

2 ...... "مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح"، باب المسح على الخفين، فصل في الجبيرة ونحوها، ص٣٢.

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب في لفظ كل إذا دخلت... إلخ، ج١، ص٥١٩، وغيرهما.

4 ...... پ٢، البقرة: ٢٢٢.

ہو جائے) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا روئے مبارک متغیر ہو گیا یہاں تک کہ ہم کو گمان ہوا کہ ان دونوں پر غضب فرمایا وہ دونوں چلے گئے اور ان کے آگے دودھ کا ہدیہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آیا حضور نے آدمی بھیج کر ان کو بلوایا اور پلایا تو وہ سمجھے کہ حضور نے ان پر غضب نہیں فرمایا تھا۔ (1)

حدیث ۲ صحیح بُخاری میں ہے، ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ہم حج کے لیے نکلے جب سرف (2) میں پہنچے مجھے حَیض آیا تو میں رو رہی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے فرمایا: ''تجھے کیا ہوا؟ کیا تو حائض ہوئی؟'' عرض کی، ہاں۔ فرمایا: ''یہ ایک ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بناتِ آدم پر لکھ دیا ہے تو سوا خانہ کعبہ کے طواف کے سب کچھ ادا کر جسے حج کرنے والا ادا کرتا ہے۔'' اور فرماتی ہیں حضور نے اپنی ازواجِ مطہرات کی طرف سے ایک گائے قربانی کی۔ (3)

حدیث ۳ صحیح بُخاری میں ہے عروہ سے سوال کیا گیا حَیض والی عورت میری خدمت کر سکتی ہے؟ اور جب عورت مجھ سے قریب ہو سکتی ہے؟ عروہ نے جواب دیا یہ سب مجھ پر آسان ہیں اور یہ سب میری خدمت کر سکتی ہیں اور کسی پر اس میں کوئی حَرج نہیں، مجھے ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خبر دی کہ وہ حَیض کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کنگھا کرتیں اور حضور معتکف تھے اپنے سر مبارک کو ان سے قریب کر دیتے اور یہ اپنے حجرے ہی میں ہوتیں۔ (4)

حدیث ۴ صحیح مسلِم میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے فرماتی ہیں کہ زمانہ حَیض میں، میں پانی پیتی پھر حضور کو دے دیتی تو جس جگہ میرا مونھ لگا تھا حضور وہیں دہن مبارک رکھ کر پیتے اور حالت حَیض میں، میں ہڈی سے گوشت نوچ کر کھاتی پھر حضور کو دے دیتی تو حضور اپنا دہن شریف اس جگہ رکھتے جہاں میرا مونھ لگا تھا۔ (5)

حدیث ۵ صحیحین میں اُنھیں سے ہے کہ میں حائض ہوتی اور حضور میری گود میں تکیہ لگا کر قرآن پڑھتے۔ (6)

حدیث ۶ صحیح مسلِم میں اُنھیں سے مروی، فرماتی ہیں: حضور نے مجھ سے فرمایا کہ: ''ہاتھ بڑھا کر مسجد سے مصلی اٹھا دینا۔'' عرض کی میں حائض ہوں۔ فرمایا: کہ ''تیرا حَیض تیرے ہاتھ میں نہیں۔'' (7)

---

(1)...... صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب جواز غسل الحائض رأس زوجها... إلخ، الحديث: ٣٠٢، ص ١٧١.

(2)...... مکہ کے قریب ایک مقام ہے۔ ۱۲ منہ

(3)...... "صحيح البخاري"، كتاب الحيض، باب الأمر بالنفساء إذا نفسن، الحديث: ٢٩٤، ج ١، ص ١٢٠.

(4)...... "صحيح البخاري"، كتاب الحيض، باب غسل الحائض رأس زوجها وترجيله، الحديث: ٢٩٦، ج ١، ص ١٢١.

(5)...... "صحيح مسلم"، كتاب الحيض، باب جواز غسل الحائض رأس زوجها... إلخ، الحديث: ٣٠٠، ص ١٧١.

(6)...... "صحيح البخاري"، كتاب الحيض، باب قراءة الرجل في حجر امرأته وهي حائض، الحديث: ٢٩٧، ج ١، ص ١٢١.

(7)...... "صحيح مسلم"، كتاب الحيض، باب جواز غسل الحائض رأس زوجها... إلخ، الحديث: ٢٩٨، ص ١٧٠.

حدیث ۷ صحیحین میں ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مروی فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ایک چادر میں نماز پڑھتے تھے جس کا کچھ حصہ مجھ پر تھا اور کچھ حضور پر اور میں حائض تھی۔ [1]

حدیث ۸ ترمذی و ابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص حَیض والی سے یا عورت کے پیچھے کے مقام میں جماع کرے، یا کاہن کے پاس جائے، اس نے کُفران کیا اس چیز کا جو محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر اُتاری گئی۔'' [2]

حدیث ۹ رزین کی روایت ہے کہ مُعاذ بن جَبَل رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کی یارسول اللہ! میری عورت جب حَیض میں ہو تو میرے لیے کیا چیز اس سے حلال ہے؟ فرمایا: ''تہبند (ناف) سے اوپر اور اس سے بھی بچنا بہتر ہے۔'' [3]

حدیث ۱۰ اَصحابِ سُنَنِ اَربعہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کوئی شخص اپنی بی بی سے حَیض میں جماع کرے تو نصف دینار صدقہ کرے۔'' [4] ترمذی کی دوسری روایت انھیں سے یوں ہے کہ فرمایا: ''جب سُرخ خون ہو تو ایک دینار اور جب زرد ہو تو نصف دینار۔'' [5]

حَیض کی حکمت:

عورت بالغہ کے بدن میں فطرۃً ضرورت سے کچھ زیادہ خون پیدا ہوتا ہے کہ حمل کی حالت میں وہ خون بچے کی غذا میں کام آئے اور بچے کے دودھ پینے کے زمانہ میں وہی خون دودھ ہو جائے اور ایسا نہ ہو تو حمل اور دودھ پلانے کے زمانہ میں اس کی جان پر بن جائے، یہی وجہ ہے کہ حمل اور ابتدائے شیر خوارگی میں خون نہیں آتا اور جس زمانہ میں نہ حمل ہو نہ دودھ پلانا وہ خون اگر بدن سے نہ نکلے تو قسم قسم کی بیماریاں ہو جائیں۔

حَیض کے مسائل

مسئلہ ۱ بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے جو خون عادی طور پر نکلتا ہے اور بیماری یا بچہ پیدا ہونے کے سبب سے نہ ہو، اُسے حَیض کہتے ہیں اور بیماری سے ہو تو اِستحاضہ اور بچہ ہونے کے بعد ہو تو نِفاس کہتے ہیں۔ [6]

1 ...... "السنن الكبرى" للبيهقي، كتاب الصلاة، باب النهي عن الصلاة في الثوب الواحد... إلخ، الحديث: ٣٢٩٠، ج٢، ص٣٣٨.

2 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الطهارة، باب ماجاء في كراهية إتيان الحائض، الحديث: ١٣٥، ج١، ص ١٨٥.

3 ...... "مشكاة المصابيح"، كتاب الطهارة، باب الحيض، الفصل الثاني، الحديث: ٥٥٢، ج ١، ص ١٨٥.

4 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الطهارة، باب في اتيان الحائض، الحديث: ٢٦٦، ج١، ص ١٢٤.

5 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الطهارة، باب ماجاء في الكفارة في ذلك، الحديث: ١٣٧، ج١، ص ١٨٧.

6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الفصل الأول في الحيض، ج١، ص٣٦، ٣٧، وغيره.

مسئلہ ۲ حَیض کی مدت کم سے کم تین دن تین راتیں یعنی پورے ۷۲ گھنٹے، ایک منٹ بھی اگر کم ہے تو حَیض نہیں اور زِیادہ سے زِیادہ دس دن دس راتیں ہیں۔ (1)

مسئلہ ۳ ۷۲ گھنٹے سے ذرا بھی پہلے ختم ہو جائے تو حَیض نہیں بلکہ اِستحاضہ ہے ہاں اگر کرن چمکی تھی کہ شروع ہوا اور تین دن تین راتیں پوری ہو کر کرن چمکنے ہی کے وقت ختم ہوا تو حَیض ہے اگرچہ دن بڑھنے کے زمانہ میں طلوع روز بروز پہلے اور غروب بعد کو ہوتا رہے گا اور دن چھوٹے ہونے کے زمانہ میں آفتاب کا نکلنا بعد کو اور ڈوبنا پہلے ہوتا رہے گا جس کی وجہ سے ان تین دن رات کی مقدار ۷۲ گھنٹے ہونا ضرور نہیں مگر عین طلوع سے طلوع اور غروب سے غروب تک ضرور ایک دن رات ہے ان کے ماسوا اگر اَور کسی وقت شروع ہوا تو وہی ۲۴ گھنٹے پورے کا ایک دن رات لیا جائے گا، مثلاً آج صبح کو ٹھیک نو بجے شروع ہوا اور اس وقت پورا پہر دن چڑھا تھا تو کل ٹھیک نو بجے ایک دن رات ہوگا اگرچہ ابھی پورا پہر بھر دن نہ آیا، جب کہ آج کا طلوع کل کے طلوع سے بعد ہو، یا پہر بھر سے زِیادہ دن آگیا ہو جب کہ آج کا طلوع کل کے طلوع سے پہلے ہو۔

مسئلہ ۴ دس رات دن سے کچھ بھی زِیادہ خون آیا تو اگر یہ حَیض پہلی مرتبہ اسے آیا ہے تو دس دن تک حَیض ہے بعد کا اِستحاضہ اور اگر پہلے اُسے حَیض آچکے ہیں اور عادت دس دن سے کم کی تھی تو عادت سے جتنا زِیادہ ہو اِستحاضہ ہے۔ اسے یوں سمجھو کہ اس کو پانچ دن کی عادت تھی اب آیا دس دن تو کل حَیض ہے اور بارہ دن آیا تو پانچ دن حَیض کے باقی سات دن اِستحاضہ کے اور ایک حالت مقرر نہ تھی بلکہ کبھی چار دن کبھی پانچ دن تو پچھلی بار جتنے دن تھے وہی اب بھی حَیض کے ہیں باقی اِستحاضہ۔ (2)

مسئلہ ۵ یہ ضروری نہیں کہ مدت میں ہر وقت خون جاری رہے جب ہی حَیض ہو بلکہ اگر بعض بعض وقت بھی آئے جب بھی حَیض ہے۔ (3)

مسئلہ ۶ کم سے کم نو برس کی عمر سے حَیض شروع ہوگا اور انتہائی عمر حَیض آنے کی پچپن سال ہے۔ اس عمر والی عورت کو آئسہ اور اس عمر کو سن ایاس کہتے ہیں۔ (4)

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الأول، ج١، ص٣٦.

و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الحيض، ج١، ص٥٢٣.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الفصل الأول في الحيض، ج١، ص٣٧.

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الحيض، ج١، ص٥٢٣.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الأول، ج١، ص٣٦.

مسئلہ ۷: نو برس کی عمر سے پیشتر جو خون آئے اِستحاضہ ہے۔ یوہیں پچپن سال کی عمر کے بعد جو خون آئے۔ [1] ہاں پچھلی صورت میں اگر خالص خون آئے یا جیسا پہلے آتا تھا اسی رنگ کا آیا تو حَیض ہے۔

مسئلہ ۸: حمل والی کو جو خون آیا اِستحاضہ ہے۔ یوہیں بچہ ہوتے وقت جو خون آیا اور ابھی آدھے سے زِیادہ بچہ باہر نہیں نکلا وہ اِستحاضہ ہے۔ [2]

مسئلہ ۹: دو حَیضوں کے درمیان کم سے کم پورے پندرہ دن کا فاصلہ ضرور ہے۔ یوہیں نِفاس و حَیض کے درمیان بھی پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے تو اگر نِفاس ختم ہونے کے بعد پندرہ دن پورے نہ ہوئے تھے کہ خون آیا تو یہ اِستحاضہ ہے۔ [3]

مسئلہ ۱۰: حَیض اس وقت سے شمار کیا جائے گا کہ خون فرجِ خارِج میں آگیا تو اگر کوئی کپڑا رکھ لیا ہے جس کی وجہ سے فرجِ خارج میں نہیں آیا داخل ہی میں رُکا ہوا ہے تو جب تک کپڑا نہ نکالے گی حَیض والی نہ ہوگی۔ نمازیں پڑھے گی، روزہ رکھے گی۔ [4]

مسئلہ ۱۱: حَیض کے چھ رنگ ہیں۔ (۱) سیاہ (۲) سرخ (۳) سبز (۴) زرد (۵) گدلا (۶) مٹیلا۔ [5] سفید رنگ کی رطوبت حَیض نہیں۔

مسئلہ ۱۲: دس دن کے اندر رطوبت میں ذرا بھی میلا پن ہے تو وہ حَیض ہے اور دس دن رات کے بعد بھی میلا پن باقی ہے تو عادت والی کے لیے جو دن عادت کے ہیں حَیض ہے اور عادت سے بعد والے اِستحاضہ اور اگر کچھ عادت نہیں تو دس دن رات تک حَیض باقی اِستحاضہ۔ [6]

مسئلہ ۱۳: گدّی جب تر تھی تو اس میں زردی یا میلا پن تھا بعد سُوکھ جانے کے سفید ہوگئی تو مدت حَیض میں حَیض ہی ہے اور اگر جب دیکھا تھا سفید تھی سُوکھ کر زرد ہوگئی تو یہ حَیض نہیں۔ [7]

مسئلہ ۱۴: جس عورت کو پہلی مرتبہ خون آیا اور اس کا سلسلہ مہینوں یا برسوں برابر جاری رہا کہ بیچ میں پندرہ دن کے لیے

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الأول، ج۱، ص۳٦.

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الحيض، ج۱، ص٥٢٤.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الأول، ج۱، ص۳٦.

5 ...... المرجع السابق.

6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الأول، ج۱، ص۳۷، وغيره.

7 ...... المرجع السابق، ص۳٦.

بھی نہ رُکا، تو جس دن سے خون آنا شروع ہوا اس روز سے دس دن تک حَیض اور بیس دن اِستحاضہ کے سمجھے اور جب تک خون جاری رہے یہی قاعدہ برتے۔ (1)

مسئلہ ۱۵ اور اگر اس سے پیشتر حَیض آچکا ہے تو اس سے پہلے جتنے دن حَیض کے تھے ہر تیس دن میں اتنے دن حَیض کے سمجھے باقی جو دن بچیں اِستحاضہ۔

مسئلہ ۱۶ جس عورت کو عمر بھر خون آیا ہی نہیں یا آیا مگر تین دن سے کم آیا، تو عمر بھر وہ پاک ہی رہی اور اگر ایک بار تین دن رات خون آیا، پھر کبھی نہ آیا تو وہ فقط تین دن رات حَیض کے ہیں باقی ہمیشہ کے لیے پاک۔ (2)

مسئلہ ۱۷ جس عورت کو دس دن خون آیا اس کے بعد سال بھر تک پاک رہی پھر برابر خون جاری رہا تو وہ اس زمانہ میں نماز، روزے کے لیے ہر مہینہ میں دس دن حَیض کے سمجھے بیس دن اِستحاضہ۔ (3)

مسئلہ ۱۸ کسی عورت کو ایک بار حَیض آیا، اس کے بعد کم سے کم پندرہ دن تک پاک رہی، پھر خون برابر جاری رہا اور یہ یاد نہیں کہ پہلے کتنے دن حَیض کے تھے اور کتنے طہر کے مگر یہ یاد ہے کہ مہینے میں ایک ہی مرتبہ حَیض آیا تھا، تو اس مرتبہ جب سے خون شروع ہوا تین دن تک نماز چھوڑ دے، پھر سات دن تک ہر نماز کے وقت میں غُسل کرے اور نماز پڑھے اور ان دسوں دن میں شوہر کے پاس نہ جائے، پھر بیس دن تک ہر نماز کے وقت تازہ وُضو کر کے نماز پڑھے اور دوسرے مہینہ میں اُنیس دن وُضو کر کے نماز پڑھے اور ان بیس یا ان اُنیس دن میں شوہر اس کے پاس جاسکتا ہے اور جو یہ بھی یاد نہ ہو کہ مہینے میں ایک بار آیا تھا یا دو بار، تو شروع کے تین دن میں نماز نہ پڑھے، پھر سات دن تک ہر وقت میں غُسل کر کے نماز پڑھے، پھر آٹھ دن تک ہر وقت میں وُضو کر کے نماز پڑھے اور صرف ان آٹھ دنوں میں شوہر اس کے پاس جاسکتا ہے اور ان آٹھ دن کے بعد بھی تین دن تک ہر وقت میں وضو کر کے نماز پڑھے، پھر سات دن تک غُسل کر کے اور اس کے بعد آٹھ دن تک وُضو کر کے نماز پڑھے اور یہی سلسلہ ہمیشہ جاری رکھے۔

اور اگر طہارت کے دن یاد ہیں، مثلاً پندرہ دن تھے اور باقی کوئی بات یاد نہیں تو شروع کے تین دن تک نماز نہ پڑھے،

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مبحث في مسائل المتحيرة، ج١، ص٥٢٥.

2 ...... "الدرالمختار" و "رد المحتار"، كتاب الطهارة، باب الحيض، ج١، ص٥٢٤.

3 ...... "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، با ب الحيض، ج١، ص٥٢٥.

پھر سات دن تک ہر وقت غُسل کر کے نماز پڑھے، پھر آٹھ دن وُضو کر کے نماز پڑھے، اس کے بعد پھر تین دن اَور وُضو کر کے نماز پڑھے، پھر چودہ دن تک ہر وقت غُسل کر کے نماز پڑھے، پھر ایک دن وُضو ہر وقت میں کرے اور نماز پڑھے، پھر ہمیشہ کے لیے جب تک خون آتا رہے ہر وقت غُسل کرے۔

اور اگر حَیض کے دن یاد ہیں مثلاً تین دن تھے اور طہارت کے دن یاد نہ ہوں تو شروع سے تین دنوں میں نماز چھوڑ دے، پھر اٹھارہ دن تک ہر وقت وُضو کر کے نماز پڑھے جن میں پندرہ پہلے تو یقینی طُہر ہیں اور تین دن پچھلے مشکوک، پھر ہمیشہ ہر وقت غُسل کر کے نماز پڑھے اور اگر یہ یاد ہے کہ مہینے میں ایک ہی بار حَیض آیا تھا اور یہ کہ وہ تین دن تھا مگر یہ یاد نہیں کہ وہ کیا تاریخیں تھیں، تو ہر ماہ کے ابتدائی تین دنوں میں وُضو کر کے نماز پڑھے اور ستائیس دن تک ہر وقت غُسل کرے۔ یوہیں چار دن یا پانچ دن حَیض کے ہونا یاد ہوں تو ان چار پانچ دنوں میں وُضو کرے باقی دنوں میں غُسل۔

اور اگر یہ معلوم ہے کہ آخر مہینے میں حَیض آتا تھا اور تاریخیں بھول گئی تو ستائیس دن وُضو کر کے نماز پڑھے اور تین دن نہ پڑھے، پھر مہینہ ختم ہونے پر ایک بار غُسل کر لے۔

اور اگر یہ معلوم ہے کہ اکیس سے شروع ہوتا تھا اور یہ یاد نہیں کہ کتنے دن تک آتا تھا، تو بیس کے بعد تین دن تک نماز چھوڑ دے، اس کے بعد سات دن جو رہ گئے ان میں ہر وقت غُسل کر کے نماز پڑھے۔

اور اگر یہ یاد ہے کہ فلاں پانچ تاریخوں میں تین دن آیا تھا مگر یہ یاد نہیں کہ ان پانچ میں وہ کون کون دن ہیں، تو دو پہلے دنوں میں وُضو کر کے نماز پڑھے اور ایک دن بیچ کا چھوڑ دے اور اس کے بعد کے دو دنوں میں ہر وقت غُسل کر کے پڑھے اور چار دن میں تین دن ہیں تو پہلے دن وُضو کر کے پڑھے اور چوتھے دن ہر وقت میں غُسل کرے اور بیچ کے دو دنوں میں نہ پڑھے اور اگر چھ دنوں میں تین دن ہوں تو پہلے تین دنوں میں وُضو کر کے پڑھے، پچھلے تین دنوں میں ہر وقت میں غُسل کر کے اور اگر سات یا آٹھ یا نو یا دس دن میں تین دن ہوں تو پہلے تین دنوں میں وضو اور باقی دنوں میں ہر وقت غُسل کرے۔

خلاصہ یہ کہ جن دنوں میں حَیض کا یقین ہو اور ٹھیک طرح سے یہ یاد نہ ہو کہ ان میں وہ کون سے دن ہیں تو یہ دیکھنا چاہیے کہ یہ دن حَیض کے دنوں سے دُونے ہیں یا دُونے سے کم یا دُونے سے زِیادہ، اگر دُونے سے کم ہیں تو ان میں جو دن یقینی حَیض ہونے کے ہوں ان میں نماز نہ پڑھے اور جن کے حَیض ہونے نہ ہونے دونوں کا احتمال ہو وہ اگر اول کے ہوں تو ان میں وُضو کر کے نماز پڑھے اور آخر کے ہوں تو ہر وقت میں غُسل کر کے نماز پڑھے اور اگر دُونے یا دُونے سے زِیادہ ہوں تو حَیض کے دنوں کے برابر شروع کے دنوں میں وُضو کر کے نماز پڑھے، پھر ہر وقت میں غُسل کر کے اور اگر یاد نہ ہو کہ کتنے دن حَیض کے تھے اور کتنے طہارت کے، نہ یہ کہ مہینے کے شروع کے دس دنوں میں تھا یا بیچ کے دس یا آخر کے دس دنوں میں، تو جی میں سوچ جو پہلو

جسے اس پر پابندی کرے اور اگر کسی بات پر طبیعت نہیں جمتی، تو ہر نماز کے لیے غُسل کرے اور فرض و واجب وسنّت مؤکدہ پڑھے، مستحب اور نَفْل نہ پڑھے اور فرض روزے رکھے، نَفْل روزے نہ رکھے اور ان کے علاوہ اور جتنی باتیں حَیض والی کو جائز نہیں اس کو بھی ناجائز ہیں، جیسے قرآن پڑھنا یا چھونا، مسجد میں جانا، سجدۂ تلاوت وغیرہا۔

مسئلہ ۱۹ جس عورت کو نہ پہلے حَیض کے دن یاد، نہ یہ یاد کہ کن تاریخوں میں آیا تھا، اب تین دن یا زِیادہ خون آکر بند ہوگیا، پھر طہارت کے پندرہ دن پورے نہ ہوئے تھے کہ پھر خون جاری ہوا اور ہمیشہ کو جاری ہوگیا تو اس کا وہی حکم ہے جیسے کسی کو پہلی پہل خون آیا اور ہمیشہ کو جاری ہوگیا کہ دس دن حَیض کے شمار کرے پھر بیس دن طہارت کے۔

مسئلہ ۲۰ جس کی ایک عادت مقرر نہ ہو بلکہ کبھی مثلاً چھ دن حَیض کے ہوں اور کبھی سات، اب جو خون آیا تو بند ہوتا ہی نہیں، تو اس کے لیے نماز، روزے کے حق میں کم مدت یعنی چھ دن حَیض کے قرار دیے جائیں گے اور ساتویں روز نہا کر نماز پڑھے اور روزہ رکھے مگر سات دن پورے ہونے کے بعد پھر نہانے کا حکم ہے اور ساتویں دن جو فرض روزہ رکھا ہے اس کی قضا کرے اور عدت گزرنے یا شوہر کے پاس رہنے کے بارے میں زِیادہ مدت یعنی سات دن حَیض کے مانے جائیں گے یعنی ساتویں دن اس سے قربت جائز نہیں۔

مسئلہ ۲۱ کسی کو ایک دو دن خون آکر بند ہوگیا اور دس دن پورے نہ ہوئے کہ پھر خون آیا دسویں دن بند ہوگیا تو یہ دسوں دن حَیض کے ہیں اور اگر دس دن کے بعد بھی جاری رہا تو اگر عادت پہلے کی معلوم ہے تو عادت کے دنوں میں حَیض ہے باقی اِستحاضہ ورنہ دس دن حَیض کے باقی اِستحاضہ۔[1]

مسئلہ ۲۲ کسی کی عادت تھی کہ فلاں تاریخ میں حَیض ہو، اب اس سے ایک دن پیشتر خون آکر بند ہوگیا، پھر دس۱۰ دن تک نہیں آیا اور گیارھویں۱۱ دن پھر آگیا تو خون نہ آنے کے جو یہ دس۱۰ دن ہیں، ان میں سے اپنی عادت کے دنوں کے برابر حَیض قرار دے اور اگر تاریخ تو مقرر تھی مگر حَیض کے دن مُعیّن نہ تھے تو یہ دسوں۱۰ دن خون نہ آنے کے حَیض ہیں۔

مسئلہ ۲۳ جس عورت کو تین۳ دن سے کم خون آکر بند ہوگیا اور پندرہ۱۵ دن پورے نہ ہوئے کہ پھر آگیا، تو پہلی مرتبہ جب سے خون آنا شروع ہوا ہے حَیض ہے، اب اگر اس کی کوئی عادت ہے تو عادت کے برابر حَیض کے دن شمار کر لے۔ ورنہ شروع سے دس۱۰ دن تک حَیض اور پچھلی مرتبہ کا خون اِستحاضہ۔

مسئلہ ۲۴ کسی کو پورے تین دن رات خون آکر بند ہوگیا اور اس کی عادت اس سے زِیادہ کی تھی پھر تین دن رات

---

[1] ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الأول، ج۱، ص۳۷.

کے بعد سفید رطوبت عادت کے دنوں تک آتی رہی تو اس کے لیے صرف وہی تین دن رات حَیض کے ہیں اور عادت بدل گئی۔

مسئلہ ۲۵: تین۳ دن رات سے کم خون آیا، پھر پندرہ دن تک پاک رہی، پھر تین دن رات سے کم آیا تو نہ پہلی مرتبہ کا حَیض ہے نہ یہ بلکہ دونوں اِستحاضہ ہیں۔

نِفاس کا بیان

نِفاس کس کو کہتے ہیں یہ ہم پہلے بیان کر آئے، اب اس کے متعلق مسائل بیان کرتے ہیں:

مسئلہ ۱: نِفاس میں کمی کی جانب کوئی مدت مقرر نہیں، نصف سے زِیادہ بچہ نکلنے کے بعد ایک آن بھی خون آیا تو وہ نِفاس ہے اور زِیادہ سے زِیادہ اس کا زمانہ چالیس۴۰ دن رات ہے اور نِفاس کی مدت کا شمار اس وقت سے ہوگا کہ آدھے سے زِیادہ بچہ نکل آیا اور اس بیان میں جہاں بچہ ہونے کا لفظ آئے گا اس کا مطلب آدھے سے زِیادہ باہر آجانا ہے۔ (1)

مسئلہ ۲: کسی کو چالیس۴۰ دن سے زِیادہ خون آیا تو اگر اس کے پہلی بار بچہ پیدا ہوا ہے یا یہ یاد نہیں کہ اس سے پہلے بچہ پیدا ہونے میں کتنے دن خون آیا تھا، تو چالیس۴۰ دن رات نِفاس ہے باقی اِستحاضہ اور جو پہلی عادت معلوم ہو تو عادت کے دنوں تک نِفاس ہے اور جتنا زِیادہ ہے وہ اِستحاضہ، جیسے عادت تیس۳۰ دن کی تھی اس بار پینتالیس۴۵ دن آیا تو تیس۳۰ دن نِفاس کے ہیں اور پندرہ۱۵ اِستحاضہ کے۔ (2)

مسئلہ ۳: بچہ پیدا ہونے سے پیشتر جو خون آیا نِفاس نہیں بلکہ اِستحاضہ ہے اگرچہ آدھا باہر آگیا ہو۔ (3)

مسئلہ ۴: حمل ساقط ہوگیا اور اس کا کوئی عُضْو بن چکا ہے جیسے ہاتھ، پاؤں یا انگلیاں تو یہ خون نِفاس ہے۔ (4) ورنہ اگر تین دن رات تک رہا اور اس سے پہلے پندرہ دن پاک رہنے کا زمانہ گزر چکا ہے تو حَیض ہے اور جو تین دن سے پہلے ہی بند ہو گیا یا ابھی پورے پندرہ دن طہارت کے نہیں گزرے ہیں تو اِستحاضہ ہے۔

مسئلہ ۵: پیٹ سے بچہ کاٹ کر نکالا گیا، تو اس کے آدھے سے زِیادہ نکالنے کے بعد نِفاس ہے۔ (5)

مسئلہ ۶: حمل ساقط ہونے سے پہلے کچھ خون آیا کچھ بعد کو، تو پہلے والا اِستحاضہ ہے بعد والا نفاس، یہ اس صورت میں

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الثاني، ج۱، ص۳۷.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... "الفتاوی التاتارخانية"، کتاب الطهارة، نوع آخر في النفاس، ج۱، ص۳۹۳.

4 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الثاني، ج۱، ص۳۷.

5 ...... المرجع السابق.

ہے جب کوئی عُضْو بن چکا ہو، ورنہ پہلے والا اگر حَیض ہوسکتا ہے تو حَیض ہے نہیں تو اِستحاضہ۔ (1)

مسئلہ ۷ حمل ساقط ہوا اور یہ معلوم نہیں کہ کوئی عُضْو بنا تھا یا نہیں، نہ یہ یاد کہ حمل کتنے دن کا تھا (کہ اسی سے عُضْو کا بننا نہ بننا معلوم ہو جاتا یعنی ایک سو بیس دن ہو گئے ہیں تو عُضْو بن جانا قرار دیا جائے گا) اور بعد اسقاط کے خون ہمیشہ کو جاری ہوگیا تو اسے حَیض کے حکم میں سمجھے، کہ حَیض کی جو عادت تھی اس کے گزرنے کے بعد نہا کر نماز شروع کر دے اور عادت نہ تھی تو دس دن کے بعد اور باقی وہی اَحکام ہیں جو حَیض کے بیان میں مذکور ہوئے۔ (2)

مسئلہ ۸ جس عورت کے دو بچے جوڑواں پیدا ہوئے یعنی دونوں کے درمیان چھ مہینے سے کم زمانہ ہے تو پہلا ہی بچہ پیدا ہونے کے بعد سے نِفاس سمجھا جائے گا، پھر اگر دوسرا چالیس دن کے اندر پیدا ہوا اور خون آیا تو پہلے سے چالیس دن تک نِفاس ہے، پھر اِستحاضہ اور اگر چالیس دن کے بعد پیدا ہوا تو اس پچھلے کے بعد جو خون آیا اِستحاضہ ہے نِفاس نہیں مگر دوسرے کے پیدا ہونے کے بعد بھی نہانے کا حکم دیا جائے گا۔ (3)

مسئلہ ۹ جس عورت کے تین بچے پیدا ہوئے کہ پہلے اور دوسرے میں چھ مہینے سے کم فاصلہ ہے۔ یوہیں دوسرے اور تیسرے میں اگرچہ پہلے اور تیسرے میں چھ مہینے کا فاصلہ ہو جب بھی نِفاس پہلے ہی سے ہے (4)، پھر اگر چالیس دن کے اندر یہ دونوں بھی پیدا ہوگئے تو پہلے کے بعد سے بڑھ سے بڑھ چالیس دن تک نِفاس ہے اور اگر چالیس دن کے بعد ہیں تو ان کے بعد جو خون آئے گا اِستحاضہ ہے مگر ان کے بعد بھی غُسل کا حکم ہے۔

مسئلہ ۱۰ اگر دونوں میں چھ مہینے یا زِیادہ کا فاصلہ ہے تو دوسرے کے بعد بھی نِفاس ہے۔ (5)

مسئلہ ۱۱ چالیس دن کے اندر کبھی خون آیا کبھی نہیں تو سب نِفاس ہی ہے اگرچہ پندرہ دن کا فاصلہ ہو جائے۔ (6)

مسئلہ ۱۲ اس کے رنگ کے متعلق وہی اَحکام ہیں جو حَیض میں بیان ہوئے۔

---

1. ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الثاني، ج١، ص٣٧.
2. ...... "الفتاوى التاتارخانية"، كتاب الطهارة، نوع آخر في النفاس، ج١، ص٣٩٤.
3. ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الثاني، ج١، ص٣٧.
4. ...... المرجع السابق.
5. ...... المرجع السابق.
6. ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الثاني، ج١، ص٣٧.

حَیض و نِفاس کے متعلق احکام

مسئلہ ۱ حَیض و نِفاس والی عورت کو قرآنِ مجید پڑھنا دیکھ کر، یا زبانی اوراس کا چھونا اگر چہ اس کی جلد یا چولی یا حاشیہ کو ہاتھ یا انگلی کی نوک یا بدن کا کوئی حصہ لگے یہ سب حرام ہیں۔[1]

مسئلہ ۲ کاغذ کے پرچے پر کوئی سورہ یا آیت لکھی ہو اس کا بھی چھونا حرام ہے۔[2]

مسئلہ ۳ جزدان میں قرآنِ مجید ہو تو اُس جزدان کے چھونے میں حَرَج نہیں۔[3]

مسئلہ ۴ اس حالت میں کُرتے کے دامن یا دوپٹے کے آنچل سے یا کسی ایسے کپڑے سے جس کو پہنے، اوڑھے ہوئے ہے قرآنِ مجید چُھونا حرام ہے غرض اس حالت میں قرآنِ مجید و کتبِ دینیہ پڑھنے اور چھونے کے متعلق وہی سب اَحکام ہیں جو اس شخص کے بارے میں ہیں جس پر نہانا فرض ہے جن کا بیان غُسل کے باب میں گزرا۔

مسئلہ ۵ معلّمہ کو حَیض یا نِفاس ہوا تو ایک ایک کلمہ سانس توڑ توڑ کر پڑھائے اور ہجے کرانے میں کوئی حَرَج نہیں۔[4]

مسئلہ ۶ دعائے قنوت پڑھنا اس حالت میں مکروہ ہے۔[5] اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ سے بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ تک دعائے قنوت ہے۔

مسئلہ ۷ قرآنِ مجید کے علاوہ اَور تمام اذکار کلمہ شریف، درود شریف وغیرہ پڑھنا بلا کراہت جائز بلکہ مستحب ہے اور ان چیزوں کو وُضو یا کُلّی کرکے پڑھنا بہتر اور ویسے ہی پڑھ لیا جب بھی حَرَج نہیں اور ان کے چھونے میں بھی حَرَج نہیں۔

مسئلہ ۸ ایسی عورت کو اذان کا جواب دینا جائز ہے۔[6]

مسئلہ ۹ ایسی عورت کو مسجد میں جانا حرام ہے۔[7]

مسئلہ ۱۰ اگر چور یا درندے سے ڈر کر مسجد میں چلی گئی تو جائز ہے مگر اسے چاہئے کہ تیمم کرلے۔ یوہیں مسجد میں پانی

1 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الطهارة، باب الحيض، ص۳۹.

2 ...... المرجع السابق. 3 ...... المرجع السابق.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج۱، ص۳۸.

5 ...... یہ امام محمد رحمہ اللہ تعالی کا مذہب ہے مگر ظاہر الروایہ میں ہے کہ اس حالت میں دعائے قنوت پڑھنا مکروہ نہیں ہے۔ "التجنیس" لصاحب الهداية، جلد 1 صفحہ 186 پر ہے کہ اسی پر فتوی ہے۔ (انظر: "الفتاوى الهندية" ج۱، ص۳۸. "ردالمحتار" ج۱، ص۳۵۱).
یہ بھی ممکن ہے کہ کاتب سے مکروہ کے بعد "نہیں" لکھنا رہ گیا ہو اور صدرُ الشریعہ، بدرُ الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کی اصل عبارت یوں ہو: دعائے قنوت پڑھنا اس حالت میں مکروہ نہیں ہے۔

6 ...... "الفتاوى الهندية"، المرجع السابق. 7 ...... المرجع السابق.

رکھا ہے یا کوآں ہے اور کہیں اُور پانی نہیں ملتا تو تیمم کر کے جانا، جائز ہے۔(1)

مسئلہ ۱۱: عیدگاہ کے اندر جانے میں حَرَج نہیں۔(2)

مسئلہ ۱۲: ہاتھ بڑھا کر کوئی چیز مسجد سے لینا جائز ہے۔

مسئلہ ۱۳: خانۂ کعبہ کے اندر جانا اوراس کا طواف کرنا اگرچہ مسجد حرام کے باہر سے ہوانکے لیے حرام ہے۔(3)

مسئلہ ۱۴: اس حالت میں روزہ رکھنا اور نماز پڑھنا حرام ہے۔(4)

مسئلہ ۱۵: ان دِنوں میں نمازیں معاف ہیں ان کی قضا بھی نہیں اور روزوں کی قضا اور دنوں میں رکھنا فرض ہے۔(5)

مسئلہ ۱۶: نماز کا آخر وقت ہوگیا اور ابھی تک نماز نہیں پڑھی کہ حَیض آیا، یا بچہ پیدا ہوا تو اس وقت کی نماز معاف ہوگئی اگرچہ اتنا تنگ وقت ہوگیا ہو کہ اس نماز کی گنجائش نہ ہو۔(6)

مسئلہ ۱۷: نماز پڑھتے میں حَیض آگیا، یا بچہ پیدا ہوا تو وہ نماز معاف ہے، البتہ اگر نفل نماز تھی تو اس کی قضا واجب ہے۔(7)

مسئلہ ۱۸: نماز کے وقت میں وُضو کر کے اتنی دیر تک ذِکرِ الٰہی، درود شریف اور دیگر وظائف پڑھ لیا کرے جتنی دیر تک نماز پڑھا کرتی تھی کہ عادت رہے۔(8)

مسئلہ ۱۹: حَیض والی کو تین۳ دن سے کم خون آکر بند ہوگیا تو روزے رکھے اور وُضو کر کے نماز پڑھے، نہانے کی ضرورت نہیں، پھر اس کے بعد اگر پندرہ۱۵ دن کے اندر خون آیا تو اب نہائے اور عادت کے دن نکال کر باقی دنوں کی قضا پڑھے اور

---

(1)...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج١، ص٣٨.

(2)...... المرجع السابق.

(3)...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج١، ص٣٨.

(4)...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج١، ص٣٨.
و "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب: لو أفتى مفت بشيء من هذه الأقوال في مواضع الضرورة... إلخ، ج١، ص٥٣٢.

(5)...... "الدرالمختار"، كتاب الطهارة، باب الحيض، ج١، ص٥٣٢.

(6)...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج١، ص٣٨.

(7)...... المرجع السابق، و "الفتاوى الرضوية"، ج٤، ص٣٤٩.

(8)...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج١، ص٣٨.

جس کی کوئی عادت نہیں وہ دس دن کے بعد کی نمازیں قضا کرے، ہاں اگر عادت کے دنوں کے بعد یا بے عادت والی نے دس دن کے بعد غُسل کرلیا تھا تو ان دنوں کی نمازیں ہوگئیں قضا کی حاجت نہیں اور عادت کے دنوں سے پہلے کے روزوں کی قضا کرے اور بعد کے روزے ہر حال میں ہوگئے۔

مسئلہ ۲۰ جس عورت کو تین دن رات کے بعد حَیض بند ہوگیا اور عادت کے دن ابھی پورے نہ ہوئے یا نِفاس کا خون عادت پوری ہونے سے پہلے بند ہوگیا، تو بند ہونے کے بعد ہی غُسل کر کے نماز پڑھنا شروع کردے۔ عادت کے دنوں کا انتظار نہ کرے۔ (1)

مسئلہ ۲۱ عادت کے دنوں سے خون مُتجاوِز ہوگیا، تو حَیض میں دس دن اور نِفاس میں چالیس دن تک انتظار کرے اگر اس مدت کے اندر بند ہوگیا تو اب سے نہا دھو کر نماز پڑھے اور جو اس مدت کے بعد بھی جاری رہا تو نہائے اور عادت کے بعد باقی دنوں کی قضا کرے۔ (2)

مسئلہ ۲۲ حَیض یا نِفاس عادت کے دن پورے ہونے سے پہلے بند ہوگیا تو آخِر وقتِ مستحب تک انتظار کر کے نہا کر نماز پڑھے اور جو عادت کے دن پورے ہو چکے تو انتظار کی کچھ حاجت نہیں۔ (3)

مسئلہ ۲۳ حیض پورے دس دن پر اور نِفاس پورے چالیس دن پر ختم ہوا اور نماز کے وقت میں اگر اتنا بھی باقی ہو کہ اللہ اکبر کا لفظ کہے تو اس وقت کی نماز اس پر فرض ہوگئی، نہا کر اس کی قضا پڑھے اور اگر اس سے کم میں بند ہوا اور اتنا وقت ہے کہ جلدی سے نہا کر اور کپڑے پہن کر ایک بار اللہ اکبر کہہ سکتی ہے تو فرض ہوگئی قضا کرے ورنہ نہیں۔ (4)

مسئلہ ۲۴ اگر پورے دس دن پر پاک ہوئی اور اتنا وقت رات کا باقی نہیں کہ ایک بار اللہ اکبر کہہ لے تو اس دن کا روزہ اس پر واجب ہے اور جو کم میں پاک ہوئی اور اتنا وقت ہے کہ صبحِ صادق ہونے سے پہلے نہا کر کپڑے پہن کر اللہ اکبر کہہ سکتی ہے تو روزہ فرض ہے، اگر نہالے تو بہتر ہے ورنہ بے نہائے نیت کرلے اور صبح کو نہالے اور جو اتنا وقت بھی نہیں تو اس دن کا روزہ فرض نہ ہوا، البتہ روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے، کوئی بات ایسی جو روزے کے خلاف ہو مثلاً کھانا،

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، باب الحيض، ج۱، ص۵۳۷.
و "الفتاوى الرضوية"، ج٤، ص٣٦٤، ٣٦٥.

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، باب الحيض، ج۱، ص٥٢٤، وغيرهما.

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، باب الحيض، ومطلب: لو أفتى مفت بشيء... إلخ، ج۱، ص٥٣٨.

4 ...... المرجع السابق، ص٥٤٢ وغيره.

پینا حرام ہے۔

مسئلہ ۲۵ روزے کی حالت میں حیض یا نفاس شروع ہوگیا تو وہ روزہ جاتا رہا اس کی قضا رکھے، فرض تھا تو قضا فرض ہے اور نفل تھا تو قضا واجب۔[1]

مسئلہ ۲۶ حیض و نفاس کی حالت میں سجدۂ شکر و سجدۂ تلاوت حرام ہے اور آیت سجدہ سننے سے اس پر سجدہ واجب نہیں۔[2]

مسئلہ ۲۷ سوتے وقت پاک تھی اور صبح سو کر اٹھی تو اثر حیض کا دیکھا تو اسی وقت سے حیض کا حکم دیا جائے گا، عشاء کی نماز نہیں پڑھی تھی تو پاک ہونے پر اس کی قضا فرض ہے۔[3]

مسئلہ ۲۸ حیض والی سو کر اٹھی اور گدی پر کوئی نشان حیض کا نہیں تو رات ہی سے پاک ہے نہا کر عشاء کی قضا پڑھے۔

مسئلہ ۲۹ ہم بستری یعنی جماع اس حالت میں حرام ہے۔[4]

مسئلہ ۳۰ ایسی حالت میں جماع جائز جاننا کفر ہے اور حرام سمجھ کر کرلیا تو سخت گنہگار ہوا اس پر توبہ فرض ہے اور آمد کے زمانہ میں کیا تو ایک دینار اور قریب ختم کے کیا تو نصف دینار خیرات کرنا مُستحَب۔

مسئلہ ۳۱ اس حالت میں ناف سے گھٹنے تک عورت کے بدن سے مرد کا اپنے کسی عُضْو سے چھونا جائز نہیں جب کہ کپڑا وغیرہ حائل نہ ہو شہوت سے ہو یا بے شہوت اور اگر ایسا حائل ہو کہ بدن کی گرمی محسوس نہ ہوگی تو حَرَج نہیں۔[5]

مسئلہ ۳۲ ناف سے اوپر اور گھٹنے سے نیچے چھونے یا کسی طرح کا نفع لینے میں کوئی حَرَج نہیں۔ یوہیں بوس و کنار بھی جائز ہے۔[6]

---

1 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب: لو أفتى مفت بشيء من هذه الأقوال... إلخ، ج١، ص٥٣٣، وغيره.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج١، ص٣٨.
و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب: لوأفتى مفت بشيء... إلخ، ج١، ص٥٣٢.

3 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب: لو أفتى مفت بشيء... إلخ، ج ١، ص ٥٣٣.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج١، ص٣٩.

5 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب: لوأفتى مفت بشيء من هذه الأقوال في مواضع الضرورة... إلخ، ج١، ص٥٣٤.

6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج١، ص٣٩.

مسئلہ ۳۳ اپنے ساتھ کھلانا یا ایک جگہ سونا جائز ہے بلکہ اس وجہ سے ساتھ نہ سونا مکروہ ہے۔ (1)

مسئلہ ۳۴ اس حالت میں عورت مرد کے ہر حصہ بدن کو ہاتھ لگا سکتی ہے۔ (2)

مسئلہ ۳۵ اگر ہمراہ سونے میں غلبۂ شہوت اور اپنے کو قابو میں نہ رکھنے کا احتمال ہو تو ساتھ نہ سوئے اور اگر گمان غالب ہو تو ساتھ سونا گناہ۔

مسئلہ ۳۶ پورے دس۱۰ دن پر ختم ہوا تو پاک ہوتے ہی اس سے جماع جائز ہے، اگرچہ اب تک غُسل نہ کیا ہو مگر مستحب یہ ہے کہ نہانے کے بعد جماع کرے۔ (3)

مسئلہ ۳۷ دس دن سے کم میں پاک ہوئی تو تاوقتیکہ غُسل نہ کرلے یا وہ وقتِ نماز جس میں پاک ہوئی گزر نہ جائے جماع جائز نہیں اور اگر وقت اتنا نہیں تھا کہ اس میں نہا کر کپڑے پہن کر اللہ اکبر کہہ سکے تو اس کے بعد کا وقت گزر جائے یا غُسل کرلے تو جائز ہے ورنہ نہیں۔ (4)

مسئلہ ۳۸ عادت کے دن پورے ہونے سے پہلے ہی ختم ہو گیا تو اگرچہ غُسل کرلے جماع ناجائز ہے تاوقتیکہ عادت کے دن پورے نہ ہولیں، جیسے کسی کی عادت چھ۶ دن کی تھی اور اس مرتبہ پانچ ہی روز آیا تو اسے حکم ہے کہ نہا کر نماز شروع کردے مگر جماع کے لیے ایک دن اور انتظار کرنا واجب ہے۔ (5)

مسئلہ ۳۹ حَیض سے پاک ہوئی اور پانی پر قدرت نہیں کہ غُسل کرے اور غُسل کا تیمم کیا تو اس سے صحبت جائز نہیں جب تک اس تیمم سے نماز نہ پڑھ لے، نماز پڑھنے کے بعد اگرچہ پانی پر قادر ہو کر غُسل نہ کیا صحبت جائز ہے۔ (6)

فائدہ: ان باتوں میں نِفاس کے وہی اَحکام ہیں جو حَیض کے ہیں۔

مسئلہ ۴۰ نِفاس میں عورت کو زچہ خانے سے نکلنا جائز ہے، اس کو ساتھ کھلانے یا اس کا جھوٹا کھانے میں حَرج نہیں۔ ہندوستان میں جو بعض جگہ ان کے برتن تک الگ کردیتی ہیں بلکہ ان برتنوں کو مثل نجس کے جانتی ہیں یہ ہندوؤں کی رسمیں

---

1 ...... "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب: لو أفتى مفت بشيء من هذه الأقوال في مواضع الضرورة... إلخ، ج١، ص٥٣٤، و "الفتاوى الرضوية"، ج٤، ص٣٥٥.

2 ...... "البحر الرائق"، كتاب الطهارة، باب الحيض، ج١، ص٣٤٤.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج١، ص٣٩.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... المرجع السابق، وغيره.

6 ...... المرجع السابق.

ہیں، ایسی بے ہُودہ رسموں سے اِحتیاط لازم، اکثر عورتوں میں یہ رواج ہے کہ جب تک چلّہ پورا نہ ہولے اگرچہ نِفاس ختم ہولیا ہو، نہ نماز پڑھیں نہ اپنے کو قابل نماز کے جانیں یہ محض جہالت ہے جس وقت نِفاس ختم ہوا اسی وقت سے نہا کر نماز شروع کر دیں اگر نہانے سے بیماری کا پورا اندیشہ ہو تو تیمم کریں۔ (1)

مسئلہ ۴۱ بچہ ابھی آدھے سے زِیادہ پیدا نہیں ہوا اور نماز کا وقت جا رہا ہے اور یہ گمان ہے کہ آدھے سے زِیادہ باہر ہونے سے پیشتر وقت ختم ہو جائے گا تو اس وقت کی نماز جس طرح ممکن ہو پڑھے، اگر قیام، رکوع، سجود نہ ہو سکے، اشارے سے پڑھے، وُضو نہ کر سکے، تیمم سے پڑھے اور اگر نہ پڑھی تو گنہگار ہوئی توبہ کرے اور بعد طہارت قضا پڑھے۔ (2)

استحاضہ کا بیان

حدیث ۱ صحیحین میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی کہ فاطمہ بنتِ ابی حُبیش رضی اللہ تعالی عنہا نے عرض کی یارسول اللہ! مجھے اِستحاضہ آتا ہے اور پاک نہیں رہتی تو کیا نماز چھوڑ دوں؟ فرمایا: ''نہ، یہ تو رَگ کا خون ہے، حَیض نہیں ہے، تو جب حَیض کے دن آئیں نماز چھوڑ دے اور جب جاتے رہیں خون دھو اور نماز پڑھ۔'' (3)

حدیث ۲ ابوداود و نسائی کی روایت میں فاطمہ بنتِ ابی حُبیش رضی اللہ تعالی عنہا سے یوں ہے کہ ان سے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''جب حَیض کا خون ہو تو سیاہ ہوگا، شناخت میں آئے گا، جب یہ ہو نماز سے باز رہ اور جب دوسری قسم کا ہو تو وُضو کر اور نماز پڑھ، کہ وہ رَگ کا خون ہے۔'' (4)

حدیث ۳ اِمام مالک و ابوداود و دارمی کی روایت میں ہے کہ ایک عورت کے خون بہتا رہتا، اس کے لیے ام المومنین امّ سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا نے حضور سے فتویٰ پوچھا، ارشاد فرمایا کہ: ''اس بیماری سے پیشتر مہینے میں جتنے دن راتیں حَیض آتا تھا ان کی گنتی شمار کرے، مہینے میں انھیں کی مقدار نماز چھوڑ دے اور جب وہ دن جاتے رہیں، تو نہائے اور لنگوٹ باندھ کر نماز پڑھے۔'' (5)

حدیث ۴ ابوداود و ترمذی کی روایت ہے ارشاد فرمایا: ''جن دنوں میں حَیض آتا تھا، ان میں نمازیں چھوڑ دے، پھر

---

(1)...... "الفتاوی الرضویة"، ج٤، ص٣٥٥-٣٥٦ وغيره.

(2)...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب في حكم وطء المستحاضة... إلخ، ج١، ص٥٤٥.

(3)...... "صحيح مسلم"، كتاب الحيض، باب المستحاضة وغسلها وصلاتها، الحديث: ٣٣٣، ص١٨٣.

(4)...... "سنن أبي داود"، كتاب الطهارة، باب إذا أقبلت الحيضة تدع الصلاة، الحديث: ٢٨٦، ج١، ص١٣١.

(5)...... "المؤطأ" لإمام مالك، كتاب الطهارة، باب المستحاضة، الحديث: ١٤٠، ج١، ص٧٧.

نہائے اور ہر نماز کے وقت وُضو کرے اور روزہ رکھے اور نماز پڑھے۔" [1]

اِستحاضہ کے احکام

مسئلہ ۱: اِستحاضہ میں نہ نماز معاف ہے نہ روزہ، نہ ایسی عورت سے صحبت حرام۔ [2]

مسئلہ ۲: اِستحاضہ اگر اس حد تک پہنچ گیا کہ اس کو اتنی مہلت نہیں ملتی کہ وُضو کرکے فرض نماز ادا کرسکے تو نماز کا پورا ایک وقت شروع سے آخر تک اسی حالت میں گزر جانے پر اس کو معذور کہا جائیگا، ایک وُضو سے اس وقت میں جتنی نمازیں چاہے پڑھے، خون آنے سے اس کا وضو نہ جائے گا۔ [3]

مسئلہ ۳: اگر کپڑا وغیرہ رکھ کر اتنی دیر تک خون روک سکتی ہے کہ وُضو کرکے فرض پڑھ لے تو عذر ثابت نہ ہوگا۔ [4]

مسئلہ ۴: ہر وہ شخص جس کو کوئی ایسی بیماری ہے کہ ایک وقت پورا ایسا گزر گیا کہ وُضو کے ساتھ نمازِ فرض ادا نہ کرسکا وہ معذور ہے، اس کا بھی یہی حکم ہے کہ وقت میں وُضو کرلے اور آخر وقت تک جتنی نمازیں چاہے اس وُضو سے پڑھے، اس بیماری سے اس کا وُضو نہیں جاتا، جیسے قطرے کا مرض، یا دست آنا، یا ہوا خارِج ہونا، یا دُکھتی آنکھ سے پانی گرنا، یا پھوڑے، یا ناصور سے ہر وقت رطوبت بہنا، یا کان، ناف، پستان سے پانی نکلنا کہ یہ سب بیماریاں وُضو توڑنے والی ہیں، ان میں جب پورا ایک وقت ایسا گزر گیا کہ ہر چند کوشش کی مگر طہارت کے ساتھ نماز نہ پڑھ سکا تو عذر ثابت ہوگیا۔ [5]

مسئلہ ۵: جب عذر ثابت ہوگیا تو جب تک ہر وقت میں ایک ایک بار بھی وہ چیز پائی جائے معذور ہی رہے گا، مثلاً عورت کو ایک وقت تو اِستحاضہ نے طہارت کی مہلت نہیں دی اب اتنا موقع ملتا ہے کہ وُضو کرکے نماز پڑھ لے مگر اب بھی ایک آدھ دفعہ ہر وقت میں خون آجاتا ہے تو اب بھی معذور ہے۔ یوہیں تمام بیماریوں میں اور جب پورا وقت گزر گیا اور خون نہیں آیا تو اب معذور نہ رہی جب پھر کبھی پہلی حالت پیدا ہوجائے تو پھر معذور ہے اس کے بعد پھر اگر پورا وقت خالی گیا تو عذر جاتا رہا۔ [6]

مسئلہ ۶: نماز کا کچھ وقت ایسی حالت میں گزرا کہ عذر نہ تھا اور نماز نہ پڑھی اور اب پڑھنے کا ارادہ کیا تو اِستحاضہ یا بیماری سے وُضو جاتا رہتا ہے غرض یہ باقی وقت یوہیں گزر گیا اور اسی حالت میں نماز پڑھ لی تو اب اس کے بعد کا وقت بھی پورا اگر

---

1. ...... "جامع الترمذي"، أبواب الطهارة، باب ماجاء أن المستحاضة تتوضأ لكل صلاة، الحديث: ١٢٦، ج١، ص١٧٤.
2. ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج١، ص٣٩.
3. ...... المرجع السابق، ص٤١.
4. ...... المرجع السابق.
5. ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب في أحكام المعذور، ج١، ص٥٥٤.
6. ...... "البحر الرائق"، كتاب الطهارة، باب الحيض، ج١، ص٣٧٦.

اسی استحاضہ یا بیماری میں گزر گیا تو وہ پہلی بھی ہوگئی اور اگر اس وقت اتنا موقع ملا کہ وُضو کرکے فرض پڑھ لے تو پہلی نماز کا اعادہ کرے۔[1]

مسئلہ ۷ خون بہتے میں وُضو کیا اور وضو کے بعد خون بند ہوگیا اور اسی وُضو سے نماز پڑھی اور اس کے بعد جو دوسرا وقت آیا وہ بھی پورا گزر گیا کہ خون نہ آیا تو پہلی نماز کا اعادہ کرے۔ یوہیں اگر نماز میں بند ہوا اور اس کے بعد دوسرے میں بالکل نہ آیا جب بھی اعادہ کرے۔[2]

مسئلہ ۸ فرض نماز کا وقت جانے سے معذور کا وُضو ٹوٹ جاتا ہے جیسے کسی نے عصر کے وقت وُضو کیا تھا تو آفتاب کے ڈوبتے ہی وُضو جاتا رہا اور اگر کسی نے آفتاب نکلنے کے بعد وُضو کیا تو جب تک ظہر کا وقت ختم نہ ہو وُضو نہ جائے گا کہ ابھی تک کسی فرض نماز کا وقت نہیں گیا۔[3]

مسئلہ ۹ وُضو کرتے وقت وہ چیز نہیں پائی گئی جس کے سبب معذور ہے اور وُضو کے بعد بھی نہ پائی گئی یہاں تک کہ باقی پورا وقت نماز کا خالی گیا تو وقت کے جانے سے وُضو نہیں ٹوٹا۔ یوہیں اگر وضو سے پیشتر پائی گئی مگر نہ وُضو کے بعد باقی وقت میں پائی گئی نہ اس کے بعد دوسرے وقت میں تو وقت[4] جانے سے وضو نہ ٹوٹے گا۔

مسئلہ ۱۰ اور اگر اس وقت میں وُضو سے پیشتر وہ چیز پائی گئی اور وضو کے بعد بھی وقت میں پائی گئی یا وُضو کے اندر پائی گئی اور وُضو کے بعد اس وقت میں نہ پائی گئی مگر بعد والے میں پائی گئی، تو وقت ختم ہونے پر وُضو جاتا رہے گا اگرچہ وہ حدث نہ پایا جائے۔

مسئلہ ۱۱ معذور کا وُضو اس چیز سے نہیں جاتا جس کے سبب معذور ہے، ہاں اگر کوئی دوسری چیز وُضو توڑنے والی پائی

---

1. ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج١، ص٤٠.
2. ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج١، ص٤١.
3. ...... "الدرالمختار"، و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب في أحكام المعذور، ج١، ص٥٥٥.
و "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج١، ص٤١.
4. ...... اس صورت میں دو احتمال ہیں ایک یہ کہ وُضو کے اندر بھی پائی گئی بعد کو ختم وقت ثانی تک نہیں دوسرا یہ کہ وُضو کے اندر بھی نہ پائی گئی صرف پہلے پائی گئی پہلی صورت میں وہ وُضو وُضوئے معذور تھا لیکن جب کہ اس کے بعد انقطاع تام ہوگیا معذور نہ رہا تو وُضوئے معذور ختم وقت سے پہلے بوجہ زوال عذر باطل ہوگیا وقت جانے سے کیا ٹوٹے اور صورت ثانیہ میں ظاہر ہے کہ یہ وُضو انقطاع پر ہے اور ختم وقت تک انقطاع مستمر رہا تو خروج وقت سے نہ ٹوٹے گا اگرچہ وقت دوم میں منقطع نہ بھی ہوتا وقت دوم میں انقطاع کا ذکر اس لیے ہے کہ حکم دونوں صورتوں کو شامل ہو۔۱۲ منہ

گئی تو وُضو جاتا رہا۔ مثلاً جس کو قطرے کا مرض ہے، ہوا نکلنے سے اس کا وُضو جاتا رہے گا اور جس کو ہوا نکلنے کا مرض ہے، قطرے سے وُضو جاتا رہے گا۔[1]

مسئلہ ۱۲ معذور نے کسی حدث کے بعد وُضو کیا اور وُضو کرتے وقت وہ چیز نہیں ہے جس کے سبب معذور ہے، پھر وُضو کے بعد وہ عذر والی چیز پائی گئی تو وُضو جاتا رہا، جیسے اِستحاضہ والی نے پاخانہ پیشاب کے بعد وُضو کیا اور وُضو کرتے وقت خون بند تھا بعد وُضو کے آیا تو وُضو ٹوٹ گیا[2] اور اگر وُضو کرتے وقت وہ عذر والی چیز بھی پائی جاتی تھی تو اب وُضو کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ ۱۳ معذور کے ایک نتھنے سے خون آرہا تھا وُضو کے بعد دوسرے نتھنے سے آیا وُضو جاتا رہا، یا ایک زخم بہ رہا تھا اب دوسرا بہا، یہاں تک کہ چیچک کے ایک دانہ سے پانی آرہا تھا اب دوسرے دانہ سے آیا وُضو ٹوٹ گیا۔[3]

مسئلہ ۱۴ اگر کسی ترکیب سے عذر جاتا رہے یا اس میں کمی ہو جائے تو اس ترکیب کا کرنا فرض ہے، مثلاً کھڑے ہو کر پڑھنے سے خون بہتا ہے اور بیٹھ کر پڑھے تو نہ بہے گا تو بیٹھ کر پڑھنا فرض ہے۔[4]

مسئلہ ۱۵ معذور کو ایسا عذر ہے جس کے سبب کپڑے نجس ہو جاتے ہیں تو اگر ایک درم سے زیادہ نجس ہو گیا اور جانتا ہے کہ اتنا موقع ہے کہ اسے دھو کر پاک کپڑوں سے نماز پڑھ لوں گا تو دھو کر نماز پڑھنا فرض ہے اور اگر جانتا ہے کہ نماز پڑھتے پڑھتے پھر اتنا ہی نجس ہو جائے گا تو دھونا ضروری نہیں اُسی سے پڑھے اگرچہ مصلّٰی بھی آلودہ ہو جائے کچھ حَرَج نہیں اور اگر درہم کے برابر ہے تو پہلی صورت میں دھونا واجب اور درہم سے کم ہے تو سنّت اور دوسری صورت میں مطلقاً نہ دھونے میں کوئی حَرَج نہیں۔[5]

مسئلہ ۱۶ اِستحاضہ والی اگر غُسل کر کے ظہر کی نماز آخر وقت میں اور عصر کی وُضو کر کے اول وقت میں اور مغرب کی غُسل کر کے آخر وقت میں اور عشاء کی وُضو کر کے اوّل وقت میں پڑھے اور فجر کی بھی غُسل کر کے پڑھے تو بہتر ہے اور عجب نہیں کہ یہ ادب جو حدیث میں ارشاد ہوا ہے اس کی رعایت کی برکت سے اس کے مرض کو بھی فائدہ پہنچے۔

مسئلہ ۱۷ کسی زخم سے ایسی رطوبت نکلے کہ بہے نہیں، تو نہ اس کی وجہ سے وُضو ٹوٹے، نہ معذور ہو، نہ وہ رطوبت ناپاک۔[6]

---

1 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب في أحكام المعذور، ج١، ص٥٥٧.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، کتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج١، ص٤١.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... المرجع السابق وغيره.

6 ...... "الفتاوى الرضوية"، ج٤، ص٣٧١.

نَجاستوں کا بیان

حدیث ۱ صحیح بُخاری و مسلم میں اسما بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ ایک عورت نے عرض کی یارسول اللہ! ہم میں جب کسی کے کپڑے کو حَیض کا خون لگ جائے تو کیا کرے؟ فرمایا: ''جب تم میں کسی کا کپڑا حَیض کے خون سے آلودہ ہو جائے تو اسے کھرچے، پھر پانی سے دھوئے تب اُس میں نماز پڑھے۔'' (1)

حدیث ۲ صحیحین میں ہے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کپڑے سے مَنی کو میں دھوتی، پھر حضور نماز کو تشریف لے جاتے اور دھونے کا نشان اس میں ہوتا۔ (2)

حدیث ۳ صحیح مسلم میں ہے فرماتی ہیں، کہ میں رُسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کپڑے سے مَنی کو مَل ڈالتی، پھر حضور اس میں نماز پڑھتے۔ (3)

حدیث ۴ صحیح مسلم میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''چمڑا جب پکا لیا جائے، پاک ہو جائے گا۔'' (4)

حدیث ۵ اِمام مالِک ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا: ''کہ مُردار کی کھالیں جب پکالی جائیں تو انھیں کام میں لایا جائے۔'' (5)

حدیث ۶ امام احمد و ابو داود و نسائی نے روایت کی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے درندوں کی کھال سے منع فرمایا۔ (6)

حدیث ۷ دوسری روایت میں ہے ان کے پہننے اور ان پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔ (7)

---

(1) ...... "صحيح البخاري"، كتاب الحيض، باب غسل دم المحيض، الحديث: ٣٠٧، ج١، ص١٢٥.

(2) ...... "صحيح البخاري"، كتاب الوضوء، باب غسل المني... إلخ، الحديث: ٢٣٠، ج١، ص٩٩.

(3) ...... "صحيح مسلم"، كتاب الطهارة، باب حكم المني، الحديث: ٢٨٨، ص١٦٦.

(4) ...... "صحيح مسلم"، كتاب الحيض، باب طهارة جلود الميتة بالدباغ، الحديث: ٣٦٦، ص١٩٤.

(5) ...... "المؤطأ" لإمام مالك، كتاب الصيد، باب ماجاء في جلود الميتة، الحديث: ١١٠٧، ج٢، ص٥٤.

(6) ...... "سنن أبي داود"، كتاب اللباس، باب في جلود النمور والسباع، الحديث: ٤١٣٢، ج٤، ص٩٣.

(7) ...... "سنن أبي داود"، كتاب اللباس، باب في جلود النمور والسباع، الحديث: ٤١٣١، ج٤، ص٩٣.

نَجاستوں کے متعلق احکام

نَجاست دو قسم ہے، ایک وہ جس کا حکم سخت ہے اس کو غلیظہ کہتے ہیں، دوسری وہ جس کا حکم ہلکا ہے اس کو خفیفہ کہتے ہیں۔

مسئلہ ۱: نَجاستِ غلیظہ کا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑے یا بدن میں ایک درہم سے زِیادہ لگ جائے، تو اس کا پاک کرنا فرض ہے، بے پاک کیے نماز پڑھ لی تو ہوگی ہی نہیں اور قصداً پڑھی تو گناہ بھی ہوا اور اگر بہ نیتِ اِستخفاف ہے تو کفر ہوا اور اگر درہم کے برابر ہے تو پاک کرنا واجب ہے کہ بے پاک کیے نماز پڑھی تو مکروہِ تحریمی ہوئی یعنی ایسی نماز کا اِعادہ واجب ہے اور قصداً پڑھی تو گنہگار بھی ہوا اور اگر درہم سے کم ہے تو پاک کرنا سنّت ہے، کہ بے پاک کیے نماز ہوگئی مگر خلافِ سنّت ہوئی اور اس کا اِعادہ بہتر ہے۔

مسئلہ ۲: اگر نَجاست گاڑھی ہے جیسے پاخانہ، لید، گوبر تو درہم کے برابر، یا کم، یا زِیادہ کے معنی یہ ہیں کہ وزن میں اس کے برابر یا کم یا زِیادہ ہو اور درہم کا وزن شریعت میں اس جگہ ساڑھے چار ماشے اور زکوۃ میں تین ماشہ رتی $1\frac{1}{5}$ ہے اور اگر پتلی ہو، جیسے آدمی کا پیشاب اور شراب تو درہم سے مراد اس کی لنبائی چوڑائی ہے اور شریعت نے اس کی مقدار ہتھیلی کی گہرائی کے برابر بتائی یعنی ہتھیلی خوب پھیلا کر ہموار رکھیں اور اس پر آہستہ سے اتنا پانی ڈالیں کہ اس سے زِیادہ پانی نہ رک سکے، اب پانی کا جتنا پھیلاؤ ہے اتنا بڑا درہم سمجھا جائے اور اس کی مقدار تقریباً یہاں کے روپے کے برابر ہے۔

مسئلہ ۳: نجس تیل کپڑے پر گرا اور اسوقت درہم کے برابر نہ تھا، پھر پھیل کر درہم کے برابر ہوگیا تو اس میں علما کو بہت اختلاف ہے اور راجح یہ ہے کہ اب پاک کرنا واجب ہوگیا۔ (1)

مسئلہ ۴: نَجاستِ خفیفہ کا یہ حکم ہے کہ کپڑے کے حصہ یا بدن کے جس عُضْو میں لگی ہے، اگر اس کی چوتھائی سے کم ہے (مثلاً دامن میں لگی ہے تو دامن کی چوتھائی سے کم، آستین میں اس کی چوتھائی سے کم۔ یوہیں ہاتھ میں ہاتھ کی چوتھائی سے کم ہے) تو معاف ہے کہ اس سے نماز ہوجائے گی اور اگر پوری چوتھائی میں ہو تو بے دھوئے نماز نہ ہوگی۔ (2)

---

(1)...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثاني، ج ۱، ص ٤٧، وغيره.

(2)...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثاني، ج ۱، ص ٤٦.

و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، مبحث في بول الفأرة... إلخ، ج ۱، ص ٥٧٨.

مسئلہ ۵: نَجاستِ خفیفہ اور غلیظہ کے جو الگ الگ حکم بتائے گئے، یہ اُسی وقت ہیں کہ بدن یا کپڑے میں لگے اور اگر کسی پتلی چیز جیسے پانی یا سرکہ میں گرے تو چاہے غلیظہ ہو یا خفیفہ، کُل ناپاک ہو جائے گی اگرچہ ایک قطرہ گرے جب تک وہ پتلی چیز حدِ کثرت پر یعنی دَہ در دَہ نہ ہو۔[1]

مسئلہ ۶: انسان کے بدن سے جو ایسی چیز نکلے کہ اس سے غُسل یا وُضو واجب ہو نَجاستِ غلیظہ ہے، جیسے پاخانہ، پیشاب، بہتا خون، پیپ، بھر مونھ قے، حَیض و نِفاس و اِستحاضہ کا خون، مَنی، مَذی، وَدی۔[2]

مسئلہ ۷: شہیدِ فقہی[3] کا خون جب تک اس کے بدن سے جدا نہ ہو پاک ہے۔[4]

مسئلہ ۸: دُکھتی آنکھ سے جو پانی نکلے نَجاست غلیظہ ہے۔ یوہیں ناف یا پستان سے درد کے ساتھ پانی نکلے نَجاستِ غلیظہ ہے۔[5]

مسئلہ ۹: بلغمی رطوبت ناک یا مونھ سے نکلے نجس نہیں اگرچہ پیٹ سے چڑھے اگرچہ بیماری کے سبب ہو۔[6]

مسئلہ ۱۰: دودھ پیتے لڑکے اور لڑکی کا پیشاب نَجاستِ غلیظہ ہے۔[7] یہ جو اکثر عوام میں مشہور ہے کہ دودھ پیتے بچوں کا پیشاب پاک ہے محض غلط ہے۔

مسئلہ ۱۱: شیر خوار بچے نے دودھ ڈال دیا اگر بھر مونھ ہے نَجاستِ غلیظہ ہے۔[8]

مسئلہ ۱۲: خشکی کے ہر جانور کا بہتا خون، مردار کا گوشت اور چربی (یعنی وہ جانور جس میں بہتا ہوا خون ہوتا ہے اگر بغیر ذبح شرعی کے مر جائے مردار ہے اگرچہ ذبح کیا گیا ہو جیسے مجوسی یا بُت پرست یا مُرتد کا ذبیحہ اگرچہ اس نے حلال جانور مثلاً بکری وغیرہ کو ذبح کیا ہو، اس کا گوشت پوست سب ناپاک ہو گیا اور اگر حرام جانور ذبح شرعی سے ذبح کر لیا گیا تو اس کا

1...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، مبحث في بول الفأرة... إلخ، ج۱، ص۵۷۹،وغیرہ.

2...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثاني، ج۱، ص٤٦ .

3...... یعنی وہ جسے غُسل نہیں دیا جاتا اس کا بیان کتاب الجنائز باب الشہید میں آئے گا۔ ۱۲ منہ

4...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثاني، ج۱، ص٤٦ .

5...... "الفتاوى الرضوية"، ج۱، ص۲٦۹، ۲۷۰ .

6...... "الفتاوى الرضوية"، ج۱، ص۲٦۳ .

7......"الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثاني، ج۱، ص٤٦ .

8...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، ج۱، ص٥٦١ .

گوشت پاک ہوگیا اگرچہ کھانا حرام ہے سوا خنزیر کے کہ وہ نجس العین ہے کسی طرح پاک نہیں ہوسکتا) حرام چوپائے جیسے کتا، شیر، لومڑی، بلّی، چوہا، گدھا، خچر، ہاتھی، سوئر کا پاخانہ، پیشاب اور گھوڑے کی لید اور ہر حلال چوپایہ کا پاخانہ جیسے گائے بھینس کا گوبر، بکری اونٹ کی مینگنی اور جو پرند کہ اونچا نہ اُڑے اس کی بیٹ، جیسے مرغی اور بط چھوٹی ہو خواہ بڑی اور ہر قسم کی شراب اور نشہ لانے والی تاڑی اور سیندھی اور سانپ کا پاخانہ پیشاب اور اُس جنگلی سانپ اور مینڈک کا گوشت جن میں بہتا خون ہوتا ہے اگرچہ ذبح کیے گئے ہوں۔ یوہیں ان کی کھال اگرچہ پکالی گئی ہو اور سُوئر کا گوشت اور ہڈی اور بال اگرچہ ذبح کیا گیا ہو یہ سب نَجاستِ غلیظہ ہیں۔

مسئلہ ۱۳: چھپکلی یا گرگٹ کا خون نَجاستِ غلیظہ ہے۔

مسئلہ ۱۴: انگور کا شیرہ کپڑے پر پڑا تو اگرچہ کئی دن گزر جائیں کپڑا پاک ہے۔

مسئلہ ۱۵: ہاتھی کے سُونڈ کی رطوبت اور شیر، کتے، چیتے اور دوسرے درندے چوپایوں کا لُعاب نَجاستِ غلیظہ ہے۔[1]

مسئلہ ۱۶: جن جانوروں کا گوشت حلال ہے (جیسے گائے، بیل، بھینس، بکری، اونٹ وغیرہا) ان کا پیشاب نیز گھوڑے کا پیشاب اور جس پرند کا گوشت حرام ہے، خواہ شکاری ہو یا نہیں، (جیسے کوّا، چیل، شِکرا، باز، بہری) اس کی بیٹ نَجاستِ خفیفہ ہے۔[2]

مسئلہ ۱۷: چمگادڑ کی بیٹ اور پیشاب دونوں پاک ہیں۔[3]

مسئلہ ۱۸: جو پرند حلال اُونچے اُڑتے ہیں جیسے کبوتر، مینا، مرغابی، قاز، ان کی بیٹ پاک ہے۔[4]

مسئلہ ۱۹: ہر چوپائے کی جگالی کا وہی حکم ہے جو اس کے پاخانہ کا۔[5]

مسئلہ ۲۰: ہر جانور کے پتّے کا وہی حکم ہے جو اس کے پیشاب کا، حرام جانوروں کا پتّا نَجاستِ غلیظہ اور حلال کا

1...... "البحر الرائق"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، ج ١، ص ٣٩٨.

2...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثاني، ج ١، ص ٤٨.

و "نور الإيضاح" و "مراقي الفلاح"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، ص ٣٧.

3...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثاني، ج ١، ص ٤٦.

4...... "الدرالمختار"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، ج ١، ص ٥٧٤.

5...... "البحر الرائق"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، ج ١، ص ٤٠٠ وغيره.

6...... "الدرالمختار"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، فصل الاستنجاء، ج ١، ص ٦٢٠.

نَجاستِ خفیفہ ہے۔[1]

مسئلہ ۲۱ نَجاستِ غلیظہ خفیفہ میں مل جائے تو کُل غلیظہ ہے۔[2]

مسئلہ ۲۲ مچھلی اور پانی کے دیگر جانوروں اور کھٹمل اور مچھر کا خون اور خچر اور گدھے کا لعاب اور پسینہ پاک ہے۔[3]

مسئلہ ۲۳ پیشاب کی نہایت باریک چھینٹیں سوئی کی نوک برابر کی بدن یا کپڑے پر پڑ جائیں تو کپڑا اور بدن پاک رہے گا۔[4]

مسئلہ ۲۴ جس کپڑے پر پیشاب کی ایسی ہی باریک چھینٹیں پڑگئیں، اگر وہ کپڑا پانی میں پڑ گیا تو پانی بھی ناپاک نہ ہوگا۔

مسئلہ ۲۵ جو خون زخم سے بہا نہ ہو پاک ہے۔[5]

مسئلہ ۲۶ گوشت، تلی، کلیجی میں جو خون باقی رہ گیا پاک ہے اور اگر یہ چیزیں بہتے خون میں سَن جائیں تو ناپاک ہیں بغیر دھوئے پاک نہ ہوں گی۔[6]

مسئلہ ۲۷ جو بچہ مُردہ پیدا ہوا اس کو گود میں لے کر نماز پڑھی، اگرچہ اس کو غُسل دے لیا ہو نماز نہ ہوگی اور اگر زندہ پیدا ہو کر مر گیا اور بے نہلائے گود میں لے کر نماز پڑھی جب بھی نہ ہوگی، ہاں اگر اس کو غُسل دے کر گود میں لیا تھا تو ہوجائے گی مگر خلافِ مستحب ہے۔ یہ اَحکام اس وقت ہیں کہ مسلمان کا بچہ ہو اور کافر کا مُردہ بچہ ہے، تو کسی حال میں نماز نہ ہوگی غُسل دیا ہو یا نہیں۔[7]

مسئلہ ۲۸ اگر نماز پڑھی اور جیب وغیرہ میں شیشی ہے اور اس میں پیشاب یا خون یا شراب ہے تو نماز نہ ہوگی اور جیب میں انڈا ہے اور اس کی زردی خون ہو چکی ہے تو نماز ہوجائے گی۔[8]

---

1 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطھارة، باب الأنجاس، فصل الاستنجاء، ج۱، ص۶۲۰.

2 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطھارة، باب الأنجاس، مبحث في بول الفأرة... إلخ، ج۱، ص۵۷۷.

3 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطھارة، باب الأنجاس، مبحث في بول الفأرة... إلخ، ج۱، ص۵۷۹، وغیرہ.

4 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الطھارة، الباب السابع في النجاسة و أحکامھا، الفصل الثاني، ج۱، ص۴۶.

5 ...... "الفتاوی الرضویة"، ج۱، ص۲۸۰.

6 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الطھارة، الباب السابع في النجاسة و أحکامھا، الفصل الثاني، ج۱، ص۴۶.

7 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطھارة، فصل في البئر، ج۱، ص۴۰۸.

8 ...... "غنیة المتملي"، فصل في الآسار، ص۱۹۷.

مسئلہ ۲۹ روئی کا کپڑا اُدھیڑا گیا اور اس کے اندر چوہا سوکھا ہوا ملا، تو اگر اس میں سوراخ ہے تو تین دن تین راتوں کی نمازوں کا اعادہ کرلے اور سوراخ نہ ہو تو جتنی نمازیں اس سے پڑھی ہیں سب کا اعادہ کرے۔ (1)

مسئلہ ۳۰ کسی کپڑے یا بدن پر چند جگہ نَجاستِ غلیظہ لگی اور کسی جگہ درہم کے برابر نہیں مگر مجموعہ درہم کے برابر ہے، تو درہم کے برابر سمجھی جائے گی اور زائد ہے تو زائد، نَجاستِ خفیفہ میں بھی مجموعہ ہی پر حکم دیا جائے گا۔ (2)

مسئلہ ۳۱ حرام جانوروں کا دودھ نجس ہے، البتہ گھوڑی کا دودھ پاک ہے مگر کھانا جائز نہیں۔

مسئلہ ۳۲ چُوہے کی مینگنی گیہوں میں مل کر پس گئی یا تیل میں پڑ گئی تو آٹا اور تیل پاک ہے، ہاں اگر مزے میں فرق آجائے تو نجس ہے اور اگر روٹی کے اندر ملی تو اس کے آس پاس سے تھوڑی سی الگ کردیں باقی میں کچھ حَرَج نہیں۔ (3)

مسئلہ ۳۳ ریشم کے کیڑے کی بیٹ اور اس کا پانی پاک ہے۔ (4)

مسئلہ ۳۴ ناپاک کپڑے میں پاک کپڑا یا پاک میں ناپاک کپڑا لپیٹا اور اس ناپاک کپڑے سے یہ پاک کپڑا نَم ہو گیا تو ناپاک نہ ہوگا بشرطیکہ نَجاست کا رنگ یا بُو اس پاک کپڑے میں ظاہر نہ ہو، ورنہ نَم ہو جانے سے بھی ناپاک ہو جائے گا، ہاں اگر بھیگ جائے تو ناپاک ہو جائے گا اور یہ اسی صورت میں ہے کہ وہ ناپاک کپڑا پانی سے تر ہوا ہو اور اگر پیشاب یا شراب کی تری اس میں ہے تو وہ پاک کپڑا نم ہو جانے سے بھی نجس ہو جائے گا اور اگر ناپاک کپڑا سوکھا تھا اور پاک تر تھا اور اس پاک کی تری سے وہ ناپاک تر ہو گیا اور اس ناپاک کو اتنی تری پہنچی کہ اس سے چُھوٹ کر اس پاک کو لگی تو یہ ناپاک ہو گیا ورنہ نہیں۔ (5)

مسئلہ ۳۵ بھیگے ہوئے پاؤں نجس زمین یا بچھونے پر رکھے تو ناپاک نہ ہوں گے، اگرچہ پاؤں کی تری کا اس پر دھبہ محسوس ہو، ہاں اگر اس زمین یا بچھونے کو اتنی تری پہنچی کہ اس کی تری پاؤں کو لگی تو پاؤں نجس ہو جائیں گے۔ (6)

مسئلہ ۳۶ بھیگی ہوئی ناپاک زمین یا نجس بچھونے پر سوکھے ہوئے پاؤں رکھے اور پاؤں میں تری آگئی تو نجس ہو گئے اور سیل ہے تو نہیں۔ (7)

---

1 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، فصل في البئر، ج١، ص٤٢١.

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب: إذا صرح... إلخ، ج١، ص٥٨٢.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثاني، ج١، ص٤٦، ٤٨.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثاني، ج١، ص٤٦.

5 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، فصل الاستنجاء، مطلب في الفرق بين الاستبراء... إلخ، ج١، ص٦١٧.

6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثاني، ج١، ص٤٧.

7 ...... المرجع السابق.

مسئلہ ۳۷: جس جگہ کو گوبر سے لیسا اور وہ سُوکھ گئی بھیگا کپڑا اس پر رکھنے سے نجس نہ ہوگا، جب تک کپڑے کی تری اسے اتنی نہ پہنچے کہ اس سے چھوٹ کر کپڑے کو لگے۔ [1]

مسئلہ ۳۸: نجس کپڑا پہن کر یا نجس بچھونے پر سویا اور پسینہ آیا، اگر پسینہ سے وہ ناپاک جگہ بھیگ گئی پھر اُس سے بدن تر ہوگیا تو ناپاک ہوگیا ورنہ نہیں۔ [2]

مسئلہ ۳۹: ناپاک چیز پر ہوا ہو کر گزری اور بدن یا کپڑے کو لگی تو ناپاک نہ ہوگا۔ [3]

مسئلہ ۴۰: میانی تر تھی اور ہوا نکلی تو کپڑا نجس نہ ہوگا۔ [4]

مسئلہ ۴۱: ناپاک چیز کا دھواں کپڑے یا بدن کو لگے تو ناپاک نہیں۔ یوہیں ناپاک چیز کے جلانے سے جو بخارات اُٹھیں ان سے بھی نجس نہ ہوگا اگرچہ ان سے پورا کپڑا بھیگ جائے، ہاں اگر نجاست کا اثر اس میں ظاہر ہو تو نجس ہو جائے گا۔ [5]

مسئلہ ۴۲: اُپلے کا دُھواں روٹی میں لگا تو روٹی ناپاک نہ ہوئی۔

مسئلہ ۴۳: کوئی نجس چیز دَہ دردَہ پانی میں پھینکی اور اس پھینکنے کی وجہ سے پانی کی چھینٹیں کپڑے پر پڑیں کپڑا نجس نہ ہوگا، ہاں اگر معلوم ہو کہ یہ چھینٹیں اس نجس شے کی ہیں تو اس صورت میں نجس ہو جائے گا۔ [6]

مسئلہ ۴۴: پاخانہ پر سے مکھیاں اُڑ کر کپڑے پر بیٹھیں کپڑا نجس نہ ہوگا۔ [7]

مسئلہ ۴۵: راستہ کی کیچڑ پاک ہے جب تک اس کا نجس ہونا معلوم نہ ہو، تو اگر پاؤں یا کپڑے میں لگی اور بے دھوئے نماز پڑھ لی ہوگئی مگر دھو لینا بہتر ہے۔ [8]

مسئلہ ۴۶: سڑک پر پانی چھڑکا جا رہا تھا، زمین سے چھینٹیں اُڑ کر کپڑے پر پڑیں، کپڑا نجس نہ ہوا مگر دھو لینا بہتر ہے۔

مسئلہ ۴۷: آدمی کی کھال اگرچہ ناخن برابر تھوڑے پانی (یعنی دَہ دردَہ سے کم) میں پڑ جائے، وہ پانی ناپاک ہوگیا

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثاني، ج ١، ص ٤٧ .

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... المرجع السابق.

6 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثاني، ج ١، ص ٤٧ .

7 ...... "المحيط البرهاني"، كتاب الطهارات، الفصل السابع في النجاسات وأحكامها، ج ١، ص ٢١٦ .
و "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثاني، ج ١، ص ٤٧ .

8 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب في العفو عن طين الشارع، ج ١، ص ٥٨٣ .

اور خود ناخن گر جائے تو ناپاک نہیں۔[1]

مسئلہ ۴۸: بعد پاخانہ پیشاب کے ڈھیلوں سے استنجا کرلیا، پھر اس جگہ سے پسینہ نکل کر کپڑے یا بدن میں لگا تو بدن اور کپڑے ناپاک نہ ہوں گے۔[2]

مسئلہ ۴۹: پاک مٹی میں ناپاک پانی ملایا تو نجس ہوگئی۔[3]

مسئلہ ۵۰: مٹی میں ناپاک بھس ملایا، اگر تھوڑا ہو تو مطلقاً پاک ہے اور جو زیادہ ہو تو جب تک خشک نہ ہو، ناپاک ہے۔[4]

مسئلہ ۵۱: کُتّا بدن یا کپڑے سے چھو جائے، تو اگرچہ اس کا جسم تر ہو بدن اور کپڑا پاک ہے، ہاں اگر اس کے بدن پر نَجاست لگی ہو تو اور بات ہے یا اس کا لُعاب لگے تو ناپاک کردے گا۔[5]

مسئلہ ۵۲: کُتّے وغیرہ کسی ایسے جانور نے جس کا لُعاب ناپاک ہے آٹے میں مونھ ڈالا، تو اگر گُندھا ہوا تھا تو جہاں اس کا مونھ پڑا، اس کو علیحدہ کردے باقی پاک ہے اور سُوکھا تھا تو جتنا تر ہوگیا وہ پھینک دے۔

مسئلہ ۵۳: آبِ مُستعمل پاک ہے نوشادر پاک ہے۔[6]

مسئلہ ۵۴: سوا سوئر کے تمام جانوروں کی وہ ہڈی جس پر مردار کی چکنائی نہ لگی ہو اور بال اور دانت پاک ہیں۔[7]

مسئلہ ۵۵: عورت کے پیشاب کے مقام سے جو رطوبت نکلے پاک ہے۔[8] کپڑے یا بدن میں لگے تو دھونا کچھ ضرور نہیں ہاں بہتر ہے۔

مسئلہ ۵۶: جو گوشت سڑ گیا، بدبُو لے آیا اس کا کھانا حرام ہے اگرچہ نجس نہیں۔[9]

1...... "منية المصلي"، بيان النجاسة، ص۱۰۸.

2...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثالث، ج۱، ص۴۸.

3...... المرجع السابق،الفصل الثاني،ص۴۷.

4...... المرجع السابق.

5...... "الفتاوى الرضوية"، ج۴، ص۴۰۱.
و "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، ج۱، ص۴۸.

6...... "نور الإيضاح"، كتاب الطهارة، ص۳، و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، مطلب في العرقيّ الذى يستقطر من دردى الخمر نجس حرام بخلاف النوشادر، ج۱، ص۵۸۴.

7...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، ج۱، ص۳۹۹. و "الفتاوى الرضوية"، ج۴، ص۴۷۱.

8...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، ج۱، ص۵۶۶.

9...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، مطلب في الفرق بين الاستبراء... إلخ، ج۱، ص۶۲۰.

نجس چیزوں کے پاک کرنے کا طریقہ

جو چیزیں ایسی ہیں کہ وہ خود نجس ہیں (جن کو ناپاکی اور نَجاست کہتے ہیں) جیسے شراب یا غلیظ، ایسی چیزیں جب تک اپنی اصل کو چھوڑ کر کچھ اور نہ ہو جائیں پاک نہیں ہو سکتیں، شراب جب تک شراب ہے نجس ہی رہے گی اور سرکہ ہو جائے تو اب پاک ہے۔

مسئلہ ۱ جس برتن میں شراب تھی اور سرکہ ہوگئی وہ برتن بھی اندر سے اتنا پاک ہوگیا جہاں تک اس وقت سرکہ ہے، اگر اُوپر شراب کی چھینٹیں پڑی تھیں، تو وہ شراب کے سرکہ ہونے سے پاک نہ ہوگی۔ یوہیں اگر شراب مثلاً مونھ تک بھری تھی، پھر کچھ گِر گئی کہ برتن تھوڑا خالی ہوگیا اس کے بعد سرکہ ہوئی تو یہ اوپر کا حصہ جو پہلے ناپاک ہو چکا تھا پاک نہ ہوگا۔ اگر سرکہ اس سے انڈیلا جائے گا تو وہ سرکہ بھی ناپاک ہو جائے گا، ہاں اگر پلی[1] وغیرہ سے نکال لیا جائے تو پاک ہے اور پیاز، لہسن شراب میں پڑ گئے تھے سرکہ ہونے کے بعد پاک ہو گئے

مسئلہ ۲ شراب میں چوہا گِر کر پھول پَھٹ گیا تو سرکہ ہونے کے بعد بھی پاک نہ ہوگا اور اگر پھولا پھٹا نہیں تھا تو اگر سرکہ ہونے سے پہلے نکال کر پھینک دیا اس کے بعد سرکہ ہوئی تو پاک ہے اور اگر سرکہ ہونے کے بعد نکال کر پھینکا تو سرکہ بھی ناپاک ہے۔[2]

مسئلہ ۳ شراب میں پیشاب کا قطرہ گِر گیا یا کُتّے نے مونھ ڈال دیا یا ناپاک سرکہ ملا دیا تو سرکہ ہونے کے بعد بھی حرام و نجس ہے۔[3]

مسئلہ ۴ شراب کو خریدنا یا منگانا یا اُٹھانا یا رکھنا حرام ہے اگرچہ سرکہ کرنے کی نیّت سے ہو۔

مسئلہ ۵ نجس جانور نمک کی کان میں گِر کر نمک ہوگیا تو وہ نمک پاک و حلال ہے۔[4]

مسئلہ ۶ اُپلے کی راکھ پاک ہے[5] اور اگر راکھ ہونے سے قبل بُجھ گیا تو ناپاک۔

---

1 ...... یعنی ٹیڑھا چمچہ۔ تیل یا گھی نکالنے کا آلہ۔

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج١، ص٤٥.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج١، ص٤٤.

مسئلہ ۷: جو چیزیں بذاتہٖ نجس نہیں بلکہ کسی نَجاست کے لگنے سے ناپاک ہوئیں، ان کے پاک کرنے کے مختلف طریقے ہیں پانی اور ہر رقیق بہنے والی چیز سے (جس سے نَجاست دور ہو جائے) دھو کر نجس چیز کو پاک کر سکتے ہیں، مثلاً سرکہ اور گلاب کہ ان سے نَجاست کو دور کر سکتے ہیں تو بدن یا کپڑا ان سے دھو کر پاک کر سکتے ہیں۔

فائدہ: بغیر ضرورت گلاب اور سرکہ وغیرہ سے پاک کرنا ناجائز ہے کہ فضول خرچی ہے۔

مسئلہ ۸: مُستعمل پانی اور چائے سے دھوئیں پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ ۹: تھوک سے اگر نَجاست دور ہو جائے پاک ہو جائے گا، جیسے بچے نے دودھ پی کر پستان پر قے کی، پھر کئی بار دودھ پیا یہاں تک کہ اس کا اثر جاتا رہا پاک ہو گئی[1] اور شرابی کے مونھ کا مسئلہ اوپر گزرا۔

مسئلہ ۱۰: دودھ اور شوربا اور تیل سے دھونے سے پاک نہ ہوگا کہ ان سے نَجاست دور نہ ہوگی۔[2]

مسئلہ ۱۱: نَجاست اگر دَلدار ہو (جیسے پاخانہ، گوبر، خون وغیرہ) تو دھونے میں گنتی کی کوئی شرط نہیں بلکہ اس کو دور کرنا ضروری ہے، اگر ایک بار دھونے سے دور ہو جائے تو ایک ہی مرتبہ دھونے سے پاک ہو جائے گا اور اگر چار پانچ مرتبہ دھونے سے دور ہو تو چار پانچ مرتبہ دھونا پڑے گا[3] ہاں اگر تین مرتبہ سے کم میں نَجاست دور ہو جائے تو تین بار پورا کر لینا مستحب ہے۔

مسئلہ ۱۲: اگر نَجاست دور ہو گئی مگر اس کا کچھ اثر رنگ یا بُو باقی ہے تو اسے بھی زائل کرنا لازم ہے، ہاں اگر اس کا اثر بدقّت جائے تو اثر دور کرنے کی ضرورت نہیں تین مرتبہ دھو لیا پاک ہو گیا، صابون یا کھٹائی یا گرم پانی سے دھونے کی حاجت نہیں۔[4]

مسئلہ ۱۳: کپڑے یا ہاتھ میں نجس رنگ لگا، یا ناپاک مہندی لگائی تو اتنی مرتبہ دھوئیں کہ صاف پانی گرنے لگے، پاک ہو جائے گا اگرچہ کپڑے یا ہاتھ پر رنگ باقی ہو۔[5]

مسئلہ ۱۴: زعفران یا رنگ، کپڑا رنگنے کے لیے گھولا تھا اس میں کسی بچے نے پیشاب کر دیا یا اور کوئی نَجاست پڑ گئی اس

---

1. ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج۱، ص۴۵.
2. ...... "تبيين الحقائق"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، ج۱، ص۱۹۴.
3. ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج۱، ص۴۱.
4. ...... "الفتاوی الهندية"، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج۱، ص۴۲.
5. ...... "فتح القدير"، كتاب الطهارات، باب الأنجاس وتطهيرها، ج۱، ص۱۸۴.

سے اگر کپڑا رنگ لیا تو تین بار دھوڈالیں پاک ہوجائے گا۔

مسئلہ ۱۵ گودنا کہ سوئی چبھو کر اس جگہ سرمہ بھر دیتے ہیں، تو اگر خون اتنا نکلا کہ بہنے کے قابل ہو تو ظاہر ہے کہ وہ خون ناپاک ہے اور سُرمہ کہ اس پر ڈالا گیا وہ بھی ناپاک ہوگیا، پھر اس جگہ کو دھوڈالیں پاک ہو جائے گی اگرچہ ناپاک سُرمہ کا رنگ بھی باقی رہے۔ یوہیں زخم میں راکھ بھر دی، پھر دھولیا پاک ہوگیا اگرچہ رنگ باقی ہو۔

مسئلہ ۱۶ کپڑے یا بدن میں ناپاک تیل لگا تھا، تین مرتبہ دھولینے سے پاک ہو جائے گا [1] اگرچہ تیل کی چکنائی موجود ہو، اس تکلف کی ضرورت نہیں کہ صابون یا گرم پانی سے دھوئے لیکن اگر مردار کی چربی لگی تھی، تو جب تک اس کی چکنائی نہ جائے پاک نہ ہوگا۔

مسئلہ ۱۷ اگر نجاست رقیق ہو تو تین مرتبہ دھونے اور تینوں مرتبہ بقوت نچوڑنے سے پاک ہوگا اور قوت کے ساتھ نچوڑنے کے یہ معنی ہیں کہ وہ شخص اپنی طاقت بھر اس طرح نچوڑے کہ اگر پھر نچوڑے تو اس سے کوئی قطرہ نہ ٹپکے، اگر کپڑے کا خیال کرکے اچھی طرح نہیں نچوڑا تو پاک نہ ہوگا۔ [2]

مسئلہ ۱۸ اگر دھونے والے نے اچھی طرح نچوڑ لیا مگر ابھی ایسا ہے کہ اگر کوئی دوسرا شخص جو طاقت میں اس سے زیادہ ہے نچوڑے تو دو ایک بوند ٹپک سکتی ہے، تو اس کے حق میں پاک اور دوسرے کے حق میں ناپاک ہے۔ اس دوسرے کی طاقت کا اعتبار نہیں، ہاں اگر یہ دھوتا اور اسی قدر نچوڑتا تو پاک نہ ہوتا۔ [3]

مسئلہ ۱۹ پہلی اور دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد ہاتھ پاک کر لینا بہتر ہے اور تیسری بار نچوڑنے سے کپڑا بھی پاک ہوگیا اور ہاتھ بھی اور جو کپڑے میں اتنی تری رہ گئی ہو کہ نچوڑنے سے ایک آدھ بوند ٹپکے گی تو کپڑا اور ہاتھ دونوں ناپاک ہیں۔ [4]

مسئلہ ۲۰ پہلی یا دوسری بار ہاتھ پاک نہیں کیا اور اس کی تری سے کپڑے کا پاک حصہ بھیگ گیا تو یہ بھی ناپاک ہوگیا، پھر اگر پہلی بار کے نچوڑنے کے بعد بھیگا ہے تو اسے دو مرتبہ دھونا چاہیے اور دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد ہاتھ کی تری سے بھیگا ہے تو ایک مرتبہ دھویا جائے۔ یوہیں اگر اس کپڑے سے جو ایک مرتبہ دھو کر نچوڑ لیا گیا ہے، کوئی پاک کپڑا بھیگ جائے تو یہ

1...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، مطلب في حكم الصبغ... إلخ، ج١، ص٥٩١.

2...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج١، ص٤٢.
و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، مطلب في حكم الوشم، ج١، ص٥٩٤، وغيرهما.

3...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، ج١، ص٥٩٤.

4...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج١، ص٤٢.

دو بار دھویا جائے اور اگر دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد اس سے وہ کپڑا بھیگا تو ایک بار دھونے سے پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ ۲۱ کپڑے کو تین مرتبہ دھو کر ہر مرتبہ خوب نچوڑ لیا ہے کہ اب نچوڑنے سے نہ ٹپکے گا، پھر اس کو لٹکا دیا اور اس سے پانی ٹپکا تو یہ پانی پاک ہے اور اگر خوب نہیں نچوڑا تھا تو یہ پانی ناپاک ہے۔

مسئلہ ۲۲ دودھ پیتے لڑکے اور لڑکی کا ایک ہی حکم ہے کہ ان کا پیشاب کپڑے یا بدن میں لگا ہے، تو تین بار دھونا اور نچوڑنا پڑے گا۔

مسئلہ ۲۳ جو چیز نچوڑنے کے قابل نہیں ہے (جیسے چٹائی، برتن، جُوتا وغیرہ) اس کو دھو کر چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے، یو ہیں دو مرتبہ اَور دھوئیں تیسری مرتبہ جب پانی ٹپکنا بند ہو گیا وہ چیز پاک ہو گئی اسے ہر مرتبہ کے بعد سُوکھانا ضروری نہیں۔ یو ہیں جو کپڑا اپنی نازکی کے سبب نچوڑنے کے قابل نہیں اسے بھی یو ہیں پاک کیا جائے۔ (1)

مسئلہ ۲۴ اگر ایسی چیز ہو کہ اس میں نَجاست جذب نہ ہوئی، جیسے چینی کے برتن، یا مٹی کا پرانا استعمالی چکنا برتن یا لوہے، تانبے، پیتل وغیرہ دھاتوں کی چیزیں تو اسے فقط تین بار دھو لینا کافی ہے، اس کی بھی ضرورت نہیں کہ اسے اتنی دیر تک چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے۔ (2)

مسئلہ ۲۵ ناپاک برتن کو مٹی سے مانجھ لینا بہتر ہے۔

مسئلہ ۲۶ پکایا ہوا چمڑا ناپاک ہو گیا، تو اگر اسے نچوڑ سکتے ہیں تو نچوڑیں ورنہ تین مرتبہ دھوئیں اور ہر مرتبہ اتنی دیر تک چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے۔ (3)

مسئلہ ۲۷ دَری یا ٹاٹ یا کوئی ناپاک کپڑا بہتے پانی میں رات بھر پڑا رہنے دیں پاک ہو جائے گا اور اصل یہ ہے کہ جتنی دیر میں یہ ظن غالب ہو جائے کہ پانی نَجاست کو بہا لے گیا پاک ہو گیا، کہ بہتے پانی سے پاک کرنے میں نچوڑنا شرط نہیں۔

مسئلہ ۲۸ کپڑے کا کوئی حصہ ناپاک ہو گیا اور یہ یاد نہیں کہ وہ کون سی جگہ ہے، تو بہتر یہی ہے کہ پورا ہی دھو ڈالیں

---

1 ...... "البحر الرائق"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، ج١، ص٤١٣.

2 ...... المرجع السابق، ص٤١٤.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج١، ص٤٣.

(یعنی جب بالکل نہ معلوم ہو کہ کس حصہ میں ناپاکی لگی ہے اور اگر معلوم ہے کہ مثلاً آستین یا کلی نجس ہوگئی مگر یہ نہیں معلوم کہ آستین یا کلی کا کونسا حصہ ہے تو آستین یا کلی کا دھونا ہی پورے کپڑے کا دھونا ہے) اور اگر اندازے سے سوچ کر اس کا کوئی حصہ دھولے جب بھی پاک ہو جائے گا اور جو بلا سوچے ہوئے کوئی ٹکڑا دھولیا جب بھی پاک ہے مگر اس صورت میں اگر چند نمازیں پڑھنے کے بعد معلوم ہو کہ نجس حصہ نہیں دھویا گیا تو پھر دھوئے اور نمازوں کا اعادہ کرے اور جو سوچ کر دھولیا تھا اور بعد کو غلطی معلوم ہوئی تو اب دھولے اور نمازوں کے اعادہ کی حاجت نہیں۔ (1)

مسئلہ ۲۹ یہ ضروری نہیں کہ ایک دم تینوں بار دھوئیں، بلکہ اگر مختلف وقتوں بلکہ مختلف دنوں میں یہ تعداد پوری کی جب بھی پاک ہو جائے گا۔ (2)

مسئلہ ۳۰ لوہے کی چیز جیسے چُھری، چاقو، تلوار وغیرہ جس میں نہ زنگ ہو نہ نقش و نگار نجس ہو جائے، تو اچھی طرح پونچھ ڈالنے سے پاک ہو جائے گی اور اس صورت میں نَجاست کے دَلدار یا پتلی ہونے میں کچھ فرق نہیں۔ یو ہیں چاندی، سونے، پیتل، گلٹ اور ہر قسم کی دھات کی چیزیں پونچھنے سے پاک ہو جاتی ہیں بشرطیکہ نقشی نہ ہوں اور اگر نقشی ہوں یا لوہے میں زنگ ہو تو دھونا ضروری ہے پونچھنے سے پاک نہ ہوں گی۔ (3)

مسئلہ ۳۱ آئینہ اور شیشے کی تمام چیزیں اور چینی کے برتن یا مٹی کے روغنی برتن یا پالش کی ہوئی لکڑی غرض وہ تمام چیزیں جن میں مسام نہ ہوں کپڑے یا پتّے سے اس قدر پونچھ لی جائیں کہ اثر بالکل جاتا رہے پاک ہو جاتی ہیں (4)۔

مسئلہ ۳۲ مَنی کپڑے میں لگ کر خشک ہوگئی تو فقط مَل کر جھاڑنے اور صاف کرنے سے کپڑا پاک ہو جائے گا اگرچہ بعد مَلنے کے کچھ اس کا اثر کپڑے میں باقی رہ جائے۔ (5)

مسئلہ ۳۳ اس مسئلہ میں عورت و مرد اور انسان و حیوان و تندرست و مریضِ جریان سب کی مَنی کا ایک حکم ہے۔ (6)

مسئلہ ۳۴ بدن میں اگر مَنی لگ جائے تو بھی اسی طرح پاک ہو جائے گا۔ (7)

---

1. ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج ١، ص ٤٣، وغيره.
2. ...... المرجع السابق.
3. ...... المرجع السابق.
4. ...... المرجع السابق.
5. ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج ١، ص ٤٤.
6. ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، ج ١، ص ٥٦٧.
7. ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج ١، ص ٤٤.

مسئلہ ۳۵ پیشاب کر کے طہارت نہ کی پانی سے نہ ڈھیلے سے اور منی اس جگہ پر گزری جہاں پیشاب لگا ہوا ہے، تو یہ مَلنے سے پاک نہ ہوگی بلکہ دھونا ضروری ہے اور اگر طہارت کر چکا تھا یا منی جست کر کے نکلی کہ اس موضعِ نجاست پر نہ گزری تو مَلنے سے پاک ہو جائے گی۔[1]

مسئلہ ۳۶ جس کپڑے کو مَل کر پاک کر لیا، اگر وہ پانی سے بھیگ جائے تو ناپاک نہ ہوگا۔[2]

مسئلہ ۳۷ اگر منی کپڑے میں لگی ہے اور اب تک تر ہے، تو دھونے سے پاک ہوگا مَلنا کافی نہیں۔[3]

مسئلہ ۳۸ موزے یا جوتے میں دَلدار نَجاست لگی، جیسے پاخانہ، گوبر، مَنی تو اگرچہ وہ نَجاست تر ہو کھرچنے اور رگڑنے سے پاک ہو جائیں گے۔[4]

مسئلہ ۳۹ اور اگر مثل پیشاب کے کوئی پتلی نَجاست لگی ہو اور اس پر مٹی یا راکھ یا ریتا وغیرہ ڈال کر رگڑ ڈالیں جب بھی پاک ہو جائیں گے اور اگر ایسا نہ کیا یہاں تک کہ وہ نَجاست سُوکھ گئی تو اب بے دھوئے پاک نہ ہوں گے۔[5]

مسئلہ ۴۰ ناپاک زمین اگر خشک ہو جائے اور نَجاست کا اثر یعنی رنگ و بو جاتا رہے پاک ہوگئی، خواہ وہ ہوا سے سوکھی ہو یا دھوپ یا آگ سے مگر اس سے تیمم کرنا جائز نہیں نماز اس پر پڑھ سکتے ہیں۔[6]

مسئلہ ۴۱ جس کوئیں میں ناپاک پانی ہو پھر وہ کوآں سُوکھ جائے تو پاک ہوگیا۔

مسئلہ ۴۲ درخت اور گھاس اور دیوار اور ایسی اینٹ جو زمین میں جڑی ہو، یہ سب خشک ہو جانے سے پاک ہوگئے اور اگر اینٹ جڑی ہوئی نہ ہو تو خشک ہونے سے پاک نہ ہوگی بلکہ دھونا ضروری ہے۔ یوہیں درخت یا گھاس سوکھنے کے پیشتر کاٹ لیں تو طہارت کے لیے دھونا ضروری ہے۔[7]

مسئلہ ۴۳ اگر پتھر ایسا ہو جو زمین سے جدا نہ ہو سکے تو خشک ہونے سے پاک ہے ورنہ دھونے کی ضرورت ہے۔[8]

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، ج ١، ص ٥٦٥، وغيرهما.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج ١، ص ٤٤.

3 ...... المرجع السابق. 4 ...... المرجع السابق.

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، ج ١، ص ٥٦٢.

6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج ١، ص ٤٤.

7 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج ١، ص ٤٤.
و "الفتاوى الخانية"، كتاب الطهارة، فصل في النجاسة التي تصيب الثوب... إلخ، ج ١، ص ١٢.

8 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج ١، ص ٤٤.

مسئلہ ۴۴ چکی کا پتھر خشک ہونے سے پاک ہوجائے گا۔[1]

مسئلہ ۴۵ کنکری جوزمین کے اوپر ہے خشک ہونے سے پاک نہ ہوگی اور جوزمین میں وصل ہے زمین کے حکم میں ہے۔[2]

مسئلہ ۴۶ جو چیز زمین سے متصل تھی اور نجس ہوگئی، پھر خشک ہونے کے بعد الگ کی گئی تو اب بھی پاک ہی ہے۔[3]

مسئلہ ۴۷ ناپاک مٹی سے برتن بنائے تو جب تک کچے ہیں ناپاک ہیں، بعد پختہ کرنے کے پاک ہوگئے۔[4]

مسئلہ ۴۸ تنور یا توے پر ناپاک پانی کا چھینٹا ڈالا اور آنچ سے اس کی تری جاتی رہی اب جو روٹی لگائی گئی پاک ہے۔[5]

مسئلہ ۴۹ اُپلے جلا کر کھانا پکانا جائز ہے۔[6]

مسئلہ ۵۰ جو چیز سوکھنے یا رگڑنے وغیرہ سے پاک ہوگئی، اس کے بعد بھیگ گئی تو ناپاک نہ ہوگی۔[7]

مسئلہ ۵۱ سُوئر کے سوا ہر جانور حلال ہو یا حرام جب کہ ذبح کے قابل ہو اور بسم اللہ کہہ کہ ذبح کیا گیا، تو اس کا گوشت اور کھال پاک ہے کہ نمازی کے پاس اگر وہ گوشت ہے یا اس کی کھال پر نماز پڑھی تو نماز ہوجائے گی مگر حرام جانور ذبح سے حلال نہ ہوگا حرام ہی رہے گا۔[8]

مسئلہ ۵۲ سُوئر کے سوا ہر مردار جانور کی کھال سکھانے سے پاک ہوجاتی ہے، خواہ اس کو کھاری نمک وغیرہ کسی دوا سے پکایا ہو یا فقط دھوپ یا ہوا میں سکھالیا ہو اور اس کی تمام رطوبت فنا ہو کر بدبو جاتی رہی ہو کہ دونوں صورتوں میں پاک ہوجائے گی اس پر نماز درست ہے۔[9]

مسئلہ ۵۳ درندے کی کھال اگرچہ پکالی گئی ہو نہ اس پر بیٹھنا چاہیے، نہ نماز پڑھنی چاہیے کہ مزاج میں سختی اور تکبر پیدا

---

1 ...... "النهر الفائق"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، ج١، ص١٤٤.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج١، ص٤٤.

3 ...... "الفتاوى الخانية"، كتاب الطهارة، فصل في النجاسة التي تصيب الثوب... إلخ، ج١، ص١٢.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج١، ص٤٤.

5 ...... المرجع السابق. 6 ...... المرجع السابق. 7 ...... المرجع السابق.

8 ...... "الفتاوى الخانية"، كتاب الطهارة، فصل في النجاسة التي تصيب الثوب... إلخ، ج١، ص١١.

9 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، مطلب في أحكام الدباغة، ج١، ص٣٩٣-٣٩٥، وغيره.

ہوتا ہے، بکری اور مینڈھے کی کھال پر بیٹھنے اور پہننے سے مزاج میں نرمی اور انکسار پیدا ہوتا ہے، کتّے کی کھال اگرچہ پکالی گئی ہو یا وہ ذبح کرلیا گیا ہو استعمال میں نہ لانا چاہیے کہ آئمہ کے اختلاف اور عوام کی نفرت سے بچنا مناسب ہے۔

مسئلہ ۵۴ روئی کا اگر اتنا حصہ نجس ہے جس قدر دُھنے سے اُڑ جانے کا گمانِ صحیح ہو تو دُھننے سے پاک ہوجائے گی ورنہ بغیر دھوئے پاک نہ ہوگی، ہاں اگر معلوم نہ ہو کہ کتنی نجس ہے تو بھی دھننے سے پاک ہوجائے گی۔

مسئلہ ۵۵ غلہ جب پَیر [1] میں ہو اور اس کی مالش کے وقت بیلوں نے اس پر پیشاب کیا، تو اگر چند شریکوں میں تقسیم ہوا یا اس میں سے مزدوری دی گئی یا خیرات کی گئی تو سب پاک ہوگیا اور اگر کُل بجنسہٖ موجود ہے تو ناپاک ہے، اگر اس میں سے اس قدر جس میں احتمال ہو سکے کہ اس سے زیادہ نجس نہ ہوگا دھو کر پاک کرلیں تو سب پاک ہوجائے گا۔

مسئلہ ۵۶ رانگ، سیسہ پگھلانے سے پاک ہوجاتا ہے۔

مسئلہ ۵۷ جمے ہوئے گھی میں چوہا گر کر مرگیا تو چوہے کے آس پاس سے نکال ڈالیں، باقی پاک ہے کھاسکتے ہیں اور اگر پتلا ہے تو سب ناپاک ہوگیا اس کا کھانا جائز نہیں، البتہ اس کام میں لاسکتے ہیں جس میں استعمالِ نَجاست ممنوع نہ ہو، تیل کا بھی یہی حکم ہے۔ [2]

مسئلہ ۵۸ شہد ناپاک ہوجائے تو اس کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس سے زیادہ اس میں پانی ڈال کر اتنا جوش دیں کہ جتنا تھا اتنا ہی ہوجائے، تین مرتبہ یوہیں کریں پاک ہوجائے گا۔ [3]

مسئلہ ۵۹ ناپاک تیل کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اتنا ہی پانی اس میں ڈال کر خوب ہلائیں، پھر اوپر سے تیل نکال لیں اور پانی پھینک دیں، یوہیں تین بار کریں یا اس برتن میں نیچے سوراخ کردیں کہ پانی بہ جائے اور تیل رہ جائے، یوں بھی تین مرتبہ میں پاک ہوجائے گا یا یوں کریں کہ اتنا ہی پانی ڈال کر اس تیل کو پکائیں یہاں تک کہ پانی جل جائے اور تیل رہ جائے ایسا ہی تین دفعہ میں پاک ہوجائے گا اور یوں بھی کہ پاک تیل یا پانی دوسرے برتن میں رکھ کر اس ناپاک اور اس پاک دونوں کی دھار ملا کر اوپر سے گرائیں مگر اس میں یہ ضرور خیال رکھیں کہ ناپاک کی دھار اس کی دھار سے کسی وقت جدا نہ ہو، نہ اس برتن میں کوئی قطرہ ناپاک کا پہلے سے پہنچا ہو نہ بعد کو ورنہ پھر ناپاک ہوجائے گا، بہتی ہوئی عام چیزیں، گھی وغیرہ کے پاک کرنے کے بھی

---

1 ...... یعنی اناج صاف کرنے کی جگہ۔

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج ١، ص ٤٥.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج ١، ص ٤٢.

یہی طریقے ہیں اور اگر گھی جما ہو، اسے پگھلا کر انھیں طریقوں میں سے کسی طریقہ پر پاک کریں اور ایک طریقہ ان چیزوں کے پاک کرنے کا یہ بھی ہے کہ پرنالے کے نیچے کوئی برتن رکھیں اور چھت پر سے اسی جنس کی پاک چیز یا پانی کے ساتھ اس طرح ملا کر بہائیں کہ پرنالے سے دونوں دھاریں ایک ہو کر گریں سب پاک ہو جائے گا یا اسی جنس یا پانی سے اُبال لیں پاک ہو جائے گا۔ (1)

مسئلہ ۶۰ جانماز میں ہاتھ، پاؤں، پیشانی اور ناک رکھنے کی جگہ کا نماز پڑھنے میں پاک ہونا ضروری ہے، باقی جگہ اگر نجاست ہو نماز میں حرج نہیں، ہاں نماز میں نجاست کے قرب سے بچنا چاہیے۔

مسئلہ ۶۱ کسی کپڑے میں نَجاست لگی اور وہ نَجاست اسی طرف رہ گئی، دوسری جانب اس نے اثر نہیں کیا تو اس کو لوٹ کر دوسری طرف جدھر نَجاست نہیں لگی ہے نماز نہیں پڑھ سکتے اگرچہ کتنا ہی موٹا ہو مگر جب کہ وہ نَجاست مَواضعِ سجود سے الگ ہو۔ (2)

مسئلہ ۶۲ جو کپڑا دو تہ کا ہو اگر ایک تہ اس کی نجس ہو جائے تو اگر دونوں ملا کر سی لیے گئے ہوں، تو دوسری تہ پر نماز جائز نہیں اور اگر سلے نہ ہوں تو جائز ہے۔ (3)

مسئلہ ۶۳ لکڑی کا تختہ ایک رُخ سے نجس ہو گیا تو اگر اتنا موٹا ہے کہ موٹائی میں چر سکے، تو لوٹ کر اس پر نماز پڑھ سکتے ہیں ورنہ نہیں۔ (4)

مسئلہ ۶۴ جو زمین گوبر سے لیسی گئی اگرچہ سُوکھ گئی ہو اس پر نماز جائز نہیں، ہاں اگر وہ سُوکھ گئی اور اس پر کوئی موٹا کپڑا بچھا لیا، تو اس کپڑے پر نماز پڑھ سکتے ہیں اگرچہ کپڑے میں تری ہو مگر اتنی تری نہ ہو کہ زمین بھیگ کر اس کو تر کر دے کہ اس صورت میں یہ کپڑا نجس ہو جائے گا اور نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ ۶۵ آنکھوں میں ناپاک سرمہ یا کاجل لگایا اور پھیل گیا تو دھونا واجب ہے اور اگر آنکھوں کے اندر ہی ہو باہر نہ لگا ہو تو معاف ہے۔

---

1 ...... "الفتاوی الرضویة"، ج٤، ص٣٧٨۔ ٣٨٠.

2 ...... "غنیة المتملي"، شرائط الصلاة، الشرط الثاني، ص٢٠٢.

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلوة، باب مايفسد الصلوة ومايكره فيها، مطلب في التشبه بأهل الكتاب، ج٢، ص٤٦٧.

4 ...... "غنیة المتملي"، شرائط الصلاة، الشرط الثاني، ص٢٠٢.

مسئلہ ۶۶: کسی دوسرے مسلمان کے کپڑے میں نَجاست لگی دیکھی اور غالب گمان ہے کہ اس کو خبر کرے گا تو پاک کرلے گا تو خبر کرنا واجب ہے۔ [1]

مسئلہ ۶۷: فاسقوں کے استعمالی کپڑے جن کا نجس ہونا معلوم نہ ہو پاک سمجھے جائیں گے مگر بے نمازی کے پاجامے وغیرہ میں اِحتیاط یہی ہے کہ رومالی پاک کرلی جائے کہ اکثر بے نمازی پیشاب کرکے ویسے ہی پاجامہ باندھ لیتے ہیں اور کفّار کے ان کپڑوں کے پاک کرلینے میں تو بہت خیال کرنا چاہیے۔

استنجے کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ﴾ [2]

اس مسجد یعنی مسجد قبا شریف میں ایسے لوگ ہیں جو پاک ہونے کو پسند رکھتے ہیں اور اللہ دوست رکھتا ہے پاک ہونے والوں کو۔

حدیث ۱: سُنَن ابنِ ماجہ میں ابو ایوّب و جابر و اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی، کہ جب یہ آیۂ کریمہ نازل ہوئی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے گروہِ انصار! اللہ تعالیٰ نے طہارت کے بارے میں تمہاری تعریف کی، تو بتاؤ تمہاری طہارت کیا ہے۔'' عرض کی نماز کے لیے ہم وُضو کرتے ہیں اور جنابت سے غُسل کرتے ہیں اور پانی سے استنجا کرتے ہیں، فرمایا: ''تو وہ یہی ہے اس کا التزام رکھو۔'' [3]

حدیث ۲: ابو داود و ابن ماجہ زید بن اَرقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''یہ پاخانے جن اور شیاطین کے حاضر رہنے کی جگہ ہے تو جب کوئی بیت الخلا کو جائے یہ پڑھ لے۔''

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ [4]

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس،فصل الاستنجاء، ج١،ص٦٢٢.

2 ...... پ١١، التوبة: ١٠٨.

3 ...... "سنن ابن ماجه"، أبواب الطهارة، باب الاستنجاء بالماء، الحديث: ٣٥٥، ج١، ص٢٢٢.

4 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الطهارة، باب مايقول الرجل إذا دخل الخلاء، الحديث: ٦، ج١، ص٣٦.

حدیث ۳ صحیحین میں یہ دعا یوں ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ (1)

حدیث ۴ ترمذی کی روایت امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں ہے کہ جن کی آنکھوں اور بنی آدم کے سِتر میں پردہ یہ ہے کہ جب پاخانے کو جائے تو بِسْمِ اللّٰہِ کہہ لے۔ (2)

حدیث ۵ ترمذی وابن ماجہ ودارمی ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت الخلا سے باہر آتے یوں فرماتے: '' غُفْرَانَکَ۔'' (3)

حدیث ۶ ابن ماجہ کی روایت اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں ہے کہ جب بیت الخلا سے تشریف لاتے تو یہ فرماتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ (4)

حدیث ۷ حِصن حَصین میں ہے کہ یوں فرماتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَخْرَجَ مِنْ بَطْنِیْ مَا یَضُرُّنِیْ وَاَبْقٰی فِیْہِ مَا یَنْفَعُنِیْ (5)

حدیث ۸ متعدد کتب میں بکثرت صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''جب پاخانے کو جاؤ تو قِبلہ کو نہ مونھ کرو، نہ پیٹھ اور عضوِ تناسُل کو دہنے ہاتھ سے چھونے اور داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے سے منع فرمایا۔'' (6)

حدیث ۹ ابوداود وترمذی ونسائی اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت الخلا کو

---

1 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الوضوء، باب مايقول عند الخلاء، الحديث: ١٤٢، ج١، ص٧٣.

ترجمہ: اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں پلیدی اور شیاطین سے۔

2 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الصلاة، باب ما ذكر من التسمية عند دخول الخلاء، الحديث: ٦٠٦، ج٢، ص١١٣.

3 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الطهارة، باب مايقول إذا خرج من الخلاء، الحديث: ٧، ج١، ص٨٧.

ترجمہ: اللہ عزوجل سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں۔

4 ...... "سنن ابن ماجه"، أبواب الطهارة، باب مايقول إذا خرج من الخلاء، الحديث: ٣٠١، ج١، ص١٩٣.

ترجمہ: حمد ہے اللہ کے لیے جس نے اذیت کی چیز مجھ سے دور کردی اور مجھے عافیت دی۔

5 ...... "الحصن الحصين"

ترجمہ: حمد ہے اللہ کے لیے جس نے میرے شکم سے وہ چیز نکال دی جو مجھے ضرر دیتی اور وہ چیز باقی رکھی جو مجھے نفع دے گی۔

6 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الوضوء، باب النهي عن الاستنجاء باليمين، الحديث: ١٥٣، ١٤٤، ج١، ص٧٦، ٧٤.

جاتے، انگوٹھی اُتار لیتے[1]، کہ اس میں نام مبارک کندہ تھا۔

حدیث ۱۰ ابوداود و ترمذی نے انھیں سے روایت کی، جب قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو کپڑا نہ ہٹاتے تاوقتیکہ زمین سے قریب نہ ہو جائیں۔[2]

حدیث ۱۱ ابوداود جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور جب قضائے حاجت کو تشریف لے جاتے، تو اتنی دور جاتے کہ کوئی نہ دیکھے۔[3]

حدیث ۱۲ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ترمذی و نسائی نے روایت کی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''گوبر اور ہڈیوں سے استنجا نہ کرو کہ وہ تمھارے بھائیوں جن کی خوراک ہے۔''[4] اور ابوداود کی ایک روایت میں کوئلے سے بھی ممانعت فرمائی۔[5]

حدیث ۱۳ ابوداود و ترمذی و نسائی عبداللہ بن مُغَفَّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی غُسل خانہ میں پیشاب نہ کرے، پھر اس میں نہائے یا وضو کرے کہ اکثر وسوسے اس سے ہوتے ہیں۔''[6]

حدیث ۱۴ ابوداود و نسائی عبداللہ بن سَرجِس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور نے سوراخ میں پیشاب کرنے سے ممانعت فرمائی۔[7]

حدیث ۱۵ ابوداود و ابن ماجہ معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور نے فرمایا: ''تین چیزیں جو سبب لعنت ہیں، ان سے بچو: گھاٹ پر اور بیچ راستہ اور درخت کے سایہ میں پیشاب کرنا۔''[8]

حدیث ۱۶ امام احمد و ترمذی و نسائی ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، فرماتی ہیں جو شخص تم سے یہ کہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے تو تم اسے سچا نہ جانو، حضور نہیں پیشاب فرماتے مگر بیٹھ کر۔[9]

---

1 ...... "جامع الترمذي"، أبواب اللباس... إلخ، باب ماجاء في لبس الخاتم... إلخ، الحديث: ۱۷۵۲، ج۳، ص۲۸۹.

2 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الطهارة، باب ماجاء في الاستتار عند الحاجة، الحديث: ۱٤، ج۱، ص۹۲.

3 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الطهارة، باب التخلي عند قضاء الحاجة، الحديث: ۲، ج۱، ص۳۵.

4 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الطهارة، باب ماجاء في كراهية مايستنجي به، الحديث: ۱۸، ج۱، ص۹٦.

5 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الطهارة، باب ما ينهى عنه أن يستنجي به، الحديث: ۳۹، ج۱، ص٤۸.

6 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الطهارة، باب في البول في المستحم، الحديث: ۲۷، ج۱، ص٤٤.

7 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الطهارة، باب النهي عن البول في الجحر، الحديث: ۲۹، ج۱، ص٤٤.

8 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الطهارة، باب المواضع التي نهى عن البول فيها، الحديث: ۲٦، ج۱، ص٤۳.

9 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الطهارة، باب ماجاء في النهى عن البول قائما، الحديث: ۱۲، ج۱، ص۹۰.

حدیث ۱۷ امام احمد و ابوداود و ابن ماجہ ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''دو شخص پاخانہ کو جائیں اور سِتر کھول کر باتیں کریں، تو اللہ اس پر غضب فرماتا ہے۔'' (1)

حدیث ۱۸ صحیح بُخاری و صحیح مسلم میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو قبروں پر گزر فرمایا تو یہ فرمایا: ''کہ ان دونوں کو عذاب ہوتا ہے اور کسی بڑی بات میں (جس سے بچنا دشوار ہو) مُعذَّب نہیں ہیں، ان میں سے ایک پیشاب کی چھینٹ سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کھاتا''، پھر حضور نے کھجور کی ایک تر شاخ لے کر اس کے دو حصے کیے، ہر قبر پر ایک ایک ٹکڑا نصب فرما دیا۔ صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ! یہ کیوں کیا؟ فرمایا: ''اس امید پر کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں ان پر عذاب میں تخفیف (2) ہو۔'' (3)

استنجے کے متعلق مسائل

مسئلہ ۱ جب پاخانہ پیشاب کو جائے تو مستحب ہے کہ پاخانہ سے باہر یہ پڑھ لے۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

پھر بایاں قدم پہلے داخل کرے اور نکلتے وقت پہلے داہنا پاؤں باہر نکالے اور نکل کر غُفْرَانَکَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّیْ مَا یُؤْذِیْنِیْ وَاَمْسَکَ عَلَیَّ مَا یَنْفَعُنِیْ کہے۔ (4)

مسئلہ ۲ پاخانہ یا پیشاب پھرتے وقت یا طہارت کرنے میں نہ قبلہ کی طرف مونھ ہو نہ پیٹھ اور یہ حکم عام ہے چاہے مکان کے اندر ہو، یا میدان میں اور اگر بھول کر قبلہ کی طرف مونھ یا پشت کر کے بیٹھ گیا، تو یاد آتے ہی فوراً رُخ بدل دے اس میں امید ہے کہ فوراً اس کے لیے مغفرت فرما دی جائے۔ (5)

مسئلہ ۳ بچّے کو پاخانہ پیشاب پھرانے والے کو مکروہ ہے کہ اس بچّے کا مونھ قبلہ کو ہو یہ پھرانے والا گنہگار ہوگا۔ (6)

---

1 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الطهارة، باب كراهية الكلام عندالحاجة، الحديث: ١٥، ج١، ص٤٠.

2 ...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قبروں پر پھول ڈالنا جائز ہے کہ یہ بھی باعث تخفیف عذاب ہیں جب تک خشک نہ ہوں نیز ان کی تسبیح سے میت کا دل بہلتا ہے۔ ۱۲ منہ

3 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الوضوء، الحديث: ٢١٨، ج١، ص٩٦.

4 ...... "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، فصل الاستنجاء، مطلب في الفرق بين الاستبراء... إلخ، ج١، ص٦١٥.

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، فصل الاستنجاء، مطلب في الفرق بين الاستبراء... إلخ، ج١، ص٦٠٨.
و "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الفصل الثالث في الاستنجاء، ج١، ص٥٠.

6 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، فصل الاستنجاء، مطلب في الفرق بين الاستبراء... إلخ، ج١، ص٦١٠.

مسئلہ ۴ پاخانہ، پیشاب کرتے وقت سورج اور چاند کی طرف نہ مونھ ہو، نہ پیٹھ۔ یوہیں ہَوا کے رُخ پیشاب کرنا ممنوع ہے۔[1]

مسئلہ ۵ کوئیں یا حوض یا چشمہ کے کنارے یا پانی میں اگرچہ بہتا ہوا ہو یا گھاٹ پر یا پھلدار درخت کے نیچے یا اس کھیت میں جس میں زراعت موجود ہو یا سایہ میں جہاں لوگ اُٹھتے بیٹھتے ہوں یا مسجد اور عیدگاہ کے پہلو میں یا قبرستان یا راستہ میں یا جس جگہ مویشی بندھے ہوں ان سب جگہوں میں پیشاب، پاخانہ مکروہ ہے۔ یوہیں جس جگہ وُضو یا غُسل کیا جاتا ہو وہاں پیشاب کرنا مکروہ ہے۔[2]

مسئلہ ۶ خود نیچی جگہ بیٹھنا اور پیشاب کی دھار اونچی جگہ گرے یہ ممنوع ہے۔[3]

مسئلہ ۷ ایسی سخت زمین پر جس سے پیشاب کی چھینٹیں اُڑ کر آئیں پیشاب کرنا ممنوع ہے، ایسی جگہ کو کرید کر نرم کر لے یا گڑھا کھود کر پیشاب کرے۔[4]

مسئلہ ۸ کھڑے ہو کر یا لیٹ کر یا ننگے ہو کر پیشاب کرنا مکروہ ہے۔[5] نیز ننگے سر پاخانہ، پیشاب کو جانا یا اپنے ہمراہ ایسی چیز لے جانا جس پر کوئی دُعا یا اللہ و رسول یا کسی بزرگ کا نام لکھا ہو ممنوع ہے۔ یوہیں کلام کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۹ جب تک بیٹھنے کے قریب نہ ہو کپڑا بدن سے نہ ہٹائے اور نہ حاجت سے زِیادہ بدن کھولے، پھر دونوں پاؤں کشادہ کر کے بائیں پاؤں پر زور دے کر بیٹھے اور کسی مسئلۂ دینی میں غور نہ کرے کہ یہ باعثِ محرومی ہے اور چھینک یا سلام یا اذان کا جواب زبان سے نہ دے اور اگر چھینکے تو زبان سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نہ کہے، دل میں کہہ لے اور بغیر ضرورت اپنی شرمگاہ کی طرف نظر نہ کرے اور نہ اس نجاست کو دیکھے جو اس کے بدن سے نکلی ہے اور دیر تک نہ بیٹھے کہ اس سے بواسیر کا اندیشہ ہے اور پیشاب میں نہ تھوکے، نہ ناک صاف کرے، نہ بلاضرورت کھنکارے، نہ بار بار اِدھر اُدھر دیکھے، نہ بیکار بدن چھوئے، نہ آسمان کی طرف نگاہ کرے بلکہ شرم کے ساتھ سر جھکائے رہے۔

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، فصل الاستنجاء، مطلب: القول مرجح على الفعل، ج ١، ص ٦١٠، ٦١٢.

2 ...... المرجع السابق، ص ٦١١۔٦١٣.
و "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثالث، ج ١ ص ٥٠.

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب: القول مرجح على الفعل، ج ١، ص ٦١٢.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثالث، ج ١، ص ٥٠.

5 ...... المرجع السابق.

جب فارغ ہو جائے تو مرد بائیں ہاتھ سے اپنے آلہ کو جڑ کی طرف سے سر کی طرف سونتے کہ جو قطرے رُکے ہوئے ہیں نکل جائیں، پھر ڈھیلوں سے صاف کر کے کھڑا ہو جائے اور سیدھے کھڑے ہونے سے پہلے بدن چھپا لے جب قطروں کا آنا موقوف ہو جائے، تو کسی دوسری جگہ طہارت کے لیے بیٹھے اور پہلے تین تین بار دونوں ہاتھ دھولے اور طہارت خانہ میں یہ دُعا پڑھ کر جائے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى دِيْنِ الْاِسْلَامِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِىْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِىْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ الَّذِيْنَ لَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ؕ ۔[1]

پھر داہنے ہاتھ سے پانی بہائے اور بائیں ہاتھ سے دھوئے اور پانی کا لوٹا اونچا رکھے کہ چھینٹیں نہ پڑیں اور پہلے پیشاب کا مقام دھوئے پھر پاخانہ کا مقام اور طہارت کے وقت پاخانہ کا مقام سانس کا زور نیچے کو دے کر ڈھیلا رکھیں اور خوب اچھی طرح دھوئیں کہ دھونے کے بعد ہاتھ میں بُو باقی نہ رہ جائے، پھر کسی پاک کپڑے سے پونچھ ڈالیں اور اگر کپڑا پاس نہ ہو تو بار بار ہاتھ سے پونچھیں کہ برائے نام تری رہ جائے اور اگر وسوسہ کا غلبہ ہو تو رومالی پر پانی چھڑک لیں، پھر اس جگہ سے باہر آکر یہ دُعا پڑھیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ جَعَلَ الْمَاءَ طَهُوْرًا وَّالْاِسْلَامَ نُوْرًا وَّقَائِدًا وَّدَلِيْلًا اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى جَنّٰتِ النَّعِيْمِ اَللّٰهُمَّ حَصِّنْ فَرْجِىْ وَطَهِّرْ قَلْبِىْ وَمَحِّصْ ذُنُوْبِىْ ۔[2]

مسئلہ ۱۰: آگے یا پیچھے سے جب نَجاست نکلے تو ڈھیلوں سے استنجا کرنا سنّت ہے اور اگر صرف پانی ہی سے طہارت کرلی تو بھی جائز ہے مگر مستحب یہ ہے کہ ڈھیلے لینے کے بعد پانی سے طہارت کرے۔[3]

مسئلہ ۱۱: آگے اور پیچھے سے پیشاب، پاخانہ کے سوا کوئی اَور نَجاست، مثلاً خون، پیپ وغیرہ نکلے یا اس جگہ خارج سے نَجاست لگ جائے تو بھی ڈھیلے سے صاف کر لینے سے طہارت ہو جائے گی جب کہ اس موضع سے باہر نہ ہو مگر دھو ڈالنا مستحب ہے۔[4]

---

1 ...... اللہ کے نام سے جو بہت بڑا ہے اور اسی کی حمد ہے خدا کا شکر ہے کہ میں دین اسلام پر ہوں۔ اے اللہ تُو مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک لوگوں میں سے کر دے، جن پر نہ خوف ہے اور نہ وہ غم کریں گے۔ ۱۲

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثالث، ج١، ص ٥٠.
و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، فصل الاستنجاء، مطلب في الفرق بين الاستبراء... إلخ، ج١، ص ٦١٥.
حمد ہے اللہ کے لیے جس نے پانی کو پاک کرنے والا اور اسلام کو نور اور خدا تک پہنچانے والا اور جنت کا راستہ بتانے والا کیا اے اللہ تو میری شرم گاہ کو محفوظ رکھ اور میرے دل کو پاک کر اور میرے گناہ دُور کر۔ ۱۲

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثالث، ج١، ص٤٨.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثالث، ج١، ص٤٨.

مسئلہ ۱۲: ڈھیلوں کی کوئی تعداد مُعیّن سنّت نہیں بلکہ جتنے سے صفائی ہو جائے، تو اگر ایک سے صفائی ہوگئی سنّت ادا ہوگئی اور اگر تین ڈھیلے لیے اور صفائی نہ ہوئی سنّت ادا نہ ہوئی، البتہ مستحب یہ ہے کہ طاق ہوں اور کم سے کم تین ہوں تو اگر ایک یا دو سے صفائی ہوگئی تو تین کی گنتی پوری کرے اور اگر چار سے صفائی ہو تو ایک اور لے کہ طاق ہو جائیں۔ (1)

مسئلہ ۱۳: ڈھیلوں سے طہارت اس وقت ہوگی کہ نَجاست سے مخرج کے آس پاس کی جگہ ایک درم سے زیادہ آلودہ نہ ہو اور اگر درم سے زیادہ سَن جائے تو دھونا فرض ہے مگر ڈھیلے لینا اب بھی سنّت رہے گا۔ (2)

مسئلہ ۱۴: کنکر، پتھر، پھٹا ہوا کپڑا یہ سب ڈھیلے کے حکم میں ہیں، ان سے بھی صاف کر لینا بلا کراہت جائز ہے، دیوار سے بھی استنجا سکھا سکتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ وہ دوسرے کی دیوار نہ ہو، اگر دوسرے کی ملک ہو یا وقف ہو تو اس سے استنجا کرنا مکروہ ہے اور کر لیا تو طہارت ہو جائے گی، جو مکان اس کے پاس کرایہ پر ہے اس کی دیوار سے استنجا سکھا سکتا ہے۔ (3)

مسئلہ ۱۵: پرائی دیوار سے استنجے کے ڈھیلے لینا جائز نہیں اگرچہ وہ مکان اس کے کرایہ میں ہو۔

مسئلہ ۱۶: ہڈّی اور کھانے اور گوبر اور پکی اینٹ اور ٹھیکری اور شیشہ اور کوئلے اور جانور کے چارے سے اور ایسی چیز سے جس کی کچھ قیمت ہو، اگرچہ ایک آدھ پیسہ سہی ان چیزوں سے استنجا کرنا مکروہ ہے۔ (4)

مسئلہ ۱۷: کاغذ سے استنجا منع ہے، اگرچہ اس پر کچھ لکھا نہ ہو یا ابو جہل ایسے کافر کا نام لکھا ہو۔

مسئلہ ۱۸: داہنے ہاتھ سے استنجا کرنا مکروہ ہے، اگر کسی کا بایاں ہاتھ بیکار ہو گیا تو اسے دہنے ہاتھ سے جائز ہے۔ (5)

مسئلہ ۱۹: آلہ کو دہنے ہاتھ سے چھونا، یا داہنے ہاتھ میں ڈھیلا لے کر اس پر گزارنا مکروہ ہے۔ (6)

مسئلہ ۲۰: جس ڈھیلے سے ایک بار استنجا کر لیا اسے دوبارہ کام میں لانا مکروہ ہے مگر دوسری کروٹ اس کی صاف ہو تو اس سے کر سکتے ہیں۔ (7)

مسئلہ ۲۱: پاخانہ کے بعد مرد کے لیے ڈھیلوں کے استعمال کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ گرمی کے موسم میں پہلا ڈھیلا

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۴۸.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، فصل الاستنجاء، مطلب: إذا دخل المستنجي... إلخ، ج ۱، ص ۶۰۱.

4 ...... "الدرالمختار" و "رد المحتار"، کتاب الطهارة، فصل الاستنجاء، مطلب: إذا دخل المستنجي في ماء قليل، ج ۱، ص ۶۰۵.

5 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۵۰.

6 ...... المرجع السابق، ص ۴۹.

7 ...... المرجع السابق، ص ۵۰.

آگے سے پیچھے کو لے جائے اور دوسرا پیچھے سے آگے کی طرف اور تیسرا آگے سے پیچھے کو اور جاڑوں میں پہلا پیچھے سے آگے کو اور دوسرا آگے سے پیچھے کو اور تیسرا پیچھے سے آگے کو لے جائے۔ (1)

مسئلہ ۲۲ عورت ہر زمانہ میں اسی طرح ڈھیلے لے جیسے مرد گرمیوں میں۔ (2)

مسئلہ ۲۳ پاک ڈھیلے داہنی جانب رکھنا اور بعد کام میں لانے کے بائیں طرف ڈال دینا، اس طرح پر کہ جس رُخ میں نَجاست لگی ہو نیچے ہو مستحب ہے۔ (3)

مسئلہ ۲۴ پیشاب کے بعد جس کو یہ احتمال ہے کہ کوئی قطرہ باقی رہ گیا یا پھر آئے گا، اس پر اِستبرا (یعنی پیشاب کرنے کے بعد ایسا کام کرنا کہ اگر قطرہ رُکا ہو تو گر جائے) واجب ہے، استبرا ٹہلنے سے ہوتا ہے یا زمین پر زور سے پاؤں مارنے یا دہنے پاؤں کو بائیں اور بائیں کو دہنے پر رکھ کر زور کرنے یا بلندی سے نیچے اترنے یا نیچے سے بلندی پر چڑھنے یا کھنکارنے یا بائیں کروٹ پر لیٹنے سے ہوتا ہے اور استبرا اس وقت تک کرے کہ دل کو اطمینان ہو جائے، ٹہلنے کی مقدار بعض علماء نے چالیس قدم رکھی مگر صحیح یہ ہے کہ جتنے میں اطمینان ہو جائے اور یہ استبرا کا حکم مردوں کے لیے ہے، عورت بعد فارغ ہونے کے تھوڑی دیر وقفہ کر کے طہارت کر لے۔ (4)

مسئلہ ۲۵ پاخانہ کے بعد پانی سے استنجے کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ کشادہ ہو کر بیٹھے اور آہستہ آہستہ پانی ڈالے اور انگلیوں کے پیٹ سے دھوئے انگلیوں کا سرا نہ لگے اور پہلے بیچ کی انگلی اُونچی رکھے، پھر وہ جو اس سے متصل ہے اس کے بعد چھنگلیا اُونچی رکھے اور خوب مبالغہ کے ساتھ دھوئے، تین انگلیوں سے زیادہ سے طہارت نہ کرے اور آہستہ آہستہ ملے یہاں تک کہ چکنائی جاتی رہے۔ (5)

مسئلہ ۲۶ ہتھیلی سے دھونے سے بھی طہارت ہو جائے گی۔ (6)

مسئلہ ۲۷ عورت ہتھیلی سے دھوئے اور بہ نسبت مرد کے زیادہ پھیل کر بیٹھے۔ (7)

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثالث، ج۱، ص۴۸.

2 ...... "نورالإيضاح"، كتاب الطهارة، فصل في الاستنجاء، ص ۱۰.

3 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثالث، ج۱، ص۴۸.

4 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثالث، ج۱، ص۴۹.
و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، فصل الاستنجاء، مطلب: في الفرق بين الاستبراء... إلخ، ج۱، ص۶۱۴.

5 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثالث، ج۱، ص۴۹.

6 ...... المرجع السابق.

7 ...... المرجع السابق.

مسئلہ ۲۸ طہارت کے بعد ہاتھ پاک ہوگئے مگر پھر دھولینا بلکہ مٹی لگا کر دھونا مستحب ہے۔[1]

مسئلہ ۲۹ جاڑوں میں بہ نسبت گرمیوں کے دھونے میں زِیادہ مبالغہ کرے اور اگر جاڑوں میں گرم پانی سے طہارت کرے، تو اسی قدر مبالغہ کرے جتنا گرمیوں میں مگر گرم پانی سے طہارت کرنے میں اتنا ثواب نہیں جتنا سرد پانی سے اور مرض کا بھی احتمال ہے۔[2]

مسئلہ ۳۰ روزے کے دنوں میں نہ زِیادہ پھیل کر بیٹھے نہ مبالغہ کرے۔[3]

مسئلہ ۳۱ مرد لُنجھا ہو تو اس کی بی بی استنجا کرادے اور عورت ایسی ہو تو اس کا شوہر اور بی بی نہ ہو یا عورت کا شوہر نہ ہو تو کسی اور رشتہ دار بیٹا، بیٹی، بھائی، بہن سے استنجا نہیں کرا سکتے بلکہ معاف ہے۔[4]

مسئلہ ۳۲ زمزم شریف سے استنجا پاک کرنا مکروہ ہے[5] اور ڈھیلا نہ لیا ہو تو ناجائز۔

مسئلہ ۳۳ وضو کے بقیہ پانی سے طہارت کرنا خلافِ اَولیٰ ہے۔

مسئلہ ۳۴ طہارت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کر سکتے ہیں، بعض لوگ جو اس کو پھینک دیتے ہیں یہ نہ چاہیے اسراف میں داخل ہے۔[6]

قد تم بحمد الله سبحنه و تعالیٰ هذا الجزء فی مسائل الطهارة وله الحمد اولا و اخرا و باطنا و ظاهرا كما يحب ربنا و يرضى وهو بكل شيٍ عليم ولا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم و صلى الله على خير خلقهٖ سيدنا و مولانا محمد و اله وصحبه و ا بنه و ذريته و علماء ملته و اولياء امته اجمعين امين والحمد لله رب العلمين. وانا الفقير المفتقر الى الله الغنى ابو العلا امجد على الاعظمى غفر الله له ولوالديه. امين

اعظمی رضوی
۱۳۲۹
محمد امجد علی

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۴۹.

2 ...... المرجع السابق. 3 ...... المرجع السابق.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۴۹.
و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، فصل الاستنجاء، مطلب: إذا دخل المستنجي في ماء قليل، ج ۱، ص ۶۰۷.

5 ...... "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، ج ۱، ص ۳۵۸.
و "الفتاوى الرضوية"، ج ۲، ص ۴۵۲.

6 ...... "الفتاوى الرضوية"، ج ۴، ص ۵۷۵.

تصدیق جلیل و تقریظ بے مثیل

امام اہلسنت، ناصر دین وملّت، محی الشریعہ کاسر الفتنہ، قامع البدعہ، مجدد المأتہ الحاضرہ، صاحب الحجۃ القاہرہ، سیدی وسندی وکنزی وذخری لیومی وغدی اعلیٰ حضرت مولنا مولوی حاجی قاری مفتی **احمد رضا خاں** صاحب قادری برکاتی

نفع اللہ الاسلام و المسلمین بفیوضھم و برکاتھم.

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؕ. الحمد للہ وکفٰی وسلٰم علی عبادہ الذین اصطفےٰ لاسیما علی الشارع المصطفیٰ ومقتفیہ فی المشارع اولی الطھارۃ و الصفا فقیر غفرلہ المولی القدیر نے مسائل طہارت میں یہ مبارک رسالہ **بہارِ شریعت** تصنیف لطیف اخی فی اللہ ذی المجد والجاہ والطبع السلیم والفکر القویم والفضل والعلیٰ مولنا ابو العلیٰ مولوی حکیم محمد امجد علی قادری برکاتی اعظمی بالمذہب والمشرب والسکنٰی رزقہ اللہ تعالیٰ فی الدارین الحسنٰی مطالعہ کیا الحمدللہ مسائل صحیحہ رجیحہ محققہ منقحہ پر مشتمل پایا آجکل ایسی کتاب کی ضرورت تھی کہ عوام بھائی سلیس اردو میں صحیح مسئلے پائیں اور گمراہی واغلاط کے مصنوع وملمع زیوروں کی طرف آنکھ نہ اٹھائیں مولیٰ عزوجل مصنف کی عمر وعمل وفیض میں برکت دے اور عقائد سے ضروری فروع تک ہر باب میں اس کتاب کے اور حصص کافی وشافی ووافی وصافی تالیف کرنے کی توفیق بخشے اور انھیں اہلسنت میں شائع ومعمول اور دُنیا وآخرت میں نافع ومقبول فرمائے۔ آمین۔

والحمدللّٰہ رب العلمین وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ سیدنا ومولنا محمد والہ وصحبہ وابنہ وحزبہ اجمعین اٰمین ۱۲. ربیع الأخر شریف ۱۳۳۵ھ ہجریہ علی صاحبھا والہ الکرام افضل الصلوٰۃ والتحیۃ اٰمین.

ضمیمہ بہارشریعت حصہ دوم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم

بہارِ شریعت حصہ دوم میں جہاں آب مطلق وآب مقید کے جزئیات فقیر نے گنائے ایک مسئلہ یہ بھی بیان میں آیا کہ حقہ کا پانی پاک ہے اگرچہ رنگ وبو ومزہ میں تغیر آجائے اس سے وضو جائز ہے۔ بقدر کفایت اس کے ہوتے ہوئے تیمم جائز نہیں اس پر کاٹھیاواڑ کے بعض اضلاع کے عوام میں خواہ مخواہ اختلاف پیدا ہوا اور یہاں ایک خط طلب دلیل کے لیے بھیجا۔ چاہیے یہ تھا کہ خلاف کرنے والے دلیل لاتے کہ دلیل ان کے ذمہ ہے نہ ہمارے ذمہ اس لیے کہ پانی اصل میں طاہر مطہر ہے۔

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

﴿وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا﴾ [1]

اور فرماتا ہے:

﴿وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ﴾ [2]

ردالمحتار میں ہے:

" ویستدل بالآیة ایضا علیٰ طهارته اذ لا منة بالنجس " [3]

فقہ کا وہ ارشاد کہ کسی پانی کی نجاست کی کافر نے خبر دی اس کا قول نہ مانا جائے گا اور اس سے وضو جائز ہے۔ کہ نجاست عارضی ہے اور قول کافر دیانات میں نامعتبر۔ [4] لہٰذا اپنی اصل طہارت پر رہے گا۔ اس سے ہمارے قول کی کافی تائید ہے مگر یہ سب باتیں اس کے لیے ہیں جو قواعد شرعیہ کے مطابق کہے یا کہنا چاہے اور آج کل اس سے بہت کم علاقہ رہا ''الا ماشاء اللہ'' اس زمانہ میں تو یہ رہ گیا ہے کہ کچھ کہہ کر عوام میں اختلاف پیدا کر دیا جائے۔ صحیح ہو یا غلط اس سے کچھ مطلب نہیں، معترضین اگرچہ اسے ناپاک مانتے ہیں لہٰذا صرف طہارت کی سند دینی ہمیں کافی تھی، مگر ہم احساناً دونوں حکموں کا ثبوت دیتے ہیں۔ طہارت کے

---

1. ...... پ۱۹، الفرقان: ٤٨.
2. ...... پ۹، الانفال: ١١.
3. ...... "رد المحتار"، کتاب الطهارة، باب المياه، ج۱، ص۳۵۸.
4. ...... "الدر المختار"، کتاب الحظر والإباحة، ج۹، ص۵۶۹.

متعلق تو وہی کافی ہے کہ یہ پانی ہے اور پانی بذاتہ نجس نہیں تاوقتیکہ کسی نجس کا خلط یا نجس کا مس نہ ہو نجس نہیں ہوسکتا۔ نجس کا خلط جیسے شراب یا پیشاب یا دیگر اشیائے نجسہ اس میں مل جائیں تو اگر قلیل ہے یعنی دہ دردہ سے کم ہے تو اب ناپاک ہوجائے گا اور اگر دہ دردہ ہے تو نجس کے ملنے سے بھی اس وقت ناپاک ہوگا کہ اس نجس شے نے اس کے رنگ یا بو یا مزہ کو بدل دیا۔ درمختار میں ہے:

وینجس بتغیر احد اوصافه من لون او طعم او ریح ینجس الکثیر ولو جاریا اجماعا أماالقلیل فینجس وان لم یتغیر. [1] عالمگیریہ میں ہے: الماء الراکد اذاکان کثیرًا فهو بمنزلة الجاری لا یتنجس جمیعه بوقوع النجاسة فی طرف منه الا ان یتغیر لونه او طعمه اوریحه وعلی هذا اتفق العلماء وبه اخذ عامة المشائخ رحمهم اللّٰه تعالیٰ کذا فی " المحیط ". [2]

مس کی صورت یہ ہے کہ نجس چیز پانی سے چھوجائے اگرچہ اس کے اجزا اس میں نہ ملیں قلیل پانی نجس ہوجائے گا۔ جیسے سؤر کے بدن کا کوئی حصہ اگرچہ بال پانی سے چھوجائے نجس ہوجائے گا۔ اگرچہ وہ فوراً اس سے جدا کرلیا جائے اگرچہ لعاب وغیرہ کوئی نجاست اس کے بدن سے جدا ہوکر پانی میں نہ ملی ہندیہ میں ہے:

وان کان نجس العین کا لخنزیر فانه یتنجس وان لم یدخل فاه . [3]

نیز اسی میں ہے:

اما الخنزیر فجمیع اجزائه نجسة . [4]

ردالمحتار میں ہے:

وظاهر الروایة ان شعره نجس وصححه فی البدائع ورجحه فی الاختیار فلو صلی ومعه منه اکثر من قدرالدرهم لا تجوز ولو وقع فی ماء قلیل نجسه. [5]

یوہیں کوئی دموی جانور پانی میں گر کر مرجائے یا مرا ہوا گر جائے پانی نجس ہوجائے گا اگرچہ اس کا لعاب وغیرہ پانی سے مخلوط نہ ہو کہ مجرد ملاقات میتہ آب قلیل کو نجس کردیتی ہے۔

درمختار میں ہے:

---

1 ...... "الدر المختار"، کتاب الطهارة، باب المیاه، ج۱، ص۳٦٧.

2 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب الثالث في المیاه، الفصل الأول، ج۱، ص۱۸.

3 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب الثالث في المیاه، الفصل الأول، ج۱، ص۱۹.

4 ...... "الفتاوی الهندیة" کتاب الطهارة، الباب الثالث في المیاه، الفصل الثاني، ج۱، ص۲٤.

5 ...... "رد المحتار" کتاب الطهارة، باب المیاه، مطلب في أحکام الدباغة، ج۱، ص۳۹۸ .

اومات فیھا (ای فی بئردون القدر الکثیر) او خارجھا والقی فیھا حیوان دموی .[1]

اور اگر سوئر کے سوا کوئی اور جانور گرا جس کا لعاب نجس ہے اور زندہ نکل آیا تو جب تک اس کے مونھ کا پانی میں پڑنا معلوم نہ ہو نجس نہ ہوگا۔ فتاوائے عالمگیریہ میں ہے:

والصحیح ان الکلب لیس بنجس العین فلا یفسد الماء مالم یدخل فاہ ھکذا فی التبیین وھکذا سائر ما لا یوکل لحمہ من سباع الوحش والطیر لا یتنجس الماء اذا اخرج حیا ولم یصل فاہ فی الصحیح ھکذا فی " محیط السرخسی ".[2] درمختار میں ہے: لو اخرج حیا ولیس بنجس العین ولا بہ حدث او خبث لم ینزح شیئ الا ان یدخل فمہ الماء فیعتبر بسؤرہ فان نجسا نزح الکل والا لا ھو الصحیح.[3] ردالمحتار میں ہے: بخلاف ما اذا کان علی الحیوان خبث ای نجاسۃ وعلم بھا فانہ ینجس مطلقا قال فی البحر وقیدنا بالعلم لانھم قالوا فی البقر ونحوہ یخرج حیا لا یجب نزح شیئ وان کان الظاھرا شتمال بولھا علیٰ افخاذھا لکن یحتمل طھارتھا بان سقطت عقب دخولھا ماء کثیرا مع ان الاصل الطھارۃ اھ ومثلہ فی " الفتح "اھ.[4]

اس عبارت ردالمحتار سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ جب تک کسی شے کا نجس ہونا یقینی معلوم نہ ہو حکم نجاست نہیں دیتے اگرچہ ظاہر نجس ہونا ہو تو حقہ کے پانی کی نسبت جب تک نجس ہونا یقینی نہ ہو نجس نہیں کہہ سکتے۔ نجاست کا یقین تو درکنار یہاں وہم بھی نجاست کا نہیں، اس کی نجاست اسی وقت ثابت ہوگی کہ اس کا نجاست سے مس یا اس میں نجاست خلط یقیناً معلوم ہو اور یہ دونوں امر مفقود تو اپنی اصل طہارت پر ہونا ثابت۔ وھو المقصود ثم اقول یہ تو ہر شخص جانتا ہے کہ یہ وہی پانی ہے جو حقہ میں ڈالنے سے پہلے طاہر و مطہر تھا ہاں اگر نجس پانی سے کسی نے حقہ تازہ کیا یا اس کا حقہ اندر سے نجس تھا یا اس پانی میں بعد کو کوئی نجاست پڑی خواہ حقہ کے اندر ہی یا اس میں سے نکالنے کے بعد تو یہ سب بلاشبہ نجس ہی ہیں اس کی طہارت کا کون قائل ہوسکتا ہے اگر بجائے حقہ گھڑا یا لوٹا نجس ہوتے تو ان کا پانی بھی نجس ہوتا اور کوئی عاقل نہیں کہہ سکتا کہ مطلقاً گھڑے یا لوٹے کا پانی نجس ہوتا ہے کہ یہ نجاست اس کے خصوص نجس ہونے سے ہے نہ یہ کہ گھڑا یا لوٹا ہونا باعث نجاست ہے۔ یوہیں یہاں یہ نجاست خصوص اس ظرف کے نجس ہونے یا اس پانی میں نجس کے ملنے سے ہے نہ یہ کہ اس کا حقہ ہونا سبب نجاست ہے اور کلام یہاں اس میں ہے

1 ...... "الدر المختار"، کتاب الطھارۃ، باب المیاہ، فصل في البئر، ج۱، ص۴۰۷.

2 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطھارۃ، الباب الثالث في المیاہ، الفصل الأول، ج۱، ص۱۹.

3 ...... "الدر المختار"، کتاب الطھارۃ، باب المیاہ، فصل في البئر، ج۱، ص۴۱۰.

4 ...... "رد المحتار"، کتاب الطھارۃ، باب المیاہ، فصل في البئر، ج۱، ص۴۱۰.

کہ حقہ کا دھواں پانی پر گزرنے سے پانی نجس نہیں ہوتا تو جب یہ وہی پانی ہے کہ پہلے سے پاک تھا اور اب مرور دخان سے اس کے اوصاف متغیر ہوئے تو اگر اوصاف کا بدلنا سبب نجاست ہو تو لازم کہ شربت گلاب، کیوڑا، چائے، شوربا اور وہ پانی جس میں زعفران یا شہاب ڈالا ہو بلکہ تمام وہ چیزیں جن میں پانی کے اوصاف بدل جاتے ہیں سب کی سب نجس ہو جائیں اور یہ بداہۃً باطل، لہٰذا ثابت کہ مطلقاً ہر شے کے ملنے سے ناپاک نہ ہوگا۔ بلکہ نجس ہونے کے لیے نجس کی ملاقات ضروری ہے۔

لہٰذا پہلے تمباکو کا ناپاک ہونا شرع سے ثابت کریں پھر شرعاً اس کے دھوئیں کے بھی نجس ہونے کا ثبوت دیں پھر اس کو نجس بتائیں ودونہ خرط القتاد، یہ امر تو ہندوستان کا بچہ بچہ جانتا ہے کہ تمباکو ایک درخت کا پتا ہے جس میں کچھ اجزا ملا کر کھاتے، پیتے، سونگھتے ہیں اور یہ بدیہی بات ہے کہ پتے نجس نہیں، باقی اجزا مثلاً شیرہ ریہ یا خوشبو کرنے یا دیگر منافع کے لیے کچھ اجزا اور شامل کیے جاتے ہیں، مثلاً سنبل الطیب، اناس، املتاس، بیر، کٹہل وغیرہا ان میں کوئی چیز نجس نہیں لہٰذا تمباکو طاہر۔ یہ امر آخر ہے کہ اس کے کھانے یا پینے سے بیہوشی کی کیفیت پیدا ہو جائے تو بوجہ تفتیر اس کا اس حد تک کھانا پینا حرام ہوگا کہ۔

نھیٰ رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم عن کل مسکر ومفتر . (1)

مگر حرام ہونا اور بات ہے نجس ہونا اور، ویسے تو مٹی بھی حد ضرر تک کھانا حرام ہے۔ حالانکہ مٹی پاک بلکہ پاک کرنے والی ہے۔ کتب فقہ میں بے شمار جزئیات ملیں گے کہ کھانا پینا حرام ہے اور شے پاک۔

تنویر الابصار میں ہے: **والمسک طاھر حلال .** (2)

اس پر ردالمحتار میں فرمایا۔

زاد قولہ حلال لانہ لا یلزم من الطھارۃ الحل کما فی التراب " منح " ای فان التراب طاھر ولا یحل اکلہ. (3)

تو جب تمباکو پاک ٹھہرا، اس کا دھواں کس طرح ناپاک ہو سکتا ہے۔ پاک چیز تو خود پاک چیز ہے، ناپاک چیزوں کے دھوئیں کی نسبت فقہ حنفی کا حکم ہے کہ جب تک اس سے اس ناپاک شے کا اثر ظاہر نہ ہو، حکم طہارت ہے۔

ردالمحتار میں ہے:

اذا احرقت العذرۃ فی بیت فاصاب ماء الطابق ثوب انسان لا یفسدہ استحسانا مالم یظھر اثر النجاسۃ

---

1 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الأشربة، باب النهى عن المسكر، الحديث: ٣٦٨٦، ج٣، ص٤٦١.

2 ...... "تنوير الأبصار"، كتاب الطهارة، باب المياه، ج١، ص٤٠٤.

3 ...... "رد المحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، مطلب في المسك ... إلخ، ج١، ص٤٠٣.

فیہ وکذا الاصطبل اذا کان حارا وعلیٰ کوتہ طابق او کان فیہ کوز معلق فیہ ماء فترشح وکذا الحمام لو فیھا نجاسات فعرق حیطانھا وکواتھا وتقاطر.[1]

فتاوائے عالمگیریہ میں ہے:

دخان النجاسۃ اذا اصاب الثوب اوالبدن الصحیح انہ لا ینجسہ ھکذا فی "السراج الوھاج" وفی الفتاویٰ اذا احرقت العذرۃ فی بیت فعلا دخانہ وبخارہ الیٰ الطابق وانعقد ثم ذاب وعرق الطابق فاصاب ماؤہ ثوبا لا یفسد استحسانا مالم یظھر اثر النجاسۃ وبہ افتی الامام ابوبکر محمد بن الفضل کذا فی "الفتاوی الغیاثیۃ" وکذا الاصطبل اذا کان حارا وعلیٰ کوتہ طابق او بیت البالوعۃ اذا کان علیہ طابق فعرق الطابق وتقاطر وکذا الحمام اذا احرق فیھا النجاسۃ فعرق حیطانھا وکواھا وتقاطر کذا فی "فتاویٰ قاضیخان".[2]

نوشادر کہ غلیظ کا بخار جمع ہو کر بنتا ہے علمانے اسے طاہر بتایا۔ ردالمحتار میں ہے اما النوشادر المستجمع من دخان النجاسۃ فھو طاھر.[3] ان تقریرات سے منصف مزاج وتتبع فقہا کے نزدیک بخوبی ثابت ہوگیا کہ حقہ کا پانی طاہر ہے۔ رہا یہ جاہلانہ شبہہ کہ پاک ہے تو پیتے کیوں نہیں۔ رینٹھ بھی تو پاک ہے پھر کیوں نہیں کھاتے؟ تھوک بھی پاک ہے پھر کیوں نہیں پیتے؟ افیون و بھنگ بھی تو ناپاک نہیں پھر کیا پیوگے؟ جب پاک چیزیں حرام تک ہوتی ہیں تو طبعاً مکروہ وناپسند ہونا کیا دشوار ہے۔ یہ تو ہمارے دلائل تھے، اب اسے ناپاک کہنے والے بھی تو بتائیں کہ کس آیت سے کہتے ہیں یا حدیث سے یا کتاب سے اور جب کہیں سے نہیں تو یہ شریعت پر افترا ہوگا یا نہیں؟ شریعت پر افترا سے مسلمانوں کو بچنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہدایت وتوفیق بخشے آمین۔ رہا اس کا مطہر ہونا اس کا مدار مائے مطلق پر ہے کہ مائے مطلق سے وضو وغسل جائز ہیں، مقید سے نہیں۔ کما ھو مصرح فی المتون. لہٰذا پہلے ہم مطلق کی تعریف بیان کریں جس سے بخوبی معلوم ہوسکتا ہے کہ یہ مطلق ہے یا مقید۔ مطلق کی جامع مانع تعریف جو جزئیات منصوبہ سے منتقض نہ ہووہ ہے جو رسالہ النور والنورق میں سیدی وسندی ومستندی مجدد مأتہ حاضرہ اعلیٰ حضرت قبلہ نے فرمائی ہے کہ مطلق وہ پانی ہے کہ اپنی رقت طبعی پر باقی رہے اور اس کے ساتھ کوئی ایسی شے نہ ملائی گئی ہو جو اس سے مقدار میں زائد یا مساوی ہے۔ نہ ایسی شے کہ اس کے ساتھ مل کر چیز دیگر مقصد دیگر کے لیے ہوجائے جس سے پانی کا نام

1. ...... "رد المحتار"، کتاب الطھارۃ، باب الأنجاس، مطلب في العفو عن طین الشارع، ج۱، ص۵۸۳.
2. ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطھارۃ، الباب السابع في النجاسۃ و أحکامھا، الفصل الثاني، ج۱، ص۴۷.
3. ...... "رد المحتار"، کتاب الطھارۃ، باب الأنجاس، مطلب العرقيّ الذي یستقطر من درديّ الخمر نجس حرام، بخلاف النوشادر، ج۱، ص۵۸٤.

بدل جائے۔ شربت یالسی یانبیذ یا روشنائی وغیرہ کہلائے اوراس کے تمام فروع ومباحث کو دو شعر میں جمع فرمایا۔

مطلق آبے ست کہ بر رقت طبعی خود است — نہ درو مزج دگر چیز مساوی یا بیش
نہ بخلطے کہ بہ ترکیب شود چیز دگر — کہ بود ز آب جدا در لقب و مقصد خویش

زیادتی اطمینان کے لیے قیود تعریف کے متعلق بعض عبارات نقل کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان سے مدعا کے سمجھنے میں آسانی ہوگی، پہلی قید رقت طبعی کا باقی رہنا۔ شلبیہ علی الزیلعی میں ہے:

الـمـاء الـمطلق مابقی علی اصل خلقته من الرقة والسیلان فلواختلط به طاهر اوجب غلظه صار مقیدا. (1)

فتاویٰ امام فقیہ النفس قاضی خان میں ہے:

لـو وقـع الثـلـج فی الماء وصار ثخینا غلیظا لا یجوز به التوضوء لانه بمنزلة الجمد وان لم یصر ثخینا جاز. (2)

نیز اسی خانیہ اور فتاوائے عالمگیریہ میں ہے:

لوبل الخبز بالماء وبقی رقیقا جاز به الوضوء. (3)

نیز اسی خانیہ میں ہے:

ماء صابون وحرض ان بقیت رقته ولطافته جاز التوضوء به. (4)

محقق علی الاطلاق امام ابن ہمام فتح القدیر میں فرماتے ہیں۔

فی " الینابیع " لـو نـقـع الحمص والباقلاء وتغیر لونه وطعمه وریحه یجوز التوضی به فان طبخ فان کان اذا برد وثخن لا یجوز الوضوء به اولم یثخن ورقة الماء باقیة جاز. (5)

نیز اسی میں ہے:

---

1 ...... "حاشیة الشلبی علی تبیین الحقائق"، کتاب الطهارة، ج۱، ص۷۵.

2 ...... "الفتاوی الخانیة"، کتاب الطهارة، فصل فی مالا یجوز به التوضی، ج۱، ص۹.

3 ...... "الفتاوی الخانیة"، کتاب الطهارة، فصل فی مالا یجوز به التوضی، ج۱، ص۹.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... "فتح القدیر"، کتاب الطهارات، باب الماء الذی یجوز به الوضوء ومالا یجوز، ج۱، ص۶۵.

لا باس بماء السیل مختلطا بالطین ان کانت رقۃ الماء غالبۃ فان کان الطین غالبا فلا . [1]

بدائع امام ملک العلماء میں ہے:

لو تغیر الماء بالطین او بالتراب یجوز التوضوء بہ. [2]

منیہ میں ہے:

یجوز الطہارۃ بماء خالطہ شیٔ طاہر فغیر احد اوصافہ کماء المد والماء الذی اختلط بہ الزعفران بشرط ان یکون الغلبۃ للماء من حیث الاجزاء ولم یزل عنہ اسم الماء وان یکون رقیقا بعد فحکمہ حکم الماء المطلق. [3]

فتاویٰ امام غزی تمرتاشی میں ہے:

ماء الصابون لو رقیقا یسیل علی العضو یجوز الوضوء بہ وکذا لو اغلی بالاشنان وان ثخن لا کما فی " البزازیۃ ". [4]

بالجملہ یہی چند عبارات حکم مسئلہ معلوم کرنے کے لیے کافی ہیں اوراس کی نظیریں کتب فقہ میں بکثرت مذکور ہیں کہ بعد زوال رقت وسیلان قابل وضووغسل نہ رہا۔قید دوم اس کے ساتھ کسی ایسی شے کا خلط نہ ہو کہ مقدار میں زائد یا مساوی ہے مثلاً عرق گاؤزبان یا کیوڑا گلاب بید مشک وغیرہ جن میں نہ خوشبو ہو، نہ ذائقہ محسوس ہوتا ہوا گر پانی میں ملیں تو جب تک پانی مقدار میں زائد ہے وضو جائز ہے ورنہ نہیں۔

بحرالرائق میں ہے:

ان کان مائعا موافقا للماء فی الاوصاف الثلثۃ کالماء الذی یؤخذ بالتقطیر من لسان الثور وماء الورد الذی انقطعت رائحتہ اذا اختلط فالعبرۃ للاجزاء فان کان الماء المطلق اکثرجاز الوضوء بالکل وان کان مغلوبا لا یجوزو ان استویا لم یذکر فی ظاہر الروایۃ وفی البدائع قالوا حکمہ حکم الماء المغلوب احتیاطا. [5]

---

1 ...... "فتح القدیر"، کتاب الطھارات، باب الماء الذي یجوز بہ الوضوء ومالا یجوز، ج۱، ص۶۵.

2 ...... "بدائع الصنائع"، کتاب الطھارۃ، مطلب الماء المقید، ج۱، ص ۹۵.

3 ...... "منیۃ المصلي" فصل في المیاء، ص۶۳ .

4 ...... "فتاوی الامام الغزی"، ص۴ .

5 ...... "البحر الرائق"، کتاب الطھارۃ، ج۱، ص۱۲۸ .

درمختار میں ہے:

لو (کان المخالط) مائعا فلو مباینا لاوصافه فبتغیر اکثرها اوموافقا کلبن فبأحدها او مماثلا کمستعمل فبالاجزاء فان المطلق اکثر من النصف جاز التطهیر بالکل والا لا.[1]

ہندیہ میں ہے:

وان کان لا یخالفه فیهما تعتبر فی الاجزاء وان استویا فی الاجزاء لم یذکر فی ظاهر الروایة قالوا حکمه حکم الماء المغلوب احتیاطا هکذا فی "البدائع".[2]

قیدسوم ایسی شے نہ ملی ہو کہ اس کے ساتھ مل کر شے دیگر مقصد دیگر کے لیے ہوجائے جس سے پانی کے بدلے کچھ اور نام ہوجائے خواہ کسی چیز کو ملا کر اس میں پکایا ہو جیسے یخنی، شوربا کہ اب پانی نہ رہا۔ مختصر قدوری وہدایہ ووقایہ وغیرہا عامہ کتب میں ہے: "لا یجوز بالمرق."[3] بحرالرائق میں ہے: "لا یتوضؤ بماء تغیر بالطبخ بما لا یقصد التنظیف کماء المرق والباقلاء لانه لیس بماء مطلق"[4] یا پکایا نہ ہو محض ملا دیا ہو جیسے شکر مصری شہد کا شربت ہدایہ وغیرہا میں ہے: "لا یجوز بالاشربه"[5] اس پر عنایہ وکفایہ وبنایہ وغایہ میں فرمایا:

ان اراد بالاشربة الحلو المخلوط بالماء کالدبس والشهد المخلوط به کانت للماء الذی غلب علیه غیره.[6]

مجمع الانہر میں ہے:

قال صاحب الفرائد المراد من الاشربة الحلو المخلوط بالماء کالدبس والشهد.[7]

اگر ایسی چیز جس سے تنظیف یعنی میل کاٹنا مقصود ہے ملائی یا ملا کر طبخ دیا تو جب تک اس پانی کی رقت وسیلان نہ جائے قابل وضو ہے۔ اس کے متعلق فتح القدیر وفتاوائے خانیہ وفتاوائے امام شیخ الاسلام غزی تمرتاشی کے نصوص اوپر گزرے۔

---

1 ...... "الدر المختار"، کتاب الطهارة، باب المیاه، ج۱، ص۳٦۱.

2 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب الثالث في المیاه، الفصل الثاني، ج۱، ص۲۱.

3 ...... "الهدایة"، کتاب الطهارات، باب الماء الذی یجوز به الوضوء، ومالا یجوز، ج۱، ص۲۰.

4 ...... "البحرا الرائق"، کتاب الطهارة، ج۱، ص۱۲٦.

5 ...... "الهدایة"، کتاب الطهارة، باب الماء الذی یجوز به الوضوء و مالا یجوز، ج۱، ص۲۰.

6 ...... "البنایة"، کتاب الطهارة، باب الماء الذی یجوز به الوضوء و مالا یجوز به، ج۱، ص۲۱۲.

7 ...... "مجمع الأنهر"، کتاب الطهارة، ج۱، ص٤٥.

بحر میں ہے:

اما لو كانت النظافة تقصد به كالسدر والاشنان والصابون يطبخ به فانه يتوضؤ به الا اذا خرج الماء عن طبعه من الرقة والسيلان . (1)

ہندیہ میں ہے:

وان طبخ فی الماء ما يقصد به المبالغة فی النظافة كالاشنان والصابون جاز الوضوء به بالاجماع الا اذا صار ثخينا فلا يجوز هكذا فی "محيط السرخسی ". (2)

یوہیں اگر پانی میں زعفران یا پڑیا اتنی ملائی کہ کپڑا رنگنے کے قابل ہوجائے اس سے وضو جائز نہیں اگرچہ رقت وسیلان باقی ہو کہ اب بھی یہ پانی نہ کہلائے گا۔ صبغ ورنگ کہا جائے گا۔ ردالمحتار میں ہے:

ومثله الزعفران اذا خالط الماء وصار بحيث يصبغ به فليس بماء مطلق من غير نظر الى الثخانة. (3)

منیہ میں ہے:

لا تجوز بالماء المقيد كماء الزعفران. (4) **اه قال فی الحلية محمول على ما اذا كان الزعفران غالبا.** (5)

ہندیہ میں ہے:

وان غلبت الحمرة وصارمتما سكا لا يجوز التوضی كذا فی فتاویٰ قاضيخان. (6)

اور اگر رنگ کے قابل نہ ہو تو وضو جائز ہے۔

صغیری میں ہے:

القليل من الزعفران يغير الاوصاف الثلثة مع كونه رقيقا فيجوز الوضوء والغسل به . (7)

---

1 ...... "البحر الرائق"، كتاب الطهارة، ج ١، ص ١٢٦ .

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الثاني، ج ١، ص ٢١ .

3 ...... "رد المحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، مطلب في حديث ((لا تسموا العنب الكرم))، ج ١، ص ٣٦١ .

4 ...... "منية المصلي"، فصل في المياه، ص ٦٣ .

5 ...... "الحلية"

6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الثاني، ج ١، ص ٢١ .

7 ...... "صغيرى"، فصل فی بيان احكام المياه، ص ٥٠ .

ہندیہ میں ہے:

التوضی بماء الزعفران والزردج والعصفر یجوز ان کان رقیقا والماء غالب .[1]

یوہیں پانی میں پھٹکری مازو وغیرہ اتنے ڈالے کہ لکھنے کے قابل ہوجائے اس سے وضو جائز نہیں کہ اب وہ پانی نہیں روشنائی ہے۔ تجنیس پھر بحرالرائق پھر ہندیہ و ردالمحتار میں ہے:

وکذا اذا طرح فیه زاج او عفص وصار ینقش به لزوال اسم الماء عنه .[2]

اور اگر لکھنے کے قابل نہ ہو تو وضو جائز ہے۔ اگرچہ رنگ سیاہ ہوجائے کہ ابھی نام نہ بدلا۔ ہندیہ میں ہے:

اذا طرح الزاج او العفص فی الماء جاز الوضوء به ان کان لا ینقش اذا کتب کذا فی " البحر " نا قلاعن " التجنیس ".[3]

فتاویٰ خانیہ میں ہے:

اذا طرح الزاج فی الماء حتی اسود لکن لم تذهب رقته جاز به الوضوء .[4]

حلیہ میں ہے:

صرح فی التجنیس بان من التفریع علیٰ اعتبار الغلبة بالاجزاء قول الجرجانی اذا طرح الزاج اوالعفص فی الماء جاز الوضوء به ان کان لا ینقش اذا کتب فان نقش لا یجوزوا لماء هو المغلوب.[5]

یوہیں پانی میں چنے یا باقلا یا اور غلہ بھگویا یا کیچڑ گچ مٹی چونا مل گیا جب تک رقت باقی ہے وضو جائز ہے ورنہ نہیں ان سب کے جزئیات عامہ کتب مذہب میں مذکور ہیں۔

بدائع امام ملک العلماء میں ہے:

تغیر الماء المطلق بالطین او بالتراب او بالجص او بالنورة او بوقوع الاوراق او الثمار فیه او بطول المکث یجوز التوضؤبه لانه لم یزل عنه اسم الماء وبقی معناه ایضاً .[6]

---

1 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب الثالث في المیاه، الفصل الثاني، ج۱، ص۲۱.
و "الفتاوی الخانیة"، کتاب الطهارة، فصل في مالا یجوز به التوضي، ج۱، ص۹.

2 ...... "رد المحتار"، کتاب الطهارة، باب المیاه، مطلب في حدیث ((لا تسموا العنب الکرم))، ج۱، ص۳۶۱.

3 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب الثالث في المیاه، الفصل الثاني، ج۱، ص۲۱.

4 ...... "الفتاوی الخانیة"، کتاب الطهارة، فصل في مالا یجوز به التوضي، ج۱، ص۹.

5 ...... انظر: "التجنیس و المزید"، کتاب الطهارات، ج۱، ص۲۱۹۔۲۲۰.

6 ...... "بدائع الصنائع"، کتاب الطهارة، مطلب الماء المقید، ج۱، ص۹۵.

تعریف مائے مطلق اوران تمام جزئیات سے بخوبی روشن ہوگیا کہ مطلقاً تغیر اوصاف پانی کے مقید کرنے کوکافی نہیں تاوقتیکہ پانی کا نام نہ بدلے۔ جس پانی میں چنے بھیگے یازعفران کی تھوڑی مقدار گھولی یاماز و وغیرہ اتنے ملائے کہ لکھنے کے قابل نہ ہو یااسی قسم کے اور جزئیات جن میں جواز وضوکتب فقہ میں مصرح ہے کیاان پانیوں کے اوصاف نہ بدلے؟ ضرور بدلے تو اگر مطلقاً تغیر اوصاف پانی کومقید کردیتا توان سے وضو جائز ہونے کی کوئی صورت نہ تھی اب اس کے بعض اور جزئیات نقل کرتے ہیں کہ اوصاف تینوں متغیر ہوگئے اور وضو جائز۔ کوئیں میں رسی لٹکتی رہی جس سے اس کا رنگ، مزہ، بوتینوں وصف بدل جائیں اس سے وضو جائز ہے۔

فتاویٰ امام شیخ الاسلام غزی تمرتاشی میں ہے:

سئل عن الوضوءِ والاغتسال بماء تغير لونه وطعمه وريحه بحبله المعلق عليه الاخراج الماء فهل يجوز ام لاجاب يجوز عند جمهور اصحابنا اھ[1] ملتقطا.

موسم خزاں میں بکثرت پتے پانی میں گرے کہ اس کے اوصاف ثلٰثہ کومتغیر کردیا۔ اگرچہ رنگ اتنا غالب ہوگیا کہ ہاتھ میں لینے سے بھی محسوس ہوتا ہواگر رقت باقی ہے صحیح مذہب میں وضو جائز ہے۔

سراج وہاج وفتاوائے عالمگیریہ وجوہرہ نیرہ وفتاوائے امام غزی تمرتاشی میں ہے:

فان تغيرت اوصافه الثلثة بوقوع اوراق الاشجار فيه وقت الخريف فانه يجوز به الوضوء عند عامة اصحابنا رحمهم اللّٰه تعالٰى .[2]

نیز فتاوائے امام غزی میں مجتبیٰ شرح قدوری سے ہے:

لو غيرالاوصاف الثلثة بالاوراق ولم يسلب اسم الماء عنه ولا معناه عنه فانه يجوز التوضؤ به.[3]

عنایہ وحلیہ و بحر ونہر ومسکین وردالمحتار میں ہے:

المنقول عن الاساتذة انه يجوز حتى لو ان اوراق الاشجار وقت الخريف تقع فى الحياض فيتغير ماء ها من حيث اللون والطعم والرائحة ثم انهم يتوضئون منها من غير نكير .[4]

---

1 ...... "فتاوى الامام الغزى"، ص٤ .

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الثاني، ج١، ص٢١ .

3 ...... "فتاوى الامام الغزى"، ص٤،٥ .

4 ...... "العناية"، كتاب الطهارة، باب الماء الذى يجوز به الوضوء، ج١، ص٦٣ (هامش "فتح القدير").

درمختار میں ہے:

وان غیر کل او صافه فی الاصح ان بقیت رقته ای واسمه . (1)

ردالمحتار میں زیرِ قول فی الاصح فرمایا

مقابله ما قیل انه ان ظهرلون الاوراق فی الکف لا یتوضؤ به لکن یشرب والتقیید بالکف اشارة الی کثرة التغیر لان الماء قدیری فی محله متغیرا لونه لکن لو رفع منه شخص فی کفه لا یراه متغیرا تامل. (2)

پانی میں کھجوریں ڈالی گئیں کہ پانی میں شیرینی آ گئی مگر نبیذ کی حد کو نہ پہنچا تو بالاتفاق اس سے وضو جائز ہے۔

حلیہ وتبیین وہندیہ میں ہے: " **الماء الذی القی فیه تمیرات فصار حلوا ولم یزل عنه اسم الماء وهو رقیق یجوز به الوضوء بلا خلاف بین اصحابنا** ." (3)

ان عبارات جلیلہ فقہائے کرام وائمہ اعلام سے واضح ہوگیا کہ محض تغیر اوصاف مانع وضو نہیں تاوقتیکہ شے دیگر مقصد دیگر کے لیے ہو کر نام آب نہ بدل جائے۔ اب مسئلہ مبحوث عنہا میں اگر حقہ کو آب مستعمل یا ایسی چیز سے تازہ کیا کہ قابل وضو نہ تھی مثلاً گلاب یا عرق گاؤزبان یا عرق بادیان تو یہ سب تو پہلے ہی سے ناقابل وضو واغتسال تھے اس میں حقہ کا کیا قصور نہ اس سے ہم نے وضو جائز بتایا۔ کلام اس میں ہے کہ پہلے سے قابل وضو تھا اور حقہ کی وجہ سے اگرچہ متغیر ہوگیا وہی حکم سابق رکھتا ہے اب اگر تازہ کرنے کے بعد ایک ہی چلم پیا گیا۔ تو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اوصاف کا تغیر بالکل محسوس نہیں ہوتا اس جواز وضو میں کیا کلام ہوسکتا ہے اور جہاں تغیر ہوا، اگرچہ سب اوصاف کا مگر جب تک رقت باقی ہے بحکم نصوص ائمہ وعلمائے مذہب کسی حنفی کو کلام نہ ہونا چاہیے کہ مائے مطلق کی تعریف اس پر صادق کہ رقت باقی اور کسی ایسی شے کا خلط بھی نہ ہوا جو مقدار میں زائد ہو نہ شے دیگر مقصد دیگر کے لیے ہو کر نام آب متغیر ہوا کہ ہر شخص اس کو پانی ہی کہتا ہے معترض بھی تو یہی کہہ رہے ہیں کہ حقہ کا پانی پاک کردیا۔

تنویرالابصار ودرمختار میں ہے:

(یجوز بماء خالطه طاهر جامد) مطلقا (کفاکهة و ورق شجر) وان غیر کل اوصافه (فی الاصح ان بقیت رقته) ای و اسمه . (4)

---

(1) …… "الدر المختار"، كتاب الطهارة، باب المياه، ج١، ص ٣٧٠.

(2) …… "رد المحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، مطلب في ان التوضي من الحوض... إلخ، ج١، ص ٣٧٠.

(3) …… "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الثاني، ج١، ص ٢٢.

(4) …… "تنوير الأبصار" و "الدر المختار"، كتاب الطهارة، باب المياه، ج١، ص ٣٦٩.

غرر میں ہے:

یجوز وان غیر اوصافه جامد کزعفران و ورق فی الاصح . [1]

نورالایضاح میں ہے:

لا یضر تغیر اوصافه کلها بجامد کزعفران . [2]

رہا یہ کہ اس کا تلفظ حقہ کی طرف اضافت کر کے ہوتا ہے اس سے اس پانی کا مقید ہونا لازم نہیں جیسے گھڑے کا پانی، دیگ کا پانی یہ اضافت اضافت تعریف ہے نہ تقید جیسے " **ماء البئر ماء البحر ماء الزعفران .** "

تبیین میں ہے:

اضافته الیٰ الزعفران ونحوه للتعریف کاضافته الی البئر . [3]

شلبیہ علی الزیلعی میں ہے:

اضافته الیٰ الوادی والعین اضافة تعریف لا تقیید لانه تتعرف ماهیته بدون هذه الاضافة . [4]

اگر یہ خیال ہو کہ اس میں بدبو ہوتی ہے اس وجہ سے ناجائز ہو تو **اولاً:** مطلقاً یہ حکم کہ حقہ کے پانی میں بدبو ہوتی ہے غلط ہے۔ **ثانیاً:** مدار آب مطلق ومقید پر ہے خوشبو بدبو کو کیا دخل زعفران اگر پانی میں اتنا ملا کہ رنگنے کے قابل ہو گیا اس سے وضو نا جائز ہے اگرچہ خوشبو رکھتا ہے۔ گلاب خوشبو رکھتا ہے مگر عامہ کتب مذہب میں ہے کہ گلاب سے وضو نا جائز۔

ہدایہ وخانیہ میں ہے: " **لا بماء الورد .** " [5]

منیہ وغنیہ میں ہے:

لایجوز الطهارة الحکمیة بماء الورد و سائر الازهار. [6]

پتے پانی میں گرے کہ اوصاف ثلثہ میں تغیر آ گیا تو اس میں کیا بدبو نہ ہوگی اور نصوص مذہب سے یہ ثابت کہ اس پانی سے وضو جائز۔ رسی کوئیں میں لٹکتی رہی اور پانی کے اوصاف ثلثہ رنگ، بو، مزہ سب بدل گئے اس کا جزئیہ سن چکے کہ امام شیخ

---

1 ...... "غرر الاحکام"، کتاب الطهارة، فرض الغسل، ج۱، ص۲۱.

2 ...... "نور الإیضاح"، کتاب الطهارة، ص٤.

3 ...... "تبیین الحقائق"، کتاب الطهارة، ج۱، ص۷۹.

4 ...... "حاشیة الشلبی علی تبیین الحقائق"، کتاب الطهارة، ج۱، ص۷۹.

5 ...... "الهدایة"، کتاب الطهارات، باب الماء الذی یجوز به الوضوء، ومالا یجوز، ج۱، ص۲۰.

6 ...... "منیة المصلي و غنیة المتملي"، فصل في بیان احکام المیاه، ص۸۹.

الاسلام غزی تمرتاشی فرماتے ہیں کہ وضو جائز، کولتار پانی میں پڑ گیا جس سے اس میں سخت بد بو آ گئی اگر گاڑھا نہ ہوا وضو جائز ہے۔

فتاوائے زینیہ میں ہے:

سئل عن الماء المتغير ريحه بالقطران يجوز الوضوء منه ام لا اجاب نعم يجوز . (1) ثالثاً

متعدد کتابوں کی تصریحیں ذکر کی گئیں کہ صرف تغیر اوصاف ثلٰثہ مانع جواز وضو نہیں کسی نے اس کو خوشبو یا بد بو سے مقید نہ کیا، لہٰذا حکم مطلق پر ہے وللہ الحمد تو جب ان براہین لائحہ سے ثابت ہوا کہ یہ پانی طاہر ومطہر ہے تو مثلاً کسی نے مونھ ہاتھ دھو لئے تھے اور پاؤں باقی تھا کہ پانی ختم ہو گیا اور وہاں دوسرا پانی نہیں کہ وضو کی تکمیل کرے اور اس کے پاس حقہ میں اتنا پانی موجود ہے کہ پاؤں دھونے کو کفایت کرے یا اس کے پاس دوسرا پانی بالکل نہیں ہے اور حقہ کا پانی اعضائے وضو کو کافی ہے تو بوجہ دوسرے پانی نہ ہونے کے تیمّم کا حکم ہرگز نہیں دیا جا سکتا، کہ

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

﴿ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا ﴾ (2)

پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی پر تیمّم کرو۔

اور اس کے پاس پانی تو موجود ہے اب معترضین ہی بتائیں کہ اگر وہ پانی پاتے ہوئے اس سے تکمیل وضو نہ کرے اور تیمّم کر لے تو اس نے حکم الٰہی کا خلاف کیا یا نہیں اس کا تیمّم باطل ہوا یا نہیں ضرور اس نے حکم الٰہی کا خلاف کیا اور ضرور اس کا تیمّم باطل ہوا البتہ اگر وقت ختم ہونے میں عرصہ ہو اور اس پانی میں بد بو آ گئی تھی، تو اتنا وقفہ لازم ہو گا کہ بو اُڑ جائے کہ حالت نماز میں اعضا سے بو آنا مکروہ ہے اور اس حالت میں مسجد میں جانے کی اجازت نہ ہو گی کہ بد بو کے ساتھ مسجد میں جانا حرام ہے۔ کچے لہسن، پیاز کی نسبت حدیث میں ارشاد ہوا:

((من اكل من هذه الشجرة المنتنة فلا يقربن مسجدنا فان الملئكة تتأذى مما يتأذى منه الانس .)) (3)

جو اس درخت بودار سے کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے کہ ملٰئکہ اس چیز سے اذیت پاتے ہیں جس چیز سے آدمی کو اذیت پہنچتی ہو۔ رواه البخاري و مسلم عن جابر رضي الله تعالىٰ عنه .

---

1 ...... "الفتاوى الزينية"، كتاب الطهارة، ص٣ (هامش "الفتاوى الغياثية").

2 ...... پ٥، النسآء: ٤٣ .

3 ...... "صحيح مسلم"، كتاب المساجد و مواضع الصلاة، الحديث: ٥٦٤، ص٢٨٢ .

نیز ارشاد ہوا:

((ولا یمر فیه بلحم نيءٍ)) [1]

مسجد میں کچا گوشت لے کر کوئی نہ گزرے۔

درمختار میں ہے: " واکل نحو ثوم." [2] اس پر ردالمحتار میں فرمایا: " ای کبصل ونحوه مما له رائحة کریهة للحدیث الصحیح فی النهی عن قربان آکل الثوم والبصل." [3]

اسی وجہ سے مٹی کا تیل اور وہ دیا سلائیاں جو جلتے وقت بدبو دیتی ہیں مسجد میں جلانا حرام ہے۔

ردالمحتار میں ہے:

قال الامام العینی فی شرحه علی " صحیح البخاری " قلت علة النهی اذی الملئکة و اذی المسلمین ولا یختص بمسجده علیه الصلوة والسلام بل الکل سواء لروایة مساجدنا بالجمع خلا فا لمن شذ ویلحق بما نص علیه فی الحدیث کل ماله رائحة کریهة ما کولا اوغیره وانماخص الثوم ههنا بالذکر وفی غیره ایضا بالبصل والکراث لکثرة اکلهم لها وکذلک الحق بعضهم بذالک من بفیه بخراوبه جرح له رائحة وکذلک القصاب والسماک والمجذوم والابرص اولی بالالحاق ا ه . [4]

وصلی اللّٰه تعالٰی علی خیر خلقه سیدنا محمد وآله وصحبه وابنه وحزبه اجمعین والحمد للّٰه رب العالمین واللّٰه سبحٰنه وتعالٰی اعلم وعلمه جل مجده اتم واحکم .

ابو العلا امجد علی الاعظمی القادری

کتبــــــــــــــــه

عفی عنه بمحمدن النبی الامی

صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وآلهٖ وصحبه وسلم

اعظمی رضوی
محمد امجد علی

---

1 ...... "سنن ابن ماجه"، أبواب المساجد و الجماعات، باب ما يكره في المساجد، الحديث: ٧٤٨، ج١، ص٤١٣.

2 ...... "الدر المختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج٢، ص٥٢٥.

3 ...... "رد المحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في الغرس في المسجد، ج٢، ص٥٢٥.

4 ...... "رد المحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في الغرس في المسجد، ج٢، ص٥٢٥.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمده ونصلى على رسوله الكريم .

آب قلیان کی طہارت وطہوریت اور اس بارے میں کہ بحال ضرورت جب اور پانی نہ مل سکے اس سے تکمیل لازم اور اس کے ہوتے تیمم باطل اور بلاضرورت بحال بدبو طہارت میں اس کا استعمال ممنوع اور جب تک بو نہ زائل ہو نماز مکروہ اور مسجد میں جانا حرام۔ مولانا مولوی امجد علی صاحب قادری اعظمی سلمہ کی یہ تحریر صحیح اور اس کا خلاف جہل صریح یا اعناد قبیح جس سے اجتناب ہر مسلمان پر فرض قطعی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ۔



بسم الله الرحمن الرحيم . لک الحمد یا الله . والصلوة والسلام علیک یا رسول الله .

حقہ کے پانی کی طہارت وطہوریت ظاہر کتب فقہ سے اس کی پاکی تطہیر صاف وباہر حضرت مولانا مولوی امجد علی صاحب قادری اعظمی مدظلہ نے ایسی تحقیق انیق فرمائی ہے کہ مخالف جاہل ہے، تو امید قوی کہ قبول حق کرے، معاند ہے تو سکوت سے کام لے۔ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ

واللہ تعالیٰ اعلم وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ المالک الناصر السید محمد و سلم

عبیدہ العاصی

کتبـــــــــــــہ

فقیر ربہ واسیر ذنبہ ابوالمحامد سید محمد الاشرفی الجیلانی الکچھوچھوی عفی عنہ

بسم الله الرحمن الرحيم . نحمده ونصلى على رسوله الكريم .

آب حقہ کی طہارت وطہوریت میں اور بروقت ضرورت اس کا استعمال جائز ہونے میں جیسی توضیح کامل کتب فقہ سے جناب مولانا مولوی امجد علی صاحب اعظمی الرضوی مدفیوضہ العالی نے فرمائی ہے بلاشک وشبہہ نہایت ہی درست وبجا ہے باوجود ایسی تحقیق انیق کے بھی اس سے انکار کرنا سراسر جہل وخطا ہے حضرت مولانائے موصوف نے اس مسئلہ کے متعلق بفضلہٖ تعالیٰ کوئی

دقیقہ فروگذاشت نہیں فرمایا ہے اور ہر پہلو پر کامل غور فرما کر شرح وبسط کے ساتھ اس کا فیصلہ فرمادیا ہے مسلمان کو لازم ہے کہ کسی ایسی بات پر جس کا اسے اس سے پہلے علم نہ ہو سن کر ضد وانکار نہ کرے بلکہ نہایت نیک نیتی سے تحقیق سے کام لے مجھ کو مولانا کی اس تحریر اور پھر اس پر دیگر علمائے اکابرین دامت برکاتہم کی تصدیقات سے قطعاً اتفاق ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔

خاکسار

ابوالابرار محمد اسرار الحق حنفی سنی صدیقی چشتی نظامی قادری رہتکی عفا اللہ عنہ

الحق ان الحق فی ھذہ الصورۃ مع العلامۃ المجیب الفاضل اللبیب الحضرۃ مولٰنا امجد علی صاحب القادری الرضوی سلمہ اللّٰہ تعالیٰ والحق احق ان یتبع

کتبہ

العبد المعتصم بذیل النبی محمد احسان الحق نعیمی قاضی بلدہ ومفتی درگاہ معلّٰی بہرائچ شریف

جو کچھ حضرت مولانا الحکیم حامی سنت ماحی بدعت عالم لوذعی فاضل یلمعی مولوی امجد علی صاحب قادری رضوی نے تحریر فرمایا ہے وہی صواب وصحیح وحق صریح ہے۔

فقط فقیر قادری حکیم عبد الاحد خادم مدرسۃ الحدیث پیلی بھیت تلمیذ مولانا وصی احمد صاحب قبلہ محدث سورتی قدس سرہ العلی بجاہ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

ما اجاب بہ العالم النبیل و الفاضل الجلیل مولانا المولوی محمد امجد علی صاحب فھو حق صریح ابو سراج عبد الحق رضوی تلمیذ مولانا المولوی محمد وصی احمد محدث سورتی غفر اللّٰہ العلیٰ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم وبحمدہ وعونہ فکل ماحر رہ العالم العلیم و الذی ھو للقلوب حکیم قوی حضرت مولانا و بالفضل اولانا جناب المولوی امجد علی حرسہ ربہ القوی و نصرہ علی کل مخالف غبی . بجاہ حبیبہ النبی العربی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فھذا تحریر الطھارۃ ماء القلیان بعد استعمالہ فیہ لا شک فی طھارتہ و طھوریتہ کما ھو فی الاصل وانا الحقیر سید محمد حسن السنوسی المدنی الحنفی المجددی عفی عنہ.

مبسملا و حامد او محمداً (جل وعلا) و مصلّیا و مسلما محمداً (صلی اللّٰہ علیہ وسلم)

حضرت مولانا امجد علی صاحب دامت برکاتہم نے مسائل طہارت میں ''بہارِشریعت'' جیسی جامع کتاب تالیف فرماکر مسلمانانِ ہند پر احسان عظیم فرمایا ہے جس کے شکریہ سے عہدہ براہونا دشوار۔ دعا ہے کہ رب العزت جل مجدہ مولانا موصوف کو اجر جزیل مرحمت فرمائے۔ آب قلیان کی طہارت وطہوریت کا ثبوت بدلائل ساطعہ اس فتویٰ میں دیا گیا کتاب مذکور میں صرف اس قدر مسطور ہے کہ ''اس کے ہوتے ہوئے تیمم جائز نہیں'' نہ یہ کہ خواہ مخواہ اسی سے وضو کیا جائے درصورتیکہ اس سے بہتر پانی موجود ہو۔ اس پر جرح کرنا صرف ان ہی اصحاب کا کام معلوم ہوتا ہے جن کا مقصود بغض فتنہ انگیزی ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اکمل واتم.

فقیر محمد عبدالعلیم الصدیقی قادری عفی عنہ